محاسن یوسفی

افاضہ

امام الوقت حضرت مولانا مولوی قیام الدین محمد عبد الباری صاحب قبلہ

باملاء

مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شہید انصاری

باہتمام

حامد حسن علوی مالک مطبع

قیمت

تہدیہ
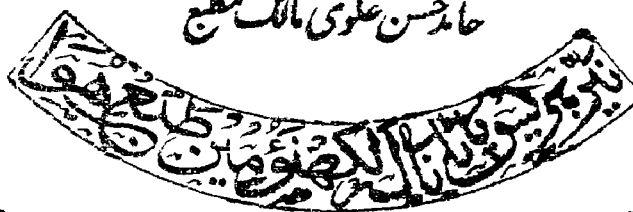
یون تو اس رسالہ کو مین نے اپنے تمام برادران دینی کے لیے لکھا ہے اور فی الواقع مین نے اپنے لیے لکھا ہے کیونکہ مقصد اس کا اجر اور رضائے الٰہی ہے اور اپنے بہائیون کے خیر خواہی ہے مگر اس ہدیہ کو پیشکش جناب ڈاکٹر سید محمود صاحب معتمد مجلس مرکزیہ خلافت کی خدمت مین کرتا ہون جنکی گرفتاری سے مجھے سخت قلق ہے خصوصًا اس امر کے خیال کرنے سے کہ اونکو میری گرفتاری کے اندیشہ سے کسقدر فکر لاحق ہوئی تھی رات بھر آستانہ حضرت غریب نواز پر حاضر رہے اور میرے لیے دعا کرتے رہے مجھے یقین ہے کہ اونکی اور اونکے ایسے مخلصین کی دعا سے مجھے آزادی حاصل رہی اور آیندہ بھی مجھپر دسترس مخلوق کا نہو۔

مین اونکی گرفتاری کا جہان تک قلق کرون کم ہے اور جسقدر اونکی رہائی کی لیے دعا کرون وہ زائد نہین ہے اللہ تعالیٰ اونکو رہا کر دے اور اونکی خدمات کو قبول کرے اور ہمیشہ موفق بالخیر رکھے آمین فقط

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ
(فرنگی محل لکھنؤ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

کیا لوگوں کو گمان ہے کہ وہ چھوڑ دیے جائینگے اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے اور انکی آزمایش نہوگی حالانکہ اونکے قبل جو لوگ تھے اونکو ہمنے آزمایا تاکہ جان لیا جاوے کہ کون انمیں سے سچ کہتا ہے اور جان لیا جاوے کہ کون جھوٹا ہے کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ جو برائیاں کرتے ہیں کہ ہمسے نکل جائینگے بہت ہی برا اونکا یہ حکم ہے جو اندیشہ کرتا ہے اللہ کی ملاقات کا تو ملاقات ضرور ہوگی اور اللہ سنتا ہے اور جانتا ہے جو نیکی کی راہ میں کوشش کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لیے کوشش کرتا ہے یقیناً اللہ تمام جہانونسی

وزیبائی ہی نہین بڑہتی ہی بلکہ تم خود کمال کو پہونچتے ہو تمکو تقرب حاصل ہوتا ہی تمنے
اگر اپنی محبت کا ثبوت دیا تو ہمین وصال نصیب ہوگا مگر دعوے کی اگر تکذیب ہوئی
تو ہار فراق مین دیدار یار تک بہی ہوسکے کون دل ہی جو اوسکا گرویدہ نہو کون سر ہے جو
اوسکا شیدا نہو سکو اوسکی دام الست مین گرفتار ہونیکا شوق نہین ہی کون اوسکی نظر
لطف سے گہائل ہونیکا متمنی نہین ہی ست اسیرش نخواہد رہائی ز بند * شکارش نہ
نجوید خلاص از کمند پہر اسکی ابتلا و آزمائش اوسکی راہ مین مصیبت و آفت تکالیف
برداشت کرنے ہین خصوصًا جبکہ معلوم ہی کہ اوسمین محبوب کی رضا جوئی ہی اوسکی مرضی
ہے جب کسیکو قرب کرنیوالا ہوتا ہے تو اوسکو بلا مین مبتلا کرتا ہے انبیا و رسل کی یہ
ابتلا ارشاد ہے اولیا اور صالحین کی اسی آزمایش سے شناخت ہی جسکو دعوی
ہو کہ وہ اپنا دلدار ہے جسکی ہمت ہے کہ راہ عشق مین گام فرسا ہو اوسکو چاہیے کہ ان
آزمایشون اور ابتلا و مصائب کے لئے تیار ہو جائے راہ عشق دشوار گذار ہی دل لگی
اور کہیل نہین ہی جان کا سودا ہے عزت و آبرو کہونا ہے عزیزون اور وطن سے منہ موڑنا
ہے مال و اسباب دنیا سے ہاتہ دہونا ہے صرف ایک کا ہو جانا اوسکی محبت کا دم بہرنا
اوسکی عبادت کرنا اوسکی راہ مین چلنا اگر ہمت نہو تو اس دعوے سے باز رہی اگر دعوی
ہے تو پہر قدم شوق تیز کرے ؎

عشقبازی مکن کہ بازی نیست — اے صنم کار عشق بازی نیست
عاشقان را نصیب از معشوق — جز خرابی و جانگدازی نیست

پہلا قدم راہ محبت مین تو یہ ہے کہ ما سوائے حبیب سے دست برداری ہو وہی دل مین
ہے وہی نظر مین آئے غیر کا گذر نہ دل مین ہو نہ آنکہون مین سمائے اوسکے اشارۂ ابرو
پر حرکات و سکنات ہون اوسکی مرضی کے خلاف کا ارتکاب کسی طرح نکیا جاوے جو کچھ
ہو چکا ہے اوس سے انفعال ہو آیندہ ارتکاب کا خیال دل سے نکالدیا جاوے محبت

کے یہی معنے ہین بلکہ محبت صادق سے تو حکم محبوب بیان سے زیادہ عزیز ہو جاتا ہے
اور ایمان بغیر محبت کے کامل نہین ہوتا ہے مومن کی شان نہین ہے کہ اوسکے اعمال
وعقائد خلاف حکم الٰہی ہون چوری کرنیوالا چوری کی حالت مین اسکا مستحق نہین کہ ایماندار
کہلائے زانی حالت زنا مین مومن کہے جانیکا مستحق نہین ہے علامت محبت یہ ہے کہ
جملہ امور منسوب بمحبوب اوسکو پسند ہون خوشدلی سے اعمال ممنوعہ کو ترک کرے اور اسکے
قریب بھی نہ جائے اور فراغ حوصلگی سے اعمال حسنہ کو اختیار کرے اوامر و احکام بجا لائے
گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خدانے توبیخ و وعید کی ہو یا اپنی نارضامندی کا صرف اظہار کر دیا ہو
بندہ کو لازم ہے کہ کسی پر بھی جرات نہ کرے اگر مقتضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو تو فوراً
توبہ کرے موقع نہ دے کہ تمرد و تکبر کا الزام عائد ہونے پائے مالک کے غنی ہونیکے باعث
اوسکے حقوق تو عفو کی امید پر اتنی مشکل نہین مگر مالک کے دوسرے بندون کے حقوق مین
بڑی مصیبت کا سامنا ہے بغیر اوسکے معاف کیے معاف نہونگے اسلیے توبہ کے علاوہ
حقوق عباد مین جہان تک ہوسکے صاحب حق سے بھی معاف کرالے یا ادا کرکے رہائی
حاصل کرے اگر صاحب حق کو ادا کرنا یا معاف کرانا کسی طرح ممکن نہو تو اعمال خیر مین
زیادتی کرے تاکہ قیامت مین اگر صاحب حق کو اوسکے اعمال سے کچھ دلایا جاوے تو اوسکے
اعمال سے اسکی ضرورت کے موافق باقی رہین چاہیے کہ صاحب حق کیلیے
استغفار کرے ایصال ثواب کرے تاکہ اوسکو معاف کر دینا آسان ہو اگر نیک اعمال
کرے گا خدا کی محبت مین ثبات دکھائیگا تو امید واثق ہے کہ خداوند عالم خود اپنے
اس محب صادق کی رہائی کی غرض سے صاحب حق کو ایسا کچھ دیگا کہ وہ اپنے
حق سے دست بردار ہونے پر راضی ہو جاویگا بلکہ جو نیک ہین وہ تو نہ صرف
خدا کے حق سے دست بردار ہو جائینگے خدا کی رضامندی کی خواہش مین وہ خود ہی اسکو
شفیع ہونگے باوجود ان سب امیدون کے پھر بھی حق عباد سے بہت بچنا

چاہیے بعض مومن کے حق کو بہت والے بڑا سمجھتے ہیں جب توبہ نصوح ہوجاوے
تو کوشش کرے کہ ہر بات میں نیت یہ رہے کہ اس عمل سے مقصود رضائے
الہی ہے اور کوئی مقصود نہیں ہے جس امر میں کوئی اور بھی مقصود ہوتا ہے
تو اللہ کو وہ مقبول نہیں ہوتا اللہ تعالے کو شرک سے بڑی نفرت ہے
اعمال میں سے بھی وہی قبول کرتا ہے جو شائبہ شرک سے پاک ہو خواہ
خدا کی رضامندی بھی ملحوظ ہوا ور دوسرے مقاصد بھی ہوں یا صرف
دوسرے مقاصد ہوں لیکن اگر مقاصد حسنۂ شرعیہ کے تصور کے ساتھ
محض لوجہ اللہ کوئی عمل کیا جاوے تو خدا کے کرم سے امید ہے کہ وہ قبول
کرے مگر وہ ہرگز قبول نہوگا جسمیں خدا کی رضامندی کا خیال نہو۔
ہر کام کے کرتے وقت یا ہر کام کو چھوڑتے وقت دل میں بھی خیال رہنا چاہیے
کہ مقصود اس سے رضائے الہی ہے اگر ابتدا کرنے میں بلکہ اثناء عمل میں یہ نیت ہوگئی
اور کسی جگہ پر بھی اخلاص کر لیا گیا تو امید واثق ہے کہ عمل قبول ہوجاوے خالی از نیت
اور بلا نیت کوئی عمل موجب ثواب نہیں ہے اسواسطے ضروری ہے کہ تمام کاموں کو
محض لوجہ اللہ کرنا چاہیے سوائے خدا کی رضا کے کوئی مقصود نہو وہی پیش نظر ہو
یہی اخلاص ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس طرح عبادت کرے کہ خدا کو تو
دیکھتا ہے اگر یہ بات حاصل نہیں ہو تو کم سے کم یہ خیال کرے کہ خدا تجکو دیکھتا ہے توبہ
اور نیت واخلاص کے بعد ضروری ہو کہ صدق کو انسان اپنا زیور بنائے قول وفعل
خطرات سب میں صدق کو ملحوظ رکھے اپنے اعمال کا سچائی اور اخلاص سے مراقبہ کرے
اور اپنے حرکات وسکنات سے محاسبہ کرتا رہے اصل مراقبہ یہ ہے کہ حدود الہی سے تجاوز نہ
ہونے پائے محارم اللہ کی ہتک سے اپنے کو بچائے رہے کم سے کم دن رات میں ایک وقت
محاسبہ کرے اپنے اعمال کو غور دیکھے کہ آج اوسنے کتنی نیکی کی اور کتنی برائی کی نہوتو توفیق

ملنے کا شکر ادا کرے اور برائی کے لیے اپنے نفس کو سرزنش کرے اور اعمال خیر پر مسرور ہو کر شکر
پر صبر کرے بلکہ یہ صبر و شکر ہر بلا اور ہر نعمت پر کرنا چاہیے اگرچہ تمام بلیات سے بڑی بلا گناہ
ہے اور تمام نعمتوں سے بڑی نعمت توفیق خیر ہے لیکن اگر صبر و شکر یہ ضروری ہے اپنے
اعمال صالحہ کو نہ دیکھے اور نہ انکو معتبر جانے اور اپنے اعمال بد پر ہمیشہ متفکر رہے خوف الٰہی
دل مین قائم رکھے اور اوسکے فضل کا امیدوار رہے اور عفو کا امیدوار رہے کیونکہ ایمان درمیان خوف
و رجا کے ہے دل مین یہ یقین رکھے کہ حاجت مین سوا اوسکے کوئی نہ آویگا اور عبادت حقیقی کا مستحق
ایک ہی مالک ہے توحید کی نسبت کرے اگر خدا توفیق دے تو ارباب معرفت کی توحید حاصل
کرلے مگر قبل اوسکے اوسکی ادعا سے پرہیز کرے اوسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے آتا ہے
جب یہ یقین ہو جاوے کہ سوا اوسکے خدا کے کوئی منعم حقیقی اور مستفید نہیں ہے تو امر توکل آسان
ہوگا تدبیر بھی بمقتضائے تقدیر ہوگی اور محبت و شوق اور انس نصیب ہوگا رضا بالقضا
عادت ہو جاویگی خدا کی مشیت پر کسی قسم کا اعتراض نہوگا بلکہ ہر راحت و رنج دونوں امر
مین دل یکسان رہیگا مرد خدا کو اس حالت کے حاصل ہونے کی کوشش کرنا چاہیے جسکو خدا
پر بھروسہ ہوگا اور اوسکی خوشنودی اوسکا مقصد ہوگا اوسکو دنیا اور ارباب دنیا اور اسباب
دنیا کی پروا نہ ہوگی زہد اوسکی طبیعت ہو جائیگا اگر ایسا نہو تو بھی انسان کو دنیا کے ساتھ
دل نہ لگانا چاہیے جسقدر اسباب دنیا زائد ہونگے اوسیقدر دنیا سے لگاؤ زائد ہوگا
اسواسطے دنیا کے اسباب کا جمع کرنا کم سے کم لیا جاوے دل غنی رہے اور بظاہر فقیر ہو
خدا کے نزدیک فقر اچھا ہے اور اموال دنیا سے خالی ہاتھ رہنا سبکدوشی ہے اہل دنیا
کے اوپر دل سے شمار رکھے ہے بقدر کفاف دنیا سے لینا مباح ہے اسپر زیادتی شرعی
گناہ سے خالی نہیں ہے۔

حاصل ہماری اس عرض کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص خدا کی راہ مین قدم رکھنا چاہے
تو اسکو لازم ہے کہ اپنے گناہوں کی توبہ کرے حقوق عباد سے سبکدوش ہو کر حاصل کرے حسن نیت

واخلاص سے ہر کام کرے صدق اور ہمہ تن ذوق سے بات اول پیش نظر رکھے صبر و شکر توحید
و توکل محبت و شوق و انس خوف و رجا زہد فقر رضا بالقضا کو اپنے اوصاف بنالے یہی
باتیں ہیں جنسے خدا کی راہ میں یہ شخص قبول ہوسکتا ہے ورنہ تضییع اوقات ہے دنیا کی
باتیں بھی کھوتا ہے اور آخرت بھی پھر کچھ نا حاصل نہیں ہوتا ہے جہاں تک ہوسکے ان
امور پر کاربند ہو جب تک عادی نہ ہو جائے مشقت سے نفس کو عادی بنائے -

مرقومہ بالا امور وہ ہیں جنکی … روح کے لباس و زیور اور ہتھیار سے مثال بہت
دیجاتی ہے چند امور وہ ہیں جو … سے ہین اونسے طہارت و غسل ضروری
ہے بدون اسکے گویا گندے جسم پر خوشبو لگانا ہے جو بیفائدہ ہے خوشبو کا فائدہ حاصل
نہیں ہوسکتا ہے منجملہ عادات قبیحہ کے غصہ و غضب حسد حرص و طمع کبر و نخوت
ہے عجب حب مال و حب جاہ ہے ان امور سے جسطرح بنے ہو قلب کو پاک کرنا چاہیے
ان امور کیلیے موت کا یاد رکھنا دنیا کے اور اوسکے زینت کے فانی ہونے کا تصور کیے
رہنا بہت مفید ہے جبتک یہ عادات دور نہونگے قلب کی صفائی ناممکن ہے یہ
اوصاف قلب کو سیاہ رکھتے ہین نفس کو حاکم بناتے ہین انسان روح و قلب و نفس
کا نام ہے روح عالم قدس کی ہے اور قلب عالم اخروی سے تعلق رکھتا ہے عالم دنیا مین
نفس اسیر ہے اگر وہ آزاد کیا گیا تو روح و قلب دونوں مغلوب ہوجاتے ہین اسواسطے ضروری
ہے کہ کسر نفس کی فکر مین لگے رہنا چاہیے شہوت فرج و شہوت زبان کے باعث انسان
حرام کاری و حرامخوری مین مبتلا ہوجاتا ہے لہذا ان دونوں شہوتوں کو دبائے رہنا ضروری
ہے شہوت فرج سے اتنا ضروری ہے اگر حفاظت … اس شہوت کا
نوشتہ … ہے … صحبت سے بچنا چاہیے نظر بازی اور اختلاط
سخت نقصان دہ ہے اگر قوت باہ زائد ہو … اسکی شہوت
غالب ہو تو نکاح کرے شہوت فرج شیطان کے پھندے کا بہت مضبوط آلہ ہے

جوش شہوت اکل ہر قسم کے نقصان کا باعث ہوتا ہے کہانا بقاے ذات کی غرض سے کہانا چاہیے نہ کہ لذت ذوق کی غرض سے سلف کا دستور تہا کہ باوجود متمول ہونے کے اور تزکیۂ نفس کر چکنے کے اگر لذیذ کہانا انکے روبرو آتا تو اوسکو پانی یا نمک ڈالکے بدذائقہ کر لیتے تاکہ لذت طعام نہو گیہون سے بڑہکے اگلے لوگ لذیذ طعام نہین سمجھتے تھے اسیوجہ سے اسکے کہانے سے اجتناب کرتے یا بغیر چہانے کہاتے اکثر جو پر اکتفا کرتے جہانتک ہو تقلیل طعام کرنا لازم ہے صحت درست رہتی ہے تزکیۂ نفس ہوتا ہے علوم و معارف حاصل ہوتے ہین دولت عبادت اور ذوق مناجات حاصل ہوتا ہے انکسار پیدا ہوتا ہے شفقت خلق پر دل مائل ہوتا ہے اور بہت سے فوائد کم کہانے مین ہین جنمین سے بڑی بات یہ ہے کہ غفلت نہین ہوتی نیند کم آتی ہے مگر دفعۃً نہ تو اغذیۂ لذیذ چھوڑنا چاہیے نہ کہانا کم کر دینا چاہیے بلکہ معدہ کو عادی کر کے رفتہ رفتہ کہانے مین اصلاح کرے۔

مختلف الوان کے کہانے زائد کہا جانے کا باعث ہوتے ہین اسواسطے بہتر ہے کہ ایک ہی قسم کا کہانا کہا یا جاوے سلف کے دسترخوان پر کئی کہانے نہین ہوتے تھے دال روٹی یا دال کے عوض کبھی کبھی سالن کافی ہے چاہیے کہ جسقدر لقمے کہاتا ہو اوسکو شمار کر لے جے روٹیان اوسکی غذا ہین اونکو سمجھ لے مثلاً دس لقمے کہاتا ہو یا پانچ روٹیان کہاتا ہے تو پہلے بڑے لقمون کی جگہ چھوٹے چھوٹے لقمے کرے روٹی کا وزن کم کر دے پھر لقمون کی تعداد مین اور روٹی کی تعداد مین کمی کرے یہانتک کہ ایک ثلث اپنے پیٹ کا کہانے اور ایک ثلث پانی کے لیے رکھے اور ایک ثلث خالی رکھے اگر دو وقت کہاتا ہو تو پہلے روزون کا عادی ہو [illegible] پھر ہفتہ مین [illegible] کہ روزہ رکھے پھر ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کا روزہ رکھے جمعہ کا بھی پنجشنبہ کے ساتھ رکھ لیا کرے پھر صوم داؤدی کی عادت ڈالے [illegible] ایک دن روزہ رکھے [illegible]

رہے یہان تک کہ روزہ کی عادت پڑ جائے پھر بجائے دو وقتون کے ایک وقت کھانے
لگے پھر رفتہ رفتہ کرکے دوسرے دن کھائے یہانتک کہ سات دن تک روزہ
رکھ سکے صرف افطار کے وقت پانی کے ایک جرعہ یا کسی ہلکی چیز سے روزہ افطار
کرے پھر اسی طرح ذوق بڑھاتا جاوے یہانتک کہ بعض بزرگ ایسے
گذرے ہین جنہون نے چالیس دن کے بعد کھایا ہے اور بعض کی مدت تو اس سے
بھی زائد گذر گئی ستر دن تک مروی ہوا ہے ۔
اوّل درجہ یہ ہے کہ جب تک بھوک نہ لگے نہ کھائے محض خواہش سے بھوک جھوٹی لگتی
ہے بلکہ اوسکے آثار سے یہ ہے کہ معدہ مین بالکل غذا نہ رہے تھوک مین دہنیت کا نام باقی
نرہے کھائے اس غرض سے کہ ذکر الٰہی اور خدمت خلق کی قوت باقی رہے اکل حلال
کی تا بامکان فکر رکھے اور کھانا بدون اضطرار کے نہ کھاوے تو اکل ہمیشہ حلال
ہی ہوگا ورنہ اسوقت سخت مشکل ہے کیونکہ مال حلال کا ملنا دشوار ہو گیا ہے
ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بالیقین جہان حرمت ہے اوس سے خواہ نخواہ پرہیز کرے ۔
منجملہ کسر نفس کے امور کے زبان کو روکے رہنا ہے خاموشی بہت اچھی ہے
بلا ضرورت بات نہ کرے فضول گوئی ہمیشہ شرمندگی کا باعث ہوتی ہے بے فائدہ
گفتگو دل کو کھو دیتی ہے باطل کلام سے لڑائی جھگڑے سے گالی گلوج لعن طعن
سے پرہیز کرے گانے کی بہت عادت نہ ڈالے کہ اس سے قلب کی موت کا اندیشہ
ہے مزاح مین اعتدال سے تجاوز نہ کرے ٹھٹول اور مسخرہ پن کسر شان کا باعث
ہوتا ہے راز کا فاش کرنا جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا وعدہ خلافی کرنا گناہ ہے البتہ
[illegible] یا اصلاح ذات البین کی غرض سے یا جنگ کی ضرورت سے اگر
[illegible] مگر مطلب دوسرا سمجھا جاتا ہو تو وہ معاف ہے ۔
[illegible] جو صفت منظر پر کہنے سے ناگواری کا باعث

اوسکو پس پشت کہنا غیبت ہے اگر وصف موجود نہو اور سکو کہے تو غیبت بھی ہی بہتان بھی ہے جو گناہ بر گناہ ہے اگر کسیکی غیبت کی ہے تو چاہیے کہ اوس سے معافی مانگے اگر معافی نہ مانگ سکتا ہو تو اوسکے لیے دعائے خیر کرے تا کہ کفارہ غیبت کا ہوجاوے غیبت مین لوگ بہت مبتلا ہوتے ہین کہنے والے اور سننے والے دونون سخت گنہکار ہین یہ گناہ بہت شایع ہے اس سے پرہیز لازمی ہے چغلخوری بلا فائدہ ناجائز ہے مذمت اور مدح دونون فضول ہین اور واقعات کے خلاف ہون تو کذب مین داخل ہین جو گناہ کبیرہ ہے باتون مین ایسے نکات بیان کرنا جس سے معلوم ہو کہ یہ عارفون اور کاملون مین سے ہے ممنوع ہے جاہلون کو علم دین مین گفتگو کرنا اگر تحصیل علم کے لیے نہین ہے تو سخت برا ہے خصوصًا صفات الٰہیہ مین زبان کھولنا نااہل کو بعض اوقات کفر تک پہونچا دیتا ہے خصومت بالخصوص دینی امور مین وقت کا ضایع کرنا اور جہالت کی دلیل ہے مناظرہ اگر لاچاری سے ہو اور احقاق حق مقصد ہو تو بہترین صفت علما ہے ورنہ اس سے پرہیز لازمی ہے زبان ہی انسان کو مرتبہ دیتی ہے اور زبان ہی سے ذلت و خواری نصیب ہوتی ہے زبان کا تحفظ بہت ضروری ہے ۔

منجملہ امور کسر نفس کے لباس مین اور مسکن مین اسراف سے بچنا ہے صرف گاڑہا نجات دینے والا نہین ہے بلکہ اسراف نکرنا اور ضرورت سے زائد کپڑے اور مسکن کی فکر نہ رکھنا فرش و فروش مین تکلف نکرنا لازمی ہے ۔ ہمارے آقائے نامدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر بیٹھے تھے کملی اوڑہتے بچھاتے تھے ایک دن کملی دُہری کردی گئی تو اوسکو راحت طلبی سمجھے اور ناگوار کیا ۔

اعلیٰ ترین کسر نفس کا ذریعہ عشق ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی محبت مین سرشار ہو جاوے چاہے بلحاظ ظہور کے کسی مظہر سے محبت کرے کہ وہ عشق مجازی کہلاتا ہے خواہ بلا لحاظ مظہر کے ظاہر سے محبت کرے وہ حقیقی کہلاتا ہے لیکن غیر اللہ کی محبت یہ عارفون کے

نزدیک اگر اختیاری ہے تو خالی فسق سے نہین ہے اگر بغرض حرام ہے تو یقینی فسق ہے
عشق نہین ہے جب نفس کا تزکیہ ہو جاویگا تو لازمی ہے کہ حسن خلق سے انسان
متصف ہو جاویگا توحسن خلق بعض جبلی ہوتا ہے بعض مین جبر کرکے عادت کی جاتی ہے
مسلمان کو چاہیے کہ اخلاق نبوی کو ملاحظہ کرے شمائل ترمذی کا وردر کھے باوجود
قدرت کے عفو کرنا عیوب سے چشم پوشی کرنا سخاوت شجاعت تواضع اخلاق حسنہ سے
ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ سب اوصاف جبلی تھے جسکو جبلی طور پر
حاصل ہین اوسکو مبارک ہو دوسرون کو کوشش کرنا چاہیے ۔

اخلاق حسنہ سے یہ ہے کہ عدل کرے ظلم نہ کرے ظلم حقوق کی رعایت نہ کرنے کو کہتے
ہین حق خواہ عباد کا ہو یا اللہ کا واجب الرعایۃ ہے حقوق اللہ تو بوجہ استغناء الٰہ کے
موکد نہین ہے مگر حقوق عباد مقدم ہین منجملہ اونکے حقوق اپنی اولاد کے ہین ابوین کے
ہین اقارب کے ہین حق ہمسایہ ہے حق اسلام ہے ان سب حقوق کا لحاظ رکھنا لازمی
ہے۔حق اللہ سے یہ ہے کہ اوسکی عبادت کرے اور کسیکو اوسکی عبادت مین شریک کرے
اور اوسکی عیال وخلق کی خدمت کرے اور اس خدمت کو محض رضائے الٰہی کیلئے
کرے تمام عبادت سے اہم بعد ایمان کے نماز ہے کہ حق بدنی ہے اور زکوۃ ہے کہ حق مالی ہے
روزہ ہے کہ وہ بھی بدنی ہے حج ہے کہ وہ بدنی ومالی دونون ہے جہاد ومجاہدہ ہے
کہ اسمین احب ترین شے جان اور احوج ترین شے مال چھوڑنا پڑتا ہے ۔

یہ حقوق اللہ ہین انکا لحاظ کرنا لازمی ہے جو شخص خدمت خلق کے لیے مستعد ہو
اسکو چاہیے کہ اپنی خدمت پہلے کرے اور بیان بالا کے مطابق عمل پیرا ہو جب اپنی
خدمت سے فراغت ہو جاوے تو پھر خدمت خلق لازمی ہے خدمت خلق کے لیے
تصحیح نیت ضروری ہے ۔

آدابِ خدمتِ خلق

عبادت الٰہی کے بعد جو شے انسان کو لازم ہے وہ خلق اللہ کی خدمت ہے جان سے مال سے عزت و جاہ سے نصیحت و وعظ سے سب طرح خلق اللہ کی خدمت انسان کو کرنا چاہیے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین کہ نیت بخیر کر لینا لازمی ہے شہرت اور جاہ یا سمعۃً قبول عوام کے لیے خدمت کرنا دنیا مین چاہے کچھ فائدہ بخش ہو مگر آخرت مین مفید نہین ہے انما الاعمال بالنیات حدیث مشہور ہے کہ جتنے عمل ہین اونکی مقبولیت اور اثر ثواب نیت سے ملتا ہی محض خدا کی رضامندی ملحوظ ہونا چاہیے اور ظاہر باطن موافق کر کے اخلاص سے خدمات کرنا چاہیے۔

خدمات تو بہت سے ہین ہم یہان صرف مقصد جس خدمت کے بیان کرنیکا ہے اوسکی متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہین۔

اسوقت قوم پرستی اور وطن پرستی کا جذبہ عام ہے مگر ایک مسلمان کے لیے ان الفاظ سے اعلیٰ ترین لفظًا اصدق ترین کلمہ جذبہ خدا پرستی ہے اوسی جذبہ سے قوم کی خدمت بھی ہے اور وطن کی خدمت بھی اسواسطے کہ خدا کا حکم ہے اوسنے کچھ حقوق قوم کے اور کچھ حقوق ہمسایہ و جوار کے ہمپر عاید کر دیے ہین میری مراد اسوقت خدمت قوم سے مسلمانون کی اور اونکے حالات کی خدمت ہے اور خدمت وطن سے مقصود ہندوستان کی آزادی اور اوس سے مسئلہ خلافت کا حل کرانا ہے جسمین عمومًا اہل اسلام مشغول ہین اور مین اعلیٰ ترین عبادت تصور کرتا ہون اس عبادت کے لیے بھی حسن نیت ضروری ہے اور اخلاص لازمی ہے بدون اسکے وقت کا ضایع کرنا اور ہلاکت مین پڑنا ہے اور اگر اخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی کی نیت سے ان جذبات کو انجام دیا جاوے تو بلا شبہہ دنیا مین چاہے کوئی نتیجہ ہو یا نہو خدا کے

یہان سے اجر ضرور ملیگا۔

مین نے جہان تک غور کیا ان خدمات کے انجام دینے والے دو قسم کے گروہ ہین۔ایک کارکنان مجالس دوسرے متطوعین۔

کارکنان مجالس سے مراد میری وہ ارکان ہین جنکا کام تنظیم عمل ہے اور روپیہ کا حاصل کرنا اور اوسکو با محل صرف کرنا ہے ان کارکنون مین عہدہ داران مجالس ہین اشاعت کے کام کرنیوالے ہین دفتری امور کو انجام دینے والے ہین واعظ ہین چندہ وصول کرنیوالے ہین ان سب کے احکام عمال اور عاشر کے ایسے ہین۔فقہ کے کتب کو مطالعہ کرکے اچھی طرح اپنے فرایض وحقوق سمجھ لینا چاہیے تاکہ جو خدمت انجام دی جاوے وہ خدا کی مرضی کے موافق اور اوسکے حکم کے مطابق ہوکی جاوے مُنھ پر پھینک نہ ماری جاوے ان عمال کے احکام مین نے اپنے خطبۂ خلافت مین بمقام اجمیر شریف عرض کیے ہین مختصراً اونکو اس جگہ بھی ذکر کرتا ہون تاکہ جو میرا یہ رسالہ مطالعہ کرے وہ بھی اس سے آگاہ ہو جاوے۔

آداب عمال واراکین

جو شخص قدرت مالی رکھتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنا فرض مذہبی خود ادا کرے اور مال اللہ سے کچھ نہ لے اللہ اوسکو اجر دیگا اوسکو عوض باقی غیر فانی ملیگا لیکن بصورت عدم استطاعت بقدر کفاف اپنے اور اپنے عیال ومتعلقین کے لیے لینا جائز ہے جسمین تمام حوائج انسانی متوسط درجہ پر ادا ہون لیکن علاوہ اسکے سفرخرچ بھی موافق عادت یا متوسط درجہ کا لیا جا سکتا ہے بعض لوگ دفتری کام کے لیے مقرر ہوتے ہین اونکو تنخواہ لینا جائز ہے بعض تحریض کرنے کے لیے اور اشاعت مقصود کے لیے متعین ہوتے ہین وہ واعظون کے حکم مین ہین متاخرین کے نزدیک اونکو بھی اجرت لینا

جائز ہے۔ بعض لوگ وصول چندہ کے لیے مقرر ہوتے ہین اور حکم مین عامل اور ساعی کے ہین یہ لوگ حکم مین قاضی کے ہین اونکو بجز مشاہرہ لینا جائز ہے مگر انکو ہدایا اور ضیافت وغیرہ مین وہی برتاؤ کرنا چاہیے کہ جو قاضی کو حکم ہے اور قاضی ہدیہ قبول نہین کرسکتا ہے اوس شخص سے جو اوسکے اقتدار قضا کے اندر ہے اور جس سے قضائت کے پہلے عادت ہدیہ لینے کی نہین تھی یا عادت سے زائد ہدیہ دیا گیا اگر اس قسم کا ہدیہ اوسکو مل گیا ہے تو چاہیے کہ صاحب ہدیہ کو واپس کردے اگر ایسی متعذر ہو تو بیت المال مین اہل اسلام کے داخل کردے۔

ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف وصول زکوۃ کا عامل کرکے بھیجا وہ مال لایا اور اوسنے دو حصہ کیے ایک کو کہا کہ یہ بیت المال کا ہے اور دوسرے کو کہا کہ یہ میرا ہے مجھے اون لوگون نے دیا ہے آپ اسپر ناراض ہوے اور فرمایا کہ لوگ اپنے مان باپ کے گھر مین بیٹھے رہین اور پھر دیکھین کہ لوگ اونکو ہدیہ بھیجتے ہین یا نہین حضرت عمرؓ کی بیوی نے بعض ملوک کو خوشبو ہدیہ بھیجی جسکے عوض مین بہت سامان آیا حضرت عمرؓ نے قیمت اوس خوشبو کے بقدر نکال کے اپنی بیوی کو دی اور بقیہ بیت مال مین داخل کردیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ جسقدر مین نے صرف بیت المال سے کیا ہے وہ میرے ترکہ سے ادا کردیا جائے لہذا احتیاط اسمین ہے کہ بقدر کفاف سے زائد نہ لے اگر مقدرت ہو تو وہ بھی نہ لے یا کسی وصیات ... اپنا ... کرالے۔

آداب متعلقہ ممبران

ممبران کے عہد نامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ... کے منافی ہے انکو ضرورت ہے کہ فرائض حسبہ اچھی طرح سمجھ لین اور امر بالمعروف

ونہی عن المنکر کے کرنے کے قبل پہلے اوسکے آداب واحکام جان لین۔

منجملہ جہاد کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے بلکہ بعض اوقات افضل الجہاد ہوجاتا ہے چنانچہ حاکم ظالم کے روبرو تبلیغ امر حق کی جاوے اور اوسکے باعث ہلاکت کی نوبت آئے تو یہ مقتول امر بالمعروف افضل الشہدا سے ہے اور حضرت حمزہؓ کے ہمرتبہ ہے اُنکے ساتھ محشور ہوگا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرائض سے ہر فرد امت کے ہے مگر بقدر وسعت یہ فریضہ ہر شخص ادا کرسکتا ہے وسعت سے زائد ادا کرنا لازم نہین ہے ورنہ تمام کار وبار معطل ہوجاویگے کاروبار اور معیشت کے افکار سے جو وقت بچے اوسکو اس خدمت کی انجام دہی مین صرف کرنا چاہیے یہ خدمت فرض کفایہ ہے بقدر کفایت انجام دہی ضرور ہے اگر کوتاہی ہوئی تو تمام امت گناہگار ہوگی اگر چند نے بھی بقدر کفایت انجام دہی کی تو کل سے فرضیت ساقط ہوجاتی ہے بہتر تو یہ ہے کہ پہلے اپنے نفس کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پابند کرے تاکہ اون وعیدون مین گرفتار نہو جو عمل نہ کرنے اور حکم کرنے والون کے متعلق ہین تاکہ اثر پورا ہو باوجود اسکے اگر کوئی عامل نہین ہے یا پورا عامل نہین ہے تو اوسکو بھی امر بالمعروف کے فریضہ سے غفلت نہ کرنا چاہیے خود عمل کرنا ایک فرض ہے اور دوسرون کو عمل کرنے کی تحریض کرنا دوسرا فرض ہے اگر ایک فرض آدمی نہ بجالائے تو اوس سے دوسرا فرض ساقط نہین ہوتا ہے اگر مجالس کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ شراب کا انسداد کرین اسراف سے کپڑون کو بنانے سے روکین ظالمون کی اعانت اگرچہ محض کپڑے اونکے یہان کے خریدکرنے سے ہو نہ کرین تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ دوسرے جو امور حسنہ ہین اونکے اوپر امر بالمعروف کرنا ونہی عن المنکر فرائض سے متطوعین کے نہین ہے یہ فریضہ اگر اونکی مجلس کیطرف سے عائد ہے تو دوسرا اونکے مذہب اونکے خدا کی طرف سے عائد ہے

ہر والنٹیر کو چاہیئے کہ مسلمانون کو تمام اون امور کا عامل بنائے جو اون کے خدا اور
مذہب نے فرض کروا تا ہے اور اُن امور سے اجتناب کرائے جو حرام ہین متطوع کو لازم
ہے کہ فرائض اسلامیہ کی تاکید کرے اور محرمات سے باز رکھے چاہے نماز چھوڑنا ہو یا روزہ
رکھنا شراب پینا ہو یا زنا کرنا مگر یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ مسائل مختلف فیہ ہین جو اعتقاد
فرضیت کا نہین رکھتا ہے اوسکو منع کرنے کا حق نہین ہے صرف اپنے خیال
کو ظاہر کرنا کافی ہے بلکہ یہ حکم صرف اعمال ہی مین نہین ہے اعتقادیات مین بھی ہے
مثلاً متطوع کو یہ حق نہین ہے کہ اہل تشیع کے اعتقادیات کے خلاف سختی کرے
یا مثلاً غیر مقلد پر مقلد کو حق نہین ہے حنفی کو شافعی پر اپنے موافق عمل پیرا کرانے کا حق
نہین ہے صوفی غیر صوفی پر جبر کا حق نہین نہ غیر صوفی کو صوفی پر اسلئے کہ یہ سب جو
[illegible] اسلامیہ کے ہین ان پر تو ہر فرقہ والا ہر فرقہ والے پر انکا تشدید
کر سکتا ہے جو مختلف فیہ ہین تو جس فرقہ کے نزدیک اُن امور کا بجا لانا لازم ہے اُن ہی
پر حق انکا تشدد کا پہونچتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ اگر اہل تشیع تعزیہ داری کرتے ہین تو سنی
کو انکی اس رسم مین مداخلت نہین ہے مگر سنی کی تعزیہ داری مین والنٹیر مداخلت کر سکتے
ہین صوفی اگر گانا سنتا ہے غیر صوفی نہین جانتا ہے خیر وہ پر فاتحہ پڑھتا ہے تو غیر صوفی
والنٹیر کو حق نہین ہے کہ وہ اسکو [illegible] پر سختی کرے نماز جمعہ ایک غیر مقلد جیل
مین چہوڑتا ہے تو مقلد کو حق نہین کہ اسکو [illegible] بلکہ وہ عالم جو حالت نماز جمعہ کا قائل
ہے اوسکو ڈرا وسکے پہر نہ وسکے کا حق [illegible] نہین ہے اسی طرح جو لوگ اسوقت
مخصوص مجوزہ ترک موالات یا عدم تشدد کے مقر نہین یا اوسکو خدا کا حکم سمجھتے ہین نہ فرض
جانتے ہین متطوعین کو حق نہین ہے کہ اونکو اپنے موافق عمل پیرا ہونے پر مجبور کرین۔
کیونکہ انصاف یہ ہے کہ اختلاف کو ان امور مین گنجایش ہے اور علماے راسخین
نے اختلاف کیا ہے تو جو حکم دیگر مختلف فیہ امور کا ہے وہی اسکا بھی ہے لیکن اگر

کوئی شخص مطلقاً ترک موالات ظلمہ و کفرہ کے ساتھ نہین مانتا ہے اور کوئی تاویل بھی نہین کرتا یا تاویل کرتا ہے مگر قابل سماعت نہین ہل ہے تو وہ شخص کفر کی حد تک پہونچتا ہے اوسکو اس امر سے باز رکھنا لازم ہے تفصیل منکرات کی کتاب کو طویل کردیگی اور مقصد سے دور ہوجاویگی اسواسطے ہم یہان پر صرف بازارون کی بعض اہم منکرات اور مجالس کے منکرات ذکر کرتے ہین جنکے منع کرنے کو اگرچہ مجالس نے حکم نہ دیا ہو مگر خدا کا حکم اونکے باز رکھنے سے ہر قادر کو ہے خصوصاً اوس شخص کو جسنے اپنی ذات اس غرض کے لیے پیش کردی ہے اوسکے معاہدہ کے کاغذ مین ہو یا نہو اوسکے دعوے اسلام کے باعث خدا کی طرف سے اوسکے ذمہ عائد ہے خدا سے جو معاہدہ ہے اوسمین داخل ہے۔

منکرات اسواق

بڑے شہرون مین بالخصوص ہمارے لکھنؤ مین بڑا منکر طوائف کا بر سر بازار بیٹھنا ہے اور گانے بجانے ناچنے سے لوگون کو اپنی طرف مائل کرنا ہے اس سے ہر والنٹیر کو منع کرنا لازم ہے جو لوگ علی الاشتہار بدکاری کرتے ہین وہ قابل سرزنش کے ہین ہر والنٹیر کا حق ہے کہ زناکاری اور نظربازی سے لوگون کو منع کرے۔ اگر کوئی عورت اہل تشیع سے ہو اور کہے کہ مین بقصد متعہ بیٹھی ہون تو اوسکو روکنا مشکل ہے مگر سُنی عورت اگرچہ متعہ کی غرض سے بیٹھے یا مرد چاہے وہ نکاح موقت کا حیلہ کرے یا متعہ کا رُکا جاویگا اور جو بلا تکلف زنا کا ارادہ کرتا ہے چاہے سُنی ہو یا شیعہ اوسکو باز رکھنا بہت ضروری ہے منجملہ اوسکے جوا ہے خواہ شطرنج ہو یا گنجیفہ یا اور کوئی قمار ہو والنٹیر کی نظر سے گذرے تو اوسکو ضرور روکے۔

منجملہ منکرات خرید و فروخت مین دھوکا دیا جاوے یا عقود فاسدہ یا سود کا بیوپار

مسلمان کرے خصوصاً سنی تو اوسکو ضرور روکنا چاہیئے کیونکہ اوسکے نزدیک کسی طرح معاملہ
سود جائز نہین ہے منجملہ وسیلے تعویذات اور کتابین سحر وغیرہ کی فروخت کے وقت
جس طرح اوسکی اشاعت دنیا فریب ہی سے ہوتی ہے اور اوس سے روکنے منجملہ اوسکے
دکانون اور بالخصوص پیر فقیر فقرا کی بھیک ہے اونکو روکنا چاہیے۔ اگر یہ اندازہ ہو کہ بازار والے
نماز نہین پڑھتے مین اونکو تاکید کرنا چاہیے نماز اگر شروط و آداب سے نہین پڑھی جاتی
تو اوسکی اصلاح کرنا چاہیے۔ زکوۃ کی تاکید بھی ضروری ہے۔ رمضان مین اگر کسیکو
بے عذر روزہ خور دیکھے تو اوسکو ٹوکے اور تاکید کرے کہ روزہ رمضان کا کیہو فرض ہے۔
راستہ مین کوئی شخص اذیت دہ شے لائے تو اوسکو منع کرنا چاہیے۔ راستہ کو فرش
پلنگ مونڈھون کرسیون سے تنگ کر دینا درست نہین ہے روکنا چاہیے اسی طرح
پانی پھینکنا اور کوڑا ڈھیر کرنا بھی ممنوعات سے ہے اس سے بھی باز رکھنا چاہیئے
بقر قصاب یا دوسرے اسی قسم کے پیشہ ورون کی دوکانون کے سامنے اگر
گوشت یا اجزاء حیوانات کے ہون تو اونکو دور کرنیکی تاکید کرنا چاہیے۔ گالی گلوچ
غیبت مسخرہ پن سے گانے بجانے ناچنے سے مسلمانون کو روکنا چاہیے اسکے ساتھ
اگر یہ خیال لوگون سے کہدے فروخت کرنیکی تاکید کی جاوے تو بیجا ہے ورنہ فرائض کو ترک
کرنا اور معمولی باتون کی تاکید کرنا حدود سے تجاوز کرنا ہے۔

شراب اگر مسلمان کی ہے تو اوسکے ضائع کرنے مین بھی شرعاً گناہ نہین ہے
بلکہ محتسب کا کام ہے مگر عدم استطاعت کے باعث منع کرنے پر اکتفا کرنا چاہیے۔

منکرات مجالس

تصاویر کا آویزان کرنا صلیب یا مورت کی جھنڈی کا لٹکانا شرعاً ممنوع ہے اگر
یہ جلسہ مین ہو تو والنٹیر کو لازم ہے کہ اوسکو دور کرائے۔ واعظون اور اسپیکرون

کے بیان اگر شرع کے خلاف ہون تو اونکو رکوا دینا چاہیے عورتون مردون کے اختلاط سے روکنا چاہیے نماز کے وقت اگر جلسہ ہو تو اوسکو بند کرا دینا چاہیے تاکہ نماز کا حرج نہو اور جو شریک مسلم نماز نہ پڑہے اوسکو ذلیل کرنا اور خفیف کرنا یا جس قسم کی مناسب تنبیہ ہو اوسکو کرنا لازم ہے شریعت اور اہل شریعت کی توہین اگر ہوتی ہو تو اوس سے باز رکھنا لازم ہے - صدر جلسہ اگر حکم شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ دین تو انکی تعمیل نہ کرنا صدر کو تنبیہ کرنا اور تعمیل کرانا والنٹیر کا کام ہے جس جگہ بیٹھنے کا موقع مل جاوے وہان بیٹھے جو لوگون کی بلا مرضی آگے بڑہے اوسکو روکنا چاہیے جو تقریر کے وقت بے دستور کرے اوسکو منع کرنا بھی لازم ہے اسواسطے کہ سکوت سے سننا ضروری ہے -

تنبیہ

امر بالمعروف و نہی عن المنکر صرف زبان سے کرنا چاہیے اگر وہ کارگر نہو تو نرمی و آشتی سے ہاتھ جوڑ کے خوشامد کر کے کہنا چاہیے اگر وہ بھی کارگر نہو تو ترشروئی سے کہنا چاہیے اگر ترشروئی سے بھی زائد قوت ہے تو ڈانٹ ڈپٹ سے بھی کر سکتا ہے مار پیٹ اور جسمانی اذیت ہر کس و ناکس کا حق نہین ہے بلکہ وہ صاحب قدرت کا حق ہے قید کرنا بھی ارباب حل و عقد کو زیبا ہے ہم مظلوموں کو اسکا اختیار نہین ہے غرضکہ جسطرح جیسا سبق اور موثر طریقہ ہو وہ اختیار کرنا چاہیے - امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہوا اگر کوئی شخص ذلیل کیا جاوے مارا جاوے قید کیا جاوے یہان تک کہ قتل بھی کر دیا جاوے تو یہ سبب باعث ہے خدا کی راہ مین جو اذیت پہونچے گی اوسکا ثواب ضرور ملیگا اس عرصہ مین زیادہ تر اس جماعت کو قید کی سزا ہوئی ہے اسواسطے ضروری ہے کہ ہم پہلے قید کا ذکر کرینگے پھر قید خانہ کے آداب اور اوس سے رہائی کے بعد کا طرز عمل مجملاً

بیان کرینگے جو اصل مقصد ہمارے اس رسالہ کا ہے۔

حکم قید

مین نے اسکو بارہا ظاہر کیا ہے اور پھر بیان پر ظاہر کرتا ہون کہ قید کوئی مقصود بالذات فعل نہین ہے بلکہ کافر کی قید مین جانا از خود عقلاً و نقلاً ناجائز ہے لیکن جبکہ خوف ہو کہ اگر قید نہو جاویگا تو ہلاک کیا جاویگا تو اوسوقت قید مین چلا جانا جائز ہے اور ہر ممکن طریقہ سے رہائی حاصل کرنا مطلوب و مرغوب ہے خواہ مقدمہ لڑ کے خواہ خوشامد کر کے خواہ دہوکہ دیکے خواہ بہاگ کے جس طرح نجات ملے نجات حاصل کی جاوے۔ البتہ اوس صورت مین جبکہ نکایت و بدسگالی دشمنون کی مقصود ہے اور وہ قید ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور قید رہنے سے بڑہتی ہے تو محض قید ہونا بھی مثل قتل ہونے کے جائز بلکہ بعض حالات مین افضل ہے اور اس صورت مین رہائی کی کوشش خالی از کراہت نہوگی خصوصاً ایسے لوگون کی معافی یا کوشش رہائی کی جنکے اس فعل سے توہین اہل اسلام ہو اور رعب دشمنان اسلام کا دلون پر بیٹھے سخت ترین مکروہ امر ہے چاہیے کہ سختی اوٹھائے اور قید رہے کسی قسم کے ضعف و کمزوری کو ظاہر نہونے دے۔

علاوہ ان مذکورہ بالا حالات کے پھر قید ہونا نہ چاہیے لیکن قید کے خوف سے خدمات دینیہ کے انجام دہی سے پرہیز کرنا اہل ہمت کا کام نہین ہے خدمات مفروضہ مین تو قید کی پروانہ کرنا چاہیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سزا مین اگر قید ہوگا تو ثواب پائیگا۔ اسلاف انبیاء علماء ائمہ طاہرین فقہائے مجتہدین امر حق کو کہنے کی پاداشت مین قید ہوے اور انہون نے اوسکو راہ خدا مین موجب ثواب سمجھا امید ہے کہ جو شخص خدا کی راہ مین قید ہوگا وہ قیامت مین اپنے طوق اور زنجیرون کو

ساتھ محشور ہوگا اور اوسکو بلا حساب جنت مین داخل ہونیکا مژدہ سنایا جاویگا
جو تکلیف خدا کی راہ مین پہونچیگی جو مصیبت قید کی اور سختی برداشت کیجاویگی اون
سب کے عوض قیامت مین مراتب و درجات عفو تقصیرات ہونگے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ ارشاد فرماتے ہین کہ جو قید مین ظالمونکے مرجائیگا وہ شہید ہوگا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کا یہ ارشاد چونکہ مالا یتقل بالرا سے ہے اسواسطے حکم حدیث مرفوع و متصل مین ہی
شہادت کی توقع غالب ہے واللہ اعلم۔

آدب قید ہونیکے وقت کا

قید کئے جانے کے وقت کیا حالت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مختلف حالات رونما
ہوتے ہین یا انسان ہین ہین کبھی پہلے سے علم ہوتا ہے کبھی ایا نک قید ہوجاتا ہے۔
اگر پہلے سے علم ہو اور ظن غالب یہ کھل جاوے کہ قید سخت اور طویل ہوگی اور فرار
ہوجانا زائد مفید ہو گا تو قبل گرفتار ہونے کے بھاگ جانا اچھا ہے البتہ اگر گمان
غالب ہو کہ بھاگنے سے کسر شوکت مسلمین ہے اور گرفتار ہونے سے ہمت بڑھتی
ہے تو صدق نیت کے ساتھ ٹھہرا رہنا اور قید ہونے کا انتظار کرنا لازمی ہے
اسی طرح گمان غالب ہو کہ اگر بھاگ جائیگا تو نقصان زائد ہوگا اگر قید ہوگا تو بعد
چندے رہا کردیا جاویگا نقصان کم ہوگا تو قید کا انتظار کرنا بہت اچھا ہے۔ ایسے
ہی اگر خیال ہو کہ جو کام کر رہا ہے اسکو چندے ملتوی کردیگا تو قید ہوگا اور ملتوی کرنے
سے ضرر نہین ہے تو ملتوی کردے ورنہ قید کا منتظر رہے اور کام مین برابر مشغول
رہے۔ جب حکم وارنٹ ملے تو ہم چونکہ ان خدمات کے عوض سزا کو ظلم سمجھتے ہین اسلئے
ہمارے نزدیک اسکی تعمیل ضروری نہین ہے بلکہ تائید ظلم ہے جہان تک ہوسکے
تعمیل نہ کرے لیکن تعمیل کرنے مین اور وہ بھی اظہار مسرت کے ساتھ نکایت

و بدسگالی دشمن کی پیش نظر رہے تو بخوشی و بلاعذر تعمیل کرے یا تعمیل نہ کرنے مین اپنا اپنے اعزاز و شرکا، کارکا یا تحریک کا نقصان سمجھے تو بھی تعمیل بلا عذر کرے۔

علما و اہل اسلام کا اس حالت مین مختلف طرز رہا ہے بعض نے بلا تکلف بلکہ باظہار مسرت وارنٹ قبول کیا بلکہ بعض خود چلے گئے اور وارنٹ طلب کیا بعض نے عذر کیا بعض بجبر گئے یہ سب امور نیات اور حالات کے اعتبار سے درست ہین۔

اصل اس مسئلہ مین یہ ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ مسلمان کو نہ چاہیے کہ اپنے کو آپ ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خود کو از خود ذلیل کرنے کیا معنے آپنے ارشاد فرمایا کہ ایسا عمل اختیار کرے ایسا بوجھ اپنے اوپر لے جسکے برداشت کی اوسکو طاقت نہو۔ تو ایسے وقت مین بھی جس امر کے برداشت کی طاقت نہو وہ نہ اختیار کرے کیونکہ وہ باعث ذلت ہے اور ذلیل ہونیکو شارع علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اس اصل کو ذہن نشین رکھنا چاہیے اگر موقع ہو تو اپنے خانگی انتظام سے اوسوقت فراغت کرے بلکہ جب سے اوسکو خبر معلوم ہونے لگے تو مظالم اور قضائے دیون کرے قبل روانہ ہونے کے دو رکعت نفل پڑھے جب وہ کسی شئی پر سوار کیا جاوے اگر جاندار ہے تو اوسکے ساتھ رفق و نرمی سے پیش آئے اگر موقع ہو آئینہ عطر کی شیشی قینچی مسواک سرمہ دانی کنگھی لیلے دو جوڑے کپڑون کے رکھلے لنگی جانماز بھی رکھے قرآن شریف اگر ممکن ہو تو مترجم لیلے بہتر ہے کہ تیمم کے لیے ایک ڈھیلہ بنا رکھے کہ وہ بھی ساتھ لیلے۔

جب حاکم کے روبرو پیش ہو تو عزو وقار اسلامی کو پیش نظر رکھے اور جس امر کی طاقت ہو وہ کرے اگر ترشی کی قدرت ہے اور مناسب ہے تو وہ اختیار کرے

اور اگر نرمی کا موقع ہو تو نرمی کرے۔ وقایع پیش آئندہ موقع اور قدرت کا لحاظ ہے مشیر کاروں سے مشورہ کرے۔

آداب داخلۂ جیل

جیل مین داخل ہو تو پہلے اندازہ کرے کہ جیل کس رخ پر ہے اور قبلہ کدہر ہے تاکہ جس جگہ رکہا جاوے اوس جگہ اندہیرا بھی کر دیا جاوے تو بھی قبلہ مشتبہ نہو اور دریافت کرنیکی حاجت نہ پڑے گہڑی رکہنے کی اجازت ہو تو اوسکو بھی رکہ لے تاکہ اندازہ اوقات صلوٰۃ کا آسانی سے ہو سکے ورنہ دریافت کرنے کی ضرورت ہوگی اور بعض حالات مین صرف اندازہ کرنا ہوگا جسکے لئے پہلے سے کچھ علامت سوچ لی

قید کی مختلف صورتین ہین اعلیٰ ترین قید تنہائی بامشقت ہے پھر قید بامشقت پھر قید بلامشقت قیدخانہ اکثر سرکاری زمین پر ہوتا ہے جو یا تو کسی شخص معین کی مملوکہ تھی اور سرکار نے اوسپر قبضہ کر لیا ہے یا حکومت اسلامیہ کی تھی اور اب اوسپر سرکار قابض ہے دونون حالتوں مین ہمارے نزدیک یہ قبضہ اوسکا شرعی قبضہ نہین ہے اگر اشخاص معین کی ہے تو ظاہر ہے کہ اوس زمین کو اونہین واپس کرنا چاہیے یہ غصب کی زمین ہے اور غصب کی زمین مین استراحت عبادت سب ناجائز ہے لیکن چونکہ یہ جبری ہے اسواسطے قیدی کو معاف ہے لیکن اسکو نیت رہنے کی نہ کرنا چاہیے بلکہ ہر روز ہر وقت ہر آن جو قیام ہو اوسمین ملحوظ یہ رہے کہ قید سے اتنا کم ہوگیا اور اوس غصب کی زمین مین چھٹکارا ہونے کے لئے قیام ہے جسطرح کوئی غصب کی زمین پر چلا جاوے پھر اوس سے نکلنے لگے تو اوسکے استعمال کی نیت نہ کرے بلکہ فراغ کی نیت سے قدم رکہے اس اعتبار سے جسقدر کم جگہ اور جیسی کم آسایش کی صورت ملیگی وہی بہتر ہے زیادہ جگہ اور آسایش طلب نہ کرے

قید تنہائی کے آداب ہم بعد کو بیان کرینگے۔ قید ساد جسمین تنہائی نہین ہوتی ہے
اوسکے آداب مقدم ذکر کرتے ہین اسواسطے کہ یہ حالت عشرت وعزلت دونون
سے مخلوط ہی اسواسطے اسمین احکام عشرت کے بھی ملحوظ رکھنا ہین اور احکام عزلت کے
بھی برخلاف قید تنہائی کے کہ وہ عزلت اور خلوت ہے اوسمین ایک ہی طرز زندگی ہے

حق صحبت

اگر قید تنہائی نہ ہو اور کچھ لوگ ساتھ بھی رہتے ہین اون قیدیون کی چند حالتین ہین
یا تو عزیز ہین یا عزیز نہین اگر عزیز نہین ہین تو مسلمان ہین یا نہین ہر حال مین جوار کا
حکم رکھتے ہین اور ارباب صحبت ہین، ظاہر ہے کہ قرابت کا حق ہے وہ ملحوظ رکھنا چاہیے
اسلام کا حق ہے اوسکا بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے تمام حقوق مین مشترک حق
دو ہین ایک اسلام کا دوسرے ہمسایہ کا صحبت یہان اختیاری نہین ہے تاہم
اس امر کا اختیار رہے کہ انمین سے جس کسی سے چاہے زائد میل جول رکھے لہذا
بد افعال ردی الاقوال بدخلق کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے جو خدا سے نہین ڈرتا
ہے اوسکی صحبت سے خود گریز کرنا چاہیے لیکن جب کسیکی صحبت اختیار کرلی ہے اوسکے
ساتھ وہ برتاو کرنا چاہیے جو حق صحبت کے باعث لازم ہے اوسکی اعانت کرنا چاہیے
مال سے ہوسکے مال سے ہاتھ پیر سے خدمت ہوسکے تو ہاتھ پیر سے اوسکے عیوب
سے چشم پوشی کرنا چاہیے اوسکی برائیان کہین ذکر نہ کرے اوسکے حالات کا تفحص نہ
کرے اوسکی اچھی خصلتین اچھی باتین ذکر کرے اوس سے اگر کوئی لغزش ہوجاوے
تو درگذر کرے اوسکے لیے دعائے خیر کرتا رہے جہان تک ہو دوستی کرکے پھر اوسکو
قطع نہ کرے بناہ دے نہ تکلف کرے نہ تکلیف پہونچائے لیکن اس صحبت مین
بھی اللہ کی رضامندی مقصود ہو اور جو اسنے حق صحبت عائد کردیا ہے اُسکو

بجا لانا ملحوظ ہو ۔

حقوق اسلامی

بعض وہ لوگ ہین جو صحبت کے ساتھ عزیز بھی ہین ۔ بڑے ہون اونکی توقیر
کرے چھوٹے ہون اون پر شفقت کرے بعض وہ ہین کہ مسلمان ہین اگرچہ عزیز نہین
ہین اونکے حقوق سے یہ ہے کہ ملتے ہی سلام کرے جب چھینک آئے اور وہ الحمد للہ
کہے تو اوس پر یرحمک اللہ کہے جب مریض ہو تو عیادت کرے اگر مرجائے تو تجہیز و تکفین کر
اور نماز پڑھے اگر وہ قسم دلائے تو اوسکو پورا کرے اگر وہ دعوت کرے [illegible] ضرورت ہو تو مدد دی
[illegible] ہو یا نہو اوسکے حقوق کی حفاظت کرے [illegible] اپنے لیے پسند کرے وہ اوسکی
لیے پسند کرے [illegible] اور اوسکے لیے بھی ناپسند کرے ۔ اوسکو [illegible] دلائی
اوس سے [illegible] اوس سے تین دن سے زاید
رنج نہ رکھے کہ سلام نہ کرے اوس کے ساتھ [illegible] پیش آنا چاہیے اوس کو احسان
کرنے کی قابل سمجھے یا نہ سمجھے اوسکے پاس بغیر اجازت [illegible] نہ جاوے اوس سے
بحسن خلق ملے ہر معاملہ مین اوس کے ساتھ دیانت برتے بڑون کا ادب کرے اونکی
بغیر اجازت اونکے روبرو بات چیت نہ کرے [illegible] لوگون سے بکشادہ پیشانی پیش آئے
وعدہ خلافی نہ کرے اپنے مقابل مین اونکی حقوق کے بارہ مین انصاف کرے باہمی منازعت
کو دور کرتا رہے عیب پوشی کرے تہمت کی جگہ سے پرہیز رکھے سعی و سفارش مین دریغ
نہ کرے اپنے مسلمان بھائی کے عزت و آبرو کا پاس رکھے جہان ہتک حرمت کسی
مسلمان کی ہو وہان نہ ٹھہرے اگر اوسکے مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے اور سبکی آبرو [illegible]
بچائے شریر سے تا بامکان دور رہے مگر بھلائی سے اوسکی لیے دریغ نہ کرے
مسلمانونکی قبرونکی زیارت اور اونکی ایصال ثواب کا بھی لحاظ کرنا چاہیے ۔

حق ہمسایہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم

ہمسایہ کو تکلیف پہونچانا نہ چاہیے بلکہ اوسکو راستہ دینی لازم ہے اوسکی اذیت
رفع کی جاوے اوسکے ساتھ حسن سلوک و مراعات سے پیش آنا چاہیے اوس سے بھی
پہلے سلام کی کرے اوسکو بہت باتون مین نہ لگائے کہ اوسکا حرج کار ہو اوسکے راز کی
باتین نہ پوچھے کہ اوسکا پردہ فاش ہو اوسکے بیمارداری اور پرسش مزاج کرنا چاہیے
اوسکے غم مین تعزیت کرنا چاہیے اوسکی فرحت و مسرت مین مبارکباد دینا چاہیے
تہنیت کرنا چاہیے اوسکی لغزشان کو معاف کرنا چاہیے نہ اوسکے راستے تمام پر قبضہ
کرے اور قدر اوس سے نفع نہ حاصل کرے کہ اوسکو تکلیف ہو اوسکو برابر دیکھتا
نہ رہے کہ کیا کرتا ہے کیا پیتا ہے کیا کھاتا ہے جو کچھ اسکو ملے اوسکو بھی دے اگر دے
سکتا ہو تو پوشیدہ دے تاکہ اوسکو قلق نہ ہو اوسکی دی ہوئی چیز کو حقیر نہ کرے تا بہ
امکان ہدیہ دیتا رہے اوسکے رہنے کی جگہ پہ اپنی کوئی شئے ایسے بلند نہ کرے
جس سے اوسکے ہوا رکے اسطرح قرآن شریف یا نماز نہ پڑھے کہ اوسکو دشواری
پیش آئے یا ذکر جہر نہ کرے کہ اوسکو نیند نہ آئے —

آداب قید تنہائی

درحقیقت دنیا تمام قیدخانہ ہے اصل آزادی مسلمان کو جب ہے کہ وہ ایمان
پر مر جاوے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ قیدخانہ مین ہے اسکو اسکے پروا نہین کہ قید مین جاکر
کہان رکھا جاوے گا جس کوٹھری مین رکھا جاوے وہ قید ہے اگر قید تنہائی ہو
تو یہ بڑا عزلت ہے انسان کو چاہیے کہ اوس سے عزلت کا فائدہ اوٹھاوے بڑا
فائدہ تو یہ ہے کہ بہ دلجمعی ذکر و فکر مین مشغول رہے معاصی سے اجتناب کا

موقع اوسکو قدرتاً حاصل ہو گیا ہے کہ اعتقاد و فکر کے معاصی سے اور نفس کی شوخی
اور خطرات سے محفوظ ہے خدا کا شکر کرے کہ خصومات و فتنہ و فساد سے بچ گیا
لوگونکی شر سے وہ محفوظ ہے اور اوسکے شر سے لوگ محفوظ ہین طمع اور آرزو کی مواقع
خود بخود کم ہو گئے ہین -

اگر موقع ہو تو کتب بینی کرے علم کی تحصیل ہر حال مین اچھی ہے تادیب نفس
کرے تواضع و فروتنی پر اوسکو آمادہ کرلے -

آگے ہم آداب صحبت [illegible] ہین اون [illegible] سے لوگون [illegible] - اگر
یہ امور دوسرے [illegible] ہین تو [illegible] دونو [illegible] اونکو [illegible]

آداب [illegible] لوگون کے ساتھ

ایک جماعت عام [illegible] رکھنے والون کی ہے مکارم اخلاق کی
تو اونکے ساتھ بھی برتنا چاہیے اور حق اسلام و حق ہمسائگی تو اونکے مقابل بھی ادا
کرنا چاہیے جو احکام کہ اپنے دوستون اور عزیزون [illegible] ہون اور حکم شریعت
کے متضاد ہون اونکو نہ برتے سوائے اسکے [illegible] اپنی ذات سے
اونکو اذیت نہ پہونچاوے اون کو بعنوان شائستہ [illegible] کام [illegible] کے پہونچاوے جنکو
یا وہ جانتے نہین ہین یا بھولے ہوئے ہین اپنے اخلاق و عادات سے اونکو یہ
جتاوے کہ یہ قید محض خدا کی رضا مندی کی خواہش [illegible] ہے نہ کہ کوئی دنیاوی یا
نفسانی محرک ہے اونکو احسان کے بوجھ سے اسقدر نہ دبا ڈالے کہ اونکو سر اٹھانے
کا اور عدول حکمی کا موقع نہ ملے مگر یہ سب اوس [illegible] سامنے کیا جاتا ہے جو بہائم آدمی
صورت ہین اونکے ساتھ جیسا قدرت مین ہو اور مناسب موقع ہو وہ کرنا چاہیے
لیکن حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہے کہ کوئی ایسی بات نہ کرے جسکے پاداش

کے برداشت کی قوت ہو اور اپنی ذلت وخواری ہو البتہ بہ نیت شکایت و بدسگالی
جو کرے اوسکی اور بات ہے ۔

مشقت

وہ کام جو قوت میں ہو اور ہمت [illegible] نہ چرائے اوسکو ضرور کرے اسواسطے
کہ اوسکے باعث کھانے پینے [illegible] سمجھنے میں محذور و کم ہو جاتا ہے مشقت کا عوض
یا اشیاء ہوتی ہیں ۔
میرے بھائی مولانا فضل الحسن حسرت موہانی نے مجھسے بیان کیا ہے کہ جو کھانا
پینا قیدیوں کو دیا جاتا ہے وہ سرکاری خیرات مبرات سے ہے اگر یہ صحیح ہے تو
مستطیع کو اوسکا لینا صحیح نہیں ہے مگر عوض مشقت کے لینا ممنوع نہیں ہے
وہ چاہے مد خیرات سے ہو مگر بہ غرض ہو گا صدقہ کے حکم سے نکل جاویگا ۔
اگر بہ نیت شکایت و بدسگالی کوئی مشقت نہ کرے تو اوسکو میں معذور سمجھتا
ہوں مگر میرے نزدیک بلحاظ یہ کہ تا اکل حلال کا تا بامکان خیال کرنا [illegible]
تمام مقاصد سے زیادہ اہم ہے ۔
حکام کے بامشقت سزا دینے کے بعد مشقت نہ لینا احسان ہے جسکے قبول کرنیکو
غیرت تقاضا نہیں کرتی ہے اوس سے جان چرانا کمزوری ہے البتہ طاقت سے زائد
مشقت ہو تو اوسکو برداشت کرنے کے کوئی معنی نہیں ہیں ۔

عبادت

قَالَ اللّٰہُ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اصل مقصد خلقت کا ہماری
عبادت ہو اور وہ کسی وقت بندے سے چھوٹتی نہیں وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ

اپنے پروردگار کی عبادت اوس وقت تک کرو جب تک یقین یعنے موت نہ آ جاوے
موت کے وقت تک عبادت مطلوب ہے تو قبر خانہ مین عبادت مرتفع نہین ہوتی
ہے۔

بندہ کی دو قسمین ہین ایک علمی کہ جان لینا موجب کمال ہے دوسرے عملی
اول کو مکاشفہ کہتے ہین دوسرے کو معاملہ کہتے ہین اوسکے دو قسمین ہین ظاہر و
باطن عبادات اس ظاہری معاملہ کو کہتے ہین جو خدا کے ساتھ ہو باقی جو معاملہ
معاملہ خلق کے اوپر ذکر ہو چکے ہین معاملہ رب وغیرہ مین بڑا معاملہ ایمان و توحید کا
ہے اوسکے صفات [illegible] علم ہے جب تک مشاہدہ و مکاشفہ سے مرتبہ [illegible]
بندہ کو اوسکی حاصل [illegible] ضرورت ہے اسیے علم کے تحت [illegible] ہے اور
اس اعتبار سے یہ علم بھی عمل ہے کیونکہ تحصیل مقصود ہے لہذا ضروری ہے کہ
انبیا اور مرسلین کے بتائے ہوئے صفات الٰہیہ کا علم حاصل کیا جائے تحصیل علم
عقاید کرنا اس فرصت مین بہت ضروری ہے محض نجات نار کے لیے تو ایمان
اجمالی و تفصیلی بر طبق علمائے ظاہر کافی ہے اوسکے لیے شرح عقاید نسفی یا اسکا
ترجمہ اردو کا کافی ہے مطالعہ کرنا چاہیے گو وصال الٰہی موقوف ایمان روحانی پر
ہے جسکے لیے ضروری ہے کہ کبار اہل تصوف کے کتب کا مطالعہ کیا جاوے اور
تقلیدی طور پر وحدت وجود کو سمجھ لینا چاہیے اوسکے لیے رسالہ وحدت وجود مصنفہ
مولانا بحر العلوم فارسی مین مطالعہ کرنا چاہیے اگر وہ دستیاب نہ ہو تو بس اسقدر
سمجھ لینا چاہیے کہ وجود حضرت بحت قید دوئی قید سے فارغ عالم سے مستغنی عالم
اوسکا محتاج ہے ہر ذرہ اوسکی وجود سے موجود اور اوسکے ظہور سے مشہود ہے
اوسکی قریب تر مثال عدد واحد ہے کہ مختلف مراتب سے دس اور سو اور
ہزار اور الی غیر النہایۃ تعینات اوسکے ہین مگر مراتب کے بعد پھر کوئی ایک

بلا اجازت اذان ہوسکتی ہے یہ امور کہ جو عبادات سے ہین بغیر شائبۂ نفسانیت کے ادا کرنا چاہیے قابل ذکر یہ ہے ایسے ہی نماز کے بعد تکبیر بالجہر کہنا اگرچہ جائز ہے بلکہ بخاری شریف کے ایک حدیث سے اسکا ماثور ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن یہ ایسا امر نہین ہے جس پر اصرار کیا جاے اور بے لطفی کے حد تک پہونچایا جاوے اگر ساتھیون کو ناگوار ہو اگر جیل والے ان تکبیرات کو روکین تو اُس وقت بھی ضد لازم نہیں ہے ۔ ایسے امور سے ہے کہ نماز جمعہ کے لیے حنفیہ کے نزدیک ضرور ہے کہ اذن عام ہو اگر عام طور پر آنے جانے کی صورت نہیں ہے تو نماز جمعہ کی نہ ہوگی ۔

جمعہ کی نماز قیدی پر واجب نہین ہے اور اگر اذن عام نہو تو ادا بھی نہیں کیجا سکتی ہے اکثر جیل شہر کے باہر ہوتی ہیں بلکہ فناے مصر کے بھی باہر ہوتی ہیں تو جب فناے مصر کے بھی باہر ہوں اُن مین دو وجہون سے جمعہ کی نماز جائز نہین ہے لیکن باوجود اسکے کہ جمعہ کی نماز روا نہیں ہوتی ہے کسی نے نماز جمعہ پڑھی تو اُسکو ظہر پڑھنا بھی ضروری ہے جو حکم جمعہ کا ہے وہی حکم عیدین کا بھی ہے

تیسرا رکن بعد نماز کے روزہ ہے اگر مشقت نہو اور روزہ رکھنا ممکن ہو تو روزہ رکھے جیل کے باعث روزہ میں کوئی تغیر نہین ہوتا ہے ۔

چوتھے بات زکوٰۃ ہے وہ بھی مال کے لحاظ سے فرض ہوگی جیل سے ساقط نہیں ہوتی ہے اگر قید ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا نہین کی گئی ہے تو جب آزاد ہو تو حساب کر کے ادا کرے مال مملوکہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی ادا کی جاوے ۔ ن فرض حج ہے اگر موقع ہو اور کوئی اُسے مانع نہو قید ہوتے وقت حج کا احرام باندھے تاکہ روکے جانے کی صورت میں برابر اُسکو حج کا ثواب ملتا رہے مگر شرط یہ ہے کہ اگر نہ روکا جاوے تو حج کو چلا جاوے اگر نہ گیا تو گنا ہگار ہوگا ۔

چھٹا فریضہ جہاد ہے اور اُس کے اندر امر بالمعروف و نہی عن المنکر داخل ہے

اسوۂ یوسفی یہ ہے کہ جیل مین اپنی ساتھیون کو تبلیغ احکام کرے ۔

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اے مرے دونو قید کے ساتھیو کیا مختلف رب بہتر ہین یا ایک خدا قہر و غضب والا تم عبادت نہین کرتے ہو اللہ کے سوائے مگر چند نام ہین جو تم نے نام رکھلیے ہین تم نی اور تمہاری باپون نے اللہ نے اوسکے کوئی حکم نہین دیا ہے حکم اللہ ہی کا ہے اور وہ حکم دیتا ہے کہ سوائے اوسکی کسی کے عبادت نکرو یہ وہی دین قیم ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تا بامکان تبلیغ احکام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے غافل نہونا چاہیے ۔

اگر رفقاء بداطواری کرین بداعتقاد ہون تو اونکے درستی اخلاق اونکی عقائد کے اصلاح لازم ہے ۔

تضیع اوقات خصوصًا جوا اور شطرنج گنجیفہ وغیرہ کیا جاتا ہو تو اوسکو روکے موقع ہے کہ اونکو نماز روزہ پر آمادہ کرے اور اونکو علم دین سکہائے قرآن کے معنی کہلوا سے نماز کے احکام بتاوے اور جو امور مذکور ہوئے ہین اونکے اوپر کاربند کرائے کہ اسکے ساتھ دنگا فساد بدزولی حمقی سے باز رکھے ۔

ایسا کوئی امر کرنے نہ دے جو باعث ضرر رسانی کا مرتکب یا اوسکی ہمراہی سے کہ پہر چوری دغا بازی سے باز رکھے منجملہ چوری کے یہ ہے کہ جسقدر اشیا کہانے کی لیتین وہ کہلائے نہین ہے لیکر جمع کرے یا خطوط لکھنے کی اجازت نہو خطوط پوشیدہ لکھے کہ اگر کہل جاوین تو دغا بازی و فریب ہی کا الزام لگایا جاوے اسمین شک

نہین کہ ظالمانہ احکام کے ماننے کا حکم نہین ہے مگر تہمت کی جگہ سے بچنے اور مصیبت کے سر پر نہ لانے کی غرض سے جو غیر مشروع بات ہو اوسکو مانے جو کچھ کریں اوسمین نیت نکایت اور بدسگالی کی کفار و ظالمین کے ہو اپنی نفس کی شوخی ہو۔ ایسی حالات کو بغور مدنظر رکھ کے ساتھیونکو مشورہ دے نادان فیقونکی بات مین بغیر سوچے سمجھے شریک نہو جاوے بلکہ باز رکھے اور اونکو بھی باز رکھے

ترتیب اوراد

اکثر اوقات خدا کے یاد اور ذکر مین مشغول رہے اسواسطے کہ ذکر کے فضائل بہت زیادہ ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی شے اللہ کے ذکر کے سوائے کوئی اور نہین ہے ۔

لیکن برابر ذکر کرتے رہنا باعث نفس کے پریشانی کا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ سہولت اور انبساط اور نشاط کے ساتھ ذکر کرے اوسکی لیے مناسب ہے کہ تعین اوقات کرے جو شخص علم دین سیکھتا ہے اوسکو تو سوائے فرایض اور وتر اور اسکے ساتھ سنن راطبہ کی یا زیادہ سنی بعد کے نوافل کے تمام اوقات تدریس و تصنیف اور افاضہ و استفاضہ علم اور کوئی مشغلہ نہو چاہیے کیونکہ کسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل سبسے اچھا ہے تو آپنے فرمایا علم باللہ اللہ کا علم اور بہت علم کی فضائل وین بہر حال متعلم اپنا وقت اگر شوق تحصیل علم دین کا ہے اور موقع ہے تو تمام اوقات سوائے صلوات مفروضہ و راطبہ کے اکتساب علم مین صرف کرے ۔

لیکن سوائے عالم و متعلم کے اگر با مشقت قید ہو یا با شقت ہو مگر موقع ملتا ہو تو کوئی وقت رائگان نکرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کثیر الاذکار و الصلوات تھے بعض بارہ ہزار تسبیح پڑھتے تھے بعض تیس ہزار تسبیح بعض رات مین نماز مین پڑھتے

تھے تین تین ہزار رکعتین چھ چھ سو رکعتین بلکہ ہزار رکعتین اور اکثر سو رکعتون سے کم نہین پڑھتے تھے اکثر صحابہ کا ورد قرآن شریف ہوتا تھا بعض ہر روز پڑھتے تھے۔ بعض ہر دوسرے دن تمام کرتے تھے بعض تین دن میں ختم کرتے تھے سات دن کی منزلین پڑھتے تھے بعض دس دن مین غرضکہ حسب وقت قرآن شریف کی کثرت سے قرأۃ کرتے تھے اور کیونکر نہ کرتے اسواسطے کہ قرآن شریف افضل الاذکار ہے صوفی مدتون مین کہین فنا فی صفات اللہ ہوتا ہے اور حافظ سے ظہور صفت کلام ظاہر و ہویدا ہے چاہیے کہ کم سے کم دس دن مین قرآن شریف تمام کرے اور تدبر و تفکر کے ساتھ پڑھے اس طور سے کہ گویا صفت الٰہیہ اُس سے متجلی ہوتی ہے اگر یہ نہ ہو تو اس طرح پڑھے کہ خداوند عالم کے حضور مین مثل شاگرد کے کہ اُستاد کے سامنے قرآن شریف پڑھتا ہے یا اسطور پر کہ جس طرح شہنشاہی فرمان پہونچایا جاتا ہے لحنِ عرب زیادہ پسندیدہ ہے تدبر و معنی مین فکر ضروری ہے بعض ائمہ اور علماء باللہ ایک ایک آیت مین تدبر سے پڑھنے کے باعث تکرار کرتے رہ گئے رات رات بھر گزر گئی غرضکہ قرآن شریف کے مقابل کوئی ذکر نہین ہے لیکن اوقات مکروہ صلوٰۃ مین قرآن شریف سے زیادہ فضیلت تسبیح و تہلیل وغیرہ کو ہے امام غزالی رح کے نزدیک دو پارہ دن کو دو پارہ شب کو پڑھنا کفایت کرتا ہے تاکہ ہر عشرہ مین دو قرآن ہو جاوین اور ایک ماہ مین چھ قرآن ہو جاوین تین دن کو اور تین رات کو اگر اسقدر نہ ہو سکے تو کم سے کم ایک عشرہ مین ایک قرآن ہو اور تین قرآن ایک ماہ مین یہ خیال مین رکھنا چاہیے کہ چھ ماہ مین ضرور ایک مرتبہ قرآن ہو جایا کرے اس سے تاخیر نہ ہو۔

فصل پہلی

دن کے اورادمین اور وہ سات ورد ہین وِرد اوّل مابین طلوع صبح اور طلوع شمس کے
اور طلوع فجر کی پہچان چاند سے مہینے کی دو راتون مین ہوتی ہے کہ چاند طلوع ہوتا ہے فجر
کے ساتھ چھبیسوین شب اور صبح طلوع ہوتی ہے چاند کے غروب کے ساتھ بارھوین
شب ایسا ہی قوت القلوب مین ہے جب سو کر اُٹھے تو ابتدا کرے اللہ کی یاد سے
اور پڑھے وہ دعائین جن کو ہم ذکر کرین گے رات کے چوتھے ورد مین اسواسطے کہ مریدِ سالک
غالباً تہجد کے واسطے اُٹھتا ہے بعد اُسکے پاخانہ جاوے اگر ضرورت ہو جب جانے لگے
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور پہلے
بایان پیر اندر رکھے اور جب استنجا کرے قبل اُسکے کہے اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَیَسِّرْ اَمْرِیْ
جسوقت پاخانہ سے نکلے پڑھے غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی
فِیَّ قُوَّتَهٗ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور
جب حمام جاوے تو خدا سے جنت مانگے اور دوزخ سے پناہ مانگے اور کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پھر بعد حاجت سے فارغ ہولے تو وضو شروع کرے اور کہے نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ
لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَاسْتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ وَتَقَرُّبًا اِلَی اللّٰهِ وَانْقِطَاعًا عَمَّا سِوَاهُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی
دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ
طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ

اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم انی اسئلک تمام الوضوء وتمام الصلوۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کہے اور جب مسواک کرے کہے اللھم اجعل سواکی رضاک عنی واجعلہ طھورا وتمحیصا وبیض بہ وجھی ما تبیض بہ اسنانی اور جب کلی کرے پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ تا رسولہ اور یہ اللھم لقنی حجتی اللھم اسقنی من حوض نبیک کاسا لا اظما بعدہ ابدا اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک و تلاوۃ کتابک اور درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب ناک سنکے کہے اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک وجنانک اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ وارزقنی من نعیمھا ولا ترحنی رائحۃ النار اور درود بھیجے آپ پر اور جب منہ دھووے پڑھے اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجھی یوم تسود وجوہ اعدائک اور درود پڑھے جب دہنی بانہہ کو دھووے پڑھے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور درود پڑھے آپ اور جب بائیں بانہہ دھووے پڑھے اور کہے اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی و لا من وراء ظھری اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب مسح سر کا کرے اشہد ان لا الہ الا اللہ سے تا رسولہ پڑھکے کہے اللھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم غشنی برحمتک وانزل علی من برکاتک اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب مسح کرے دونوں کانوں کا وہی تشہد پڑھکر کہے اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور درود آپ پر بھیجے اور جب گردن کا مسح کرے بعد تشہد مذکور کے کہے اللھم اعتق رقبتی من النار اور درود بھیجے آپ پر اور جب داہنا پیر دھووے

تشہد کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ اور آپ پر درود بھیجے اور جب بایاں پیر دھووے تشہد مذکور کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ اور آپ پر درود بھیجے پھر کہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ بِمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ پھر اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار اور آیۃ الکرسی ایکبار پڑھے اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وضو سے فارغ ہو کر تھوڑا بچا ہوا پانی وضو کا تین گھونٹ پیے بسم اللہ کہکے پہلا گھونٹ پیے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور بسم اللہ کہکے دوسرا گھونٹ پیے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور بسم اللہ کہکے تیسرا گھونٹ پیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور کہے اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْوَھْلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس اگر روزہ سے ہو بچا ہوا پانی نہ پیے بلکہ اوس سے کلی کرے جب مؤذن اذان کہے تو یہ کہے مَرْحَبًا بِالْقَائِلِیْنَ عَدْلًا وَّمَرْحَبًا بِالصَّلٰوۃِ وَاَھْلًا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا اور مؤذن کے کلمات کو یہ بھی کہے اور بعد دونوں شہادتوں کے کہے وَاَنَا اَشْھَدُ مَعَ کُلِّ شَاھِدٍ وَّاَحْمِلُھَا عَنْ کُلِّ جَاحِدٍ اَقُوْلُھَا الْقُرْاٰنَ اَبِیْ وَاَشْھَدُ مَعَ الشَّاھِدِیْنَ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ

بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً اَللّٰھُمَّ اَکْتُبْ شَھَادَتِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَشْھِدْ عَلَیْھَا مَلٰئِکَتَکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْبِیَائَکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ وَاخْتِمْ لِیْ عَلَیْھَا بِاٰمِیْنَ وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور بعد حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ اور بعد اذان کے اگر کسی سختی اور مصیبت میں مبتلا ہو کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃُ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا پھر اللہ سے حاجت مانگے اور ہر اذان کے بعد کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَائِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًی لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِکَ وَاَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَکَ وَاَسْبِغْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ اور مانگے جو چاہے دنیا اور آخرت کی باتیں اور جب مؤذن کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ اور جب اقامت کہنے والا کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے تو کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ

رَسُوْلَكَ وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ فِي الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
الْمُسْتَمِعَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ زَوِّجْنَا مِنَ
الْحُوْرِ الْعِيْنِ اور پڑھے سُنت فجر کی گھر مین یا مسجد کے کونہ مین اور پہلی رکعت مین
پڑھے سورۂ کافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ خواہ پہلی مین پڑھے قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
پوری آیت اور دوسری مین قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا پوری آیت یا رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ
اَنْزَلْتَ پوری آیت یا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ
اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اور بعد سنت فجر کے پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَ
مِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ تین بار اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ
اَنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا رَبٍّ يَبِيْدُ ذِكْرُهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَاءُ
يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوْهُ وَنَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ وَلَا اَعَانَكَ
عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنَسْئَلُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْلِيْ اگر دن جمعہ کا ہو تو پڑھا لے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تین بار
اور لیٹے داہنی کروٹ پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِنْدِكَ رَحْمَةً تَهْدِيْ
بِهَا کو وَالْاِكْرَامِ تک یعنی وہ دعا جو ہم نے تہجد کے بعد ذکر کی ہے اور پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سو بار اور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ مَنْ يَّمُنُّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ يُّجِيْرُ
وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ يَّبْرَءُ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَيْهِ سُبْحَانَ مَنِ
التَّسْبِيْحُ مِنَّةٌ مِّنْهُ عَلٰى مَنِ اعْتَمَدَ اِلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ كُلُّ شَيْءٍ
بِحَمْدِهٖ يَا مَنْ تُسَبِّحُ لَهُ الْجَمِيْعُ تَدَارَكْنِيْ بِعَفْوِكَ فَاِنِّيْ جَزُوْعٌ پھر استغفار
کرے سو بار پھر يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اکتالیس بار پڑھے اور فرض مسجد مین جماعت سے پڑھے اور جب

گھر سے نکلے اپنی نگاہ طرف آسمان کے اٹھا کر کہے بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ
اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ
لِیْ فِيْمَا قُدِّرَتْ لِیْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور جب مسجد جانے لگے راہ میں کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
خَلَقَنِیْ فَهُوَ يَهْدِيْنِیْ وَالَّذِیْ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِیْ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِيْنِیْ وَالَّذِیْ يُمِيْتُنِیْ ثُمَّ يُحْيِيْنِیْ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْئَتِیْ
يَوْمَ الدِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَخْرَجِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْهُ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا
رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ
تُعِيْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا
وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ
نُوْرًا اور جب مسجد کے اندر پہونچے کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ
سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَغْلِقْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ
سَخَطِكَ وَغَضَبِكَ وَاصْرِفْ عَنَّا الشَّيْطَانَ وَوَسْوَسَتَهٗ اور اگر کہا وں
تو جب مسجد کے اندر پہونچے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَ
اَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَفْضَلِ مَنْ سَاَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ اور جب صف تک
پہونچے کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ اور بدون

دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے نہ بیٹھے بشرطیکہ اُس وقت میں نفل نماز مکروہ نہو جیسے وقت
فجر کے پس جب فرض فجر کے پڑھے مسنون ہے پڑھنا طوال المفصل کا یا سورۂ یوسف
یا سورۂ حج پڑھے یا یٰس اور واقعہ یا والسماء والطارق اور والشمس پڑھے یا والشمس اور
واللیل یا سورۂ مومنون یا سورۂ قاف یا اذا الشمس کورت پڑھے دونوں رکعت میں اذا زلزلت
پڑھے یا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور دن جمعہ کے سورۂ سجدہ
اور سورۂ دہر پڑھے اور سفر میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد نماز فجر کے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا
صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ایکبار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا حِيْلَةَ وَلَا اِحْتِيَالَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سات بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ شروع سورۂ انعام کے
یکسبون تک ایکبار اور قل ہو اللہ سو بار قبل کلام کرنے کے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ
سات بار اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفْضِلْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ
بَرَكَاتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا اور ان اللہ
وملائکتہ پوری آیت ایکبار اور اللہم صل علیہ سو بار اور پڑھے بعد ہر نماز کے جو پڑھتا
ہے اور جو صبح اور شام دونوں وقت مسنون ہے یا خاص صبح کو مسنون ہے [illegible]
آتا ہے ! امام غزالی نے لکھا ہے احیاء العلوم میں کہ مابین صبح اور طلوع آفتاب کے [illegible]
مستحب ہے اور زبیدی نے شرح احیاء میں لکھا ہے کہ منجملہ افضل ذکروں کے [illegible]

اللہِ وَالحَمدُ للہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ واللہُ اَکبَرُ الحاصل خدا کی یاد میں اپنی جائے نماز پر
آفتاب نکلنے تک پڑھے اور اگر چاہے اپنے گھر چلا آوے اور وہاں طلوع آفتاب تک یاد
الٰہی کرے اور جب مسجد سے باہر نکلے کہے بِسمِ اللہِ وَالحَمدُ للہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلَیہِ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِی ذُنُوبِی وَ
افتَح لِی اَبوَابَ فَضلِكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِن اِبلِیسَ وَجُنُودِہٖ اور جب گھر کے
اندر آوے کہے بِسمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ خَیرَ المَولَجِ وَخَیرَ المَخرَجِ بِسمِ اللہِ
وَلَجنَا وَبِسمِ اللہِ خَرَجنَا وَعَلَی اللہِ رَبِّنَا تَوَکَّلنَا اَلسَّلَامُ عَلَیكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِینَ اور پڑھے
قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی اور دس آیتیں یس اگر کچھ دن رہے بیٹھے کہے اَلحَمدُ للہِ الَّذِی کَفَانِی
وَآوَانِی وَالحَمدُ للہِ الَّذِی اَطعَمَنِی وَسَقَانِی وَالحَمدُ للہِ الَّذِی مَنَّ عَلَیَّ
اَسئَلُكَ اَن تُجِیرَنِی مِنَ النَّارِ اور بعد ہر نماز کے پڑھا جاوے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیكَ لَہٗ لَہُ المُلكُ وَلَہُ الحَمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ دس بار لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَلَا نَعبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعمَۃُ وَلَہُ الفَضلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الحَسَنُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَو کَرِہَ الکٰفِرُونَ اَلحَمدُ للہِ الَّذِی لَم یَتَّخِذ
وَلَدًا وَّلَم یَکُن لَّہٗ شَرِیكٌ فِی المُلكِ وَلَم یَکُن لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرہُ تَکبِیرًا
سُبحَانَ اللہِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیمِ تین بار
سُبحَانَ اللہِ ۳۳ بار وَالحَمدُ للہِ ۳۳ بار اللہُ اَکبَرُ ۳۴ بار بسم اللہ تین بار
آیۃ الکرسی شَھِدَ اللہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالمَلٰئِکَۃُ وَاُولُوا العِلمِ قَائِمًا بِالقِسطِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ المُلكِ تُؤتِی المُلكَ مَن تَشَاءُ
وَتَنزِعُ المُلكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِیَدِكَ الخَیرُ
اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ تُولِجُ اللَّیلَ فِی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیلِ وَتُخرِجُ

اَلْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ
اور قل ہو اللہ دس بار و اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ سات بار لَقَدْ جَآءَکُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ آخر سورہ تک دس بار بعدہ بار صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ
یَا مُحَمَّدُ یہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار پھر حرز رزاقی پڑھے اور وہ
اسطرح کہ دونوں ہاتھ مثل دعا کے اٹھا دے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۹ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۱۴ بار
اور دونوں ہاتھ اپنے سارے بدن پر پھیرے سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ
الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ
مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا
سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ تین بار
یا پانچ بار حرز غوثی اور وہ وَهُوَ اللّٰهُ الْکَافِیْ وَقَصَدْتُ الْکَافِیْ وَوَجَدْتُ الْکَافِیْ لِکُلِّ
کَافٍ وَکَفَانِیَ الْکَافِیْ وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَهُوَ الْکَافِیْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ گیارہ بار اول آخر اسکے
درود شریف تین تین بار و حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ
لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْٓءٍ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰهُ
عِنْدَ الْمَسَآلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الدَّرَجَةَ الْوَسِیْلَةَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَ فِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَهٗ وَ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهٗ
پھر اپنے سر پر داہنا ہاتھ پھیر کر اکتیس تک کے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِکَ انْصَرَفْتُ

وبذنبي اعترفت اعوذ بك من شر ما اقترفت واعوذ بك من جهد بلاء
الدنيا ومن عذاب الاخرة اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا
ذا الجلال والاكرام اللهم منزل التوراة والانجيل والزبور والفرقان
وصحف ابراهيم وموسى اللهم انى اعوذ بك من الفقر واسألك
ان تقضى عنى الدين اللهم الهى واله ابراهيم واسحق ويعقوب واله
جبريل وميكائيل واسرافيل اسألك ان تستجيب دعوتى فانا مضطر
وتعصمنى فى دينى فانى مبتلى وتنالنى برحمتك فانى مذنب وتنفى
عنى الفقر فانى متمسكن اللهم انى اعوذ بك من الكفر والفقر و
عذاب القبر اللهم انى اعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك ان ارد
الى ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا واعوذ بك من عذاب
القبر رب قنى عذابك يوم تبعث عبادك اللهم انى اعوذ بك من
كل عمل يخزينى واعوذ بك من كل صاحب يؤذينى واعوذ بك من كل
امل يلهينى واعوذ بك من كل فقر ينسينى واعوذ بك من كل غنى
يطغينى اللهم اصلح لى دينى الذى جعلته عصمة امرى واصلح لى دنياى
التى فيها معاشى واصلح لى اخرتى التى فيها معادى اللهم انى اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد اللهم
اغفر لى خطاياى وذنوبى كلها اللهم انعشنى واحينى واجبرنى واهدنى
لصالح الاعمال والاخلاق لا يهدى لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت اللهم
اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك اللهم اصلح لى دينى ووسع
لى فى دارى وبارك لى فى رزقى اللهم صل على محمد وعلى ال محمد

وَهَبْ لَنَا اللّٰهُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْهَنَا
عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اللّٰهُمَّ اِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلًا
مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَّجَنِّبْنَا اللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ
وَاَيْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَحُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَ
اصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْكَ وَلَا نَسْتَعِيْنَ
بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَتُوْبَ
عَلَيَّ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰی حُبِّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ
خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ رِضْوَانَكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ
خَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ لِقَائِكَ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰی نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰی نَفْسِيْ
تُقَرِّبْنِيْ عَنِ السُّوْءِ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ اِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ لِيْ عَهْدًا اُؤَدِّيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ فَاِنَّ لِلسَّائِلِ عَلَيْكَ حَقًّا
اَيُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَاتِهِمْ وَاسْتَجَبْتَ
دُعَاءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا فِيْ صَالِحِ مَا يَدْعُوْنَكَ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِيْ صَالِحِ
مَا نَدْعُوْكَ وَاَنْ تُعَافِيَنَا وَاِيَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ
عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

یہ وہ اوراد ہیں جو ہر صبح و شام میں پڑھے جاتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقَدِّمُ اِلَيْكَ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ نَفَسٍ وَلَمْحَةٍ وَطَرْفَةٍ يَطْرِفُ بِهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ وَكُلِّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ عِلْمِكَ كَائِنٌ اَوْ قَدْ كَانَ اُقَدِّمُ اِلَيْكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اعوذ تین بار هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ آیۃ الکرسی پڑھے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ

حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا
وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض
بعد موتها وکذلک تخرجون وله العزة الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا و
لم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا سبحان ربک رب العزة عما
یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین فلله الحمد رب السموات
ورب الارض رب العالمین وله الکبریاء فی السموات والارض وهو العزیز
الحکیم سورہ یسین ایکبار پڑھے اور قل ہو اللہ تین بار اور قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب
الناس تین تین بار واقدم الیک بین یدی ذلک کله الحمد لله حمدا یوافی نعمه
ویکافئ مزیده الحمد تین بار لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک و
له الحمد وهو علی کل شیء قدیر سو بار لا اله الا الله الله اکبر لا اله الا الله
وحده لا اله الا الله لا شریک له لا اله الا الله له الملک وله الحمد لا اله
الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله والله اکبر سبحان الله وبحمده
استغفر الله لا حول ولا قوة الا بالله الاول والاخر والظاهر والباطن بیده
الخیر یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر لا الٰہ سے دس بار سبحان الله سو مرتبہ
الحمد لله سو بار لا اله الا الله سو بار الله اکبر سو مرتبہ اللهم صل علی سیدنا محمد
وعلی آل سیدنا محمد صلوة تنجینا بها من جمیع المحن والاحن والاهوال والبلیات وتسلمنا
بها من جمیع الفتن والاسقام والآفات والعاهات وتطهرنا بها من جمیع العیوب والسیئات و
تغفر لنا بها جمیع الذنوب وتمحو بها عنا الخطیات وتقضی لنا بها جمیع ما نطلبه من الحاجات
وترفعنا بها عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة
وعند الممات وبعد الوفاة یا رب یا الله یا مجیب الدعوات دس بار اللهم انی اصبحت اشهدک و
اشهد حملة عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت الله لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وان

لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِیْ
اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً يَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً
وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ
اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ
مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ
تَحْتِیْ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ
اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا
اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ فِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِیْ
بِيَدِكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ
نَفْسَكَ اَوْ ذَكَرْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ
فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ ضِيَآءَ صَدْرِیْ وَرَبِيْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ
حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ اَللّٰهُمَّ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِیْ
وَجَمِيْعَ مَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَاِنَّهٗ لَا يُضَيِّعُ وَدَائِعَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ
مِنْكَ اَحَدٌ وَّلَا اَجِدُ مِنْ دُوْنِكَ مُلْتَحَدًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ ابْتَدَعْتَ الْخَلْقَ مِنْ
غَيْرِ حَاجَةٍ بِكَ اَللّٰهُمَّ فَجَعَلْتَهُمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقًا لِّلنَّعِيْمِ وَفَرِيْقًا لِّلسَّعِيْرِ
فَاجْعَلْنِیْ لِلنَّعِيْمِ وَلَا تَجْعَلْنِیْ لِلسَّعِيْرِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَ الْخَلْقَ فِرَقًا وَّمَيَّزْتَهُمْ
قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَهُمْ فَجَعَلْتَ مِنْهُمْ شَقِيًّا وَّسَعِيْدًا وَّغَوِيًّا وَّرَشِيْدًا فَلَا تُشْقِنِیْ
بِمَعَاصِيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَلِمْتَ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَهٗ

فلا تحبس لهم مما علمت فاجعلني ممن تستعمله بطاعتك اللهم
ان احدا لا يشاء الا ان تشاء فاجعل مشيتي ان اشاء ما يقربني اليك
زلفى اللهم انك قدرت حركات العباد فلا يتحرك شيء الا باذنك فاجعل
حركاتي في تقواك اللهم انك خلقت الخير والشر وجعلت لكل واحد
منهما اهلا يعمل به فاجعلني من خير القسمين اللهم انك خلقت الجنة
والنار وجعلت لكل واحد منهما اهلا فاجعلني من سكان جنتك اللهم
انك اردت بقوم الهداية وشرحت به صدورهم واردت بقوم
الضلالة وضيقت به صدورهم فاشرح صدري للاسلام وزينه في
قلبي اللهم انك دبرت الامور وجعلت مصيرها اليك فاحيني بعد
الموت حياة طيبة وقربني اليك زلفى اللهم من اصبح وامسى ثقته
ورجاءه غيرك فانك ثقتي ورجائي ولا حول ولا قوة الا بالله اللهم
اقذف في قلبي رجاءك واقطع رجائي عمن سواك حتى لا ارجو احدا غيرك
اللهم وما ضعفت عنه قوتي وقصر عنه عملي ولم تنته اليه رغبتي
ولم تبلغه مسألتي ولم يجر على لساني مما اعطيت احدا من الاولين و
الآخرين من اليقين فخصني به يا رب العلمين اللهم اني اسألك ايمانا
دائما واسألك قلبا خاشعا واسألك علما نافعا واسألك يقينا صادقا
واسألك دينا قيما واسألك العافية من كل بلية واسألك تمام
العافية واسألك دوام العافية واسألك الشكر على العافية واسألك
الغنا عن الناس اللهم عافني في بدني اللهم عافني في سمعي اللهم
عافني في بصري لا اله الا انت اللهم عافني في بدني تين بار اللهم اني اعوذ بك
من الكفر والفقر اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت اللهم اني اعوذ

بک من القبر ۔ تین بار اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ
خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَ
هُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ
وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَ
اَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ ثُمَّ تُحْيِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ لاحول سو بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اعوذ تین بار بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
تین بار بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اعوذ دس بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سات بار بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

دائم بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت لا قوۃ الا باللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ
اکبر لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم تبارک اللہ رب
السموات السبع ورب العرش العظیم ورب الارضین وما بینھما والحمد
للہ رب العالمین عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک اجعلنی فی جوارک
من شر کل ذی شر ومن شر الشیطان الرجیم ان ولیی اللہ الذی نزل
الکتاب وھو یتولی الصالحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ
توکلت وھو رب العرش العظیم اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن
بر ولا فاجر من شر ما خلق وبرأ وذرأ اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک
توکلت وانت رب العرش العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اعلم
ان اللہ قد احاط بکل شیء علما اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر
کل دابۃ انت آخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم

جو صرف صبح کو پڑھنا چاہیے

اصبحنا واصبح الملک للہ والکبریاء والعظمۃ والخلق والامر واللیل
والنھار وما یضحی فیھما للہ وحدہ اللھم اجعل اول ھذا النھار صلاحا
واوسطہ فلاحا واخرہ نجاحا اسئلک خیر الدنیا وخیر الاخرۃ یا ارحم
الراحمین لبیک اللھم لبیک لبیک وسعدیک والخیر کلہ بیدیک
ومنک والیک اللھم ما قلت من قول او حلفت من حلف او نذرت من
نذر فمشیتک بین یدی ذلک کلہ ما شئت کان وما لم تشا لا یکون و
لا حول ولا قوۃ الا بک انک علی کل شیء قدیر اللھم ما صلیت من صلوۃ
فعلی من صلیت وما لعنت من لعن فعلی من لعنت انت ولیی فی الدنیا
والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اللھم انی اسئلک الرضا

بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى
لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ
اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهُ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ
هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَاءَكَ حَقٌّ
وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى
نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر مغفرت مانگے مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں
کے لیے ستائیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ پھر گیارہ بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [illegible] الْوَالِدَيْنِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ
الدُّعَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ
الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَيُّ يَا [illegible] يَا اَحَدُ يَا حَلِيْمُ يَا غَنِيُّ يَا كَرِيْمُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَمِيْعُ يَا كَرِيْمُ يَا غَنِيُّ [illegible] يَا مُغْنِيْ يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا تَوَّابُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
اَنْ تَجْعَلَنِيْ عَاشِقًا لَّكَ وَلِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَاشِقًا

بِكَ فانيًا فانك باقيًا انك صادق القول مستجاب الدعوات سريع الاجابة قائمًا
مقيمًا الحمد وذلك خالصًا لك محبًا لسنة نبيك وحبيبك سيدنا محمد صلى الله
عليه وعلى آله وسلم برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم انی اسالک ے تین بار مرحبا
بالنهار الجديد وبالملكين الكاتبين الشاهدين الحافظين العادلين السفرين
اكتبا في صحيفتي بسم الله الرحمن الرحيم اني رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم نبيا ورسولا وبالقرآن اماما و
بالكعبة قبلة وبالصلوة فريضة وبالمؤمنين اخوانا وبابي بكر الصديق
وبعمر الفاروق وبعثمان ذي النورين وبعلي المرتضى ائمة رضوان
الله تعالى عليهم اجمعين وبحلال الله حسابا وبحرام الله عقابا واني اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله
وحبيبه وان عيسى عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه
وان الانبياء كلهم حق وان الجنة حق والنار حق والصراط حق والشفاعة
حق والموت حق والقبر حق والميزان حق والحساب حق والبعث بعد
الموت حق ورؤية الله تعالى في الجنة للمؤمنين حق والمرور على
الصراط حق وجميع اوامر الله تعالى ونواهيه حق وان الخير حق والشر
حق كله بقضاء الله تعالى وارادته حق وان الساعة آتية لا ريب
فيها وان الله يبعث من في القبور وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد و
آله واصحابه واهل بيته اجمعين اللهم اني اسئلك بحق محمد نبيك و
بابراهيم خليلك وبموسى نجيك وبعيسى روحك وكلمتك وبتوراة موسى
وانجيل عيسى وزبور داود وفرقان محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم
وبكل وحي اوحيته وبكل قضاء قضيته واسئلك بكل اسم هو لك انزلته

فِی کِتَابِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِی غَیْبِکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ
الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ وَبِعَظَمَتِکَ وَکِبْرِیَائِکَ وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تَرْزُقَنِی الْقُرْاٰنَ
وَالْعِلْمَ وَاَنْ تَخْلِطَہٗ بِلَحْمِی وَدَمِی وَسَمْعِی وَبَصَرِی وَاَنْ تَسْتَعْمِلَ بِہٖ جَسَدِی
بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اللّٰھم انی اسالک بمحمد سے تین بار یا عزیز
ایکسو ایکبار اوّل آخر گیارہ بار درود شریف اور ایسے ہی یا معز ایکسو ایکبار سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ
فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ سلام
علی نوح سے اکیس بار اوّل و آخر تین تین بار درود کے ساتھ اور مسبعات عشر دس کلمہ ہیں
ہر کلمہ پڑھا جاتا ہے سات بار اور وہی مسبعات عشر یہ ہیں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار ہر سورۃ
کو شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سبحان کو سات بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ
وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ سات بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی
وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
سات بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِی وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ
کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ سات بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا
اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ایکسو ایکبار

دوسرا ورد طلوع شمس سے لیکر ضحوی کے درمیان

امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مراد ضحوہ سے بیچوں بیچ کا وقت ہے آفتاب نکلنے سے لیکر آفتاب ڈھلنے تک
اس سے تین گھنٹہ دن گذرنے پر ہوتا ہے جبکہ دن بارہ گھنٹہ کا فرض کیا جائے اور وہ چوتھائی حصہ
دن کا ہے تمام ہوئی عبارت غزالی کی اور اس وقت کھانا کھائے اور چاہئے کہ بہتر کھانا وہی ہے جو سویرے
کھا جاوے پس نماز سے پہلے نہ کھائے اور بعد کھانے کے اور نام لے اللہ کا ہر لقمہ پر اور حمد کرے
درمیان کھانے کے اور کہے وقت کھانے کے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ فِي
الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ وَلَا دَاءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً
وَعَافِيَةً وَشِفَاءً اگر بھول جاوے بسم اللہ کہنا تو کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ اور اگر یاد آئی
مگر کھانے کے بعد تو قل ہو اللہ تین بار پڑھے اور جب کھانا سامنے آوے کہے اَللّٰهُمَّ رِزْقُنَا فَاجْعَلْهُ
مُبَارَكًا لَا تَبِعَةَ فِيهِ وَلَا حِسَابَ اور کہے بعد کھانے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا
هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا
طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ وَ
هَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَايَةِ وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اور کھانا کھاتے ہی نہ سوئے اس لیے کہ نہ ہضم ہوگا
ہضم کرو کھانے کو اللہ کی یاد کرکے اور کھاتے ہی نہ سو رہو ورنہ دل سخت ہوجائینگے اور جب پانی پئے
کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ بِرَحْمَتِهِ عَذْبًا فُرَاتًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ بِذُنُوبِنَا
مِلْحًا أُجَاجًا اور بسم اللہ کہے ہر سانس لیتے میں اور حمد کرے بعد اسکے اور جب دودھ پیئے کہے اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

آفتاب نکلنے کے وقت

طَلَعَتِ الشَّمْسُ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَانْتَشَرَ خَلْقُ اللّٰهِ وَقِيلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ

السموات والارض لن ندعو من دونه الها لقد قلنا اذا شططا اللهم انا خلق
من مالك اکفنا من شر جمیع خلقك یا ارحم الراحمین الحمد لله الذی
جعل لنا الیوم عافیة وجاء بالشمس من مطلعها اللهم اصبحت اشهد لك
بما شهدت به لنفسك وشهدت به ملٰئکتك وحملة عرشك وجمیع خلقك
انك انت الله لا اله الا انت القائم بالقسط لا اله الا انت العزیز الحکیم
اکتب شهادتی بعد شهادة ملٰئکتك واولی العلم ومن لم یشهد بمثل
ما شهدت به فاکتب شهادتی مکان شهادته اللهم انت السلام ومنك
السلام والیك السلام اسالك یا ذا الجلال والاکرام ان تستجیب لنا
دعوتنا وان تعطینا وان تزیدنا فی رغبتنا وان تغنینا عمن اغنیته
عنا من خلقك اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی
دنیای التی فیها معیشتی واصلح لی اخرتی التی الیها منقلبی الحمد لله الذی
وهبنا هذا الیوم واقالنا فیه عثراتنا ولم یعذبنا بالنار لا اله الا انت رب
الملائکة والنبیین ورب السموات السبع والارضین السبع ورب العرش
العظیم ورب الجنة والنار ورب الدنیا والاخرة ورب الاحیاء والاموات و
رب الصراط والمیزان ورب اللیل والنهار ورب الشمس والقمر والریاح و
النجوم والسحاب خالق الظلمات والنور محیی الموتی وباعث من فی القبور
ورب الجن والانس اعوذ بك اللهم من شر ما خلقت وصورت وصنعت و
برأت وذرأت پھر بعد اشراق چار رکعت ادا کرے دو سلام سے چاروں قل کے ساتھ امام غزالی
فرماتے ہیں اگر عالم ہے تو اوسکا وظیفہ اس وقت میں افادہ علم اور تعلیم ہے اگر اوسکے پاس حاصل کرنیوالے
علم آخرت کے ہوں ورنہ صرف کرے یہ وقت علم دین کی مشکلوں کے حل کرنے اور ضروری کتب کی مراجعت
کرنے میں اور اگر طالب علم ہے تو چاہیے کہ اوسوقت تحصیل علم میں مشغول ہو حاصل کلام یہ کہ وظیفہ دوسرا

اِس وقت مین وہ بہتر اُمیان مین جو لوگون سے تعلق مین جنکی عادت جاری ہے جیسے حاضر ہونا مجلس علم مین
اور عیادت مریض کی کرنا اور جنازہ کے ساتھ جانا اور مدد کرنا نیکی اور پرہیزگاری مین اور مسلمانون کی حاجت
روائی کرنا اور سوا اِسکے اور اگر کوئی چیز اون مین سے نہو تو پھر دعاؤن اور ذکر اور قرأت قرآن اور فکر مین
مشغول ہو پوری ہوئی عبارت امام غزالی کی۔

ورد تیسرا ضحوۃ النہار سے زوال تک وہ مقدار چوتھائی حصہ دن کا ہی پس وظیفہ ضحوہ کے وقت کا
نماز چاشت ہی آٹھ رکعت نماز ضحی پڑھے دو سلام سے اول رکعت مین والشمس دوسری مین واللیل تیسری مین
والضحی چوتھی مین الم نشرح اور باقی چار مین چار دن قل جب سلام پھیرے اور فارغ ہو چکے نماز سے
دعا کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ تین بار اَللّٰھُمَّ اَصْبَحَ
عَبْدُکَ عَلٰی عَھْدِکَ خَشْیَتِیْ وَلَمْ اٰتِکَ شَیْئًا فَاِنِّیْ قَدْ اَرْھَقَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَحَاطَتْ
بِیْ اِلَّا اَنْ تَغْفِرَ عَالِمًا اِحْسَانًا مَا تَغْفِرُ لِیْ پھر پڑھے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور سجدہ کرے اور بعد تسبیح سجدہ
کے کہے یَا وَھَّابُ سات بار یا ستر بار پھر سر اوٹھا کر کہے یَا سَمِیْعُ پانچسو بار اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ سو بار پھر جو چاہے دعا مانگے اور کہے
اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ جَلَالَکَ فِیْ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِکَ وَثَبِّتْنَا
عَلٰی دِیْنِکَ وَطَاعَتِکَ تیرہ بار پھر اگر عالم ہو تو اوسکا وظیفہ اسوقت مین تصنیف کرنا اور مطالعہ کرنا
اور اگر طالب علم ہو تو اوسکا وظیفہ تعلیق اور کتابت ہی مراد تعلیق سے ٹانک لینا ہی اون مضامین کا جو
اپنے اوستاد سے سُنے حاشیہ کتاب پر تاکہ وہ محفوظ رہین اور مُراد نسخ سے نقل کرنا اوس
قدر کا ہی جسکی درس مین حاجت ہی اور جو پیشہ ور ہو تو وظیفہ اوسکا یہ ہی کہ کمانے مین مشغول ہو اور
ذکر خدا جملہ اشغال مین نہ بھولے اور اگر دن بڑا ہے تو قیلولہ سنت ہی تاکہ قیام شب پر مدد ملے اور چاہیے کہ
بیدار ہو قبل زوال کے اور جو نہ قیلولہ کیا اور نہ کمائی مین مشغول ہوا اور نماز و ذکر مین مشغول ہوا تو یہ
وقت دن کے وقتون مین افضل ہی۔

ورد چوتھا درمیان زوال کے اور نماز ظہر کے بعد تک یہ دن کے ورد دن مین چھوٹا ورد ہی

اور یہ ورد ڈیڑھ گھنٹہ کا ہی بس چاہیے کہ اور اگر گھر مین نماز ظہر پڑھے چار رکعت چارون قل کے ساتھ
اور بعد فراغت کے کہے اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ بغیر ساب تک پھر
یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا ارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ وَاقْضِ
دَیْنِیْ پھر صلوٰة التسبیح پڑھے چار رکعت ادا کرے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے
پھر جب قرأت سے فارغ ہو پہلی رکعت مین تو کھڑے رہکر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار پڑھے اور رکوع کرے اور کہے اسی کو دس بار پھر سر اوٹھا کر
رکوع سے کہے اسکو دس بار پھر سجدہ مین جائے اور کہے اسکو دس بار پھر سجدے سے سر اوٹھا کر
کہے اسکو دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے اسکو دس بار پھر سر اوٹھا کر کہے اسکو دس بار پس پچہتر
بار ہر رکعت مین ہوئین کرے اسی کو چارون رکعتون مین اگر پڑھ سکے ہر روز ایک مرتبہ کرے اسکو
پس اگر نہ کر سکے تو ہر جمعہ مین ایکبار پس اگر نہ کر سکے تو ہر مہینہ مین ایکبار پس اگر نہ کر سکے
تو ہر سال مین ایکبار پس اگر نہ کر سکے تو تمام عمر مین ایکبار کہا گیا ابن عباس سے کیا جانتے ہو تم اس
نماز کے لیے کوئی سورت کہا اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ اور والعصر اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
کہا عبد اللہ ابن مبارک نے شروع کرے رکوع مین ساتھ سبحان ربی العظیم کے اور سجدہ مین ساتھ
سبحان ربی الاعلیٰ کے پھر تسبیحات صلوٰة تسبیح کی پڑھے پورا ہوا قول ابن مبارک کا پس جس وقت
کہ فراغت پائے اس سے کہ بعد تشہد کے اور قبل سلام پھیرنے کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ
اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ
الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ
اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ
حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَةِ
خَوْفًا مِنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِیْ کُلِّ

ع حنفیہ کو بجائے سجدہ سے اوٹھ کے دس بار تسبیح پڑھنے کے اول قرأت کے پندرہ بار اور بعد قرأت کے دس بار پڑھنا چاہیے

الامور حسن ظنی بک سبحان خالق النار پھر پڑھے سنت ظہر کی چار رکعت اور سنن
نمازین اپنے گھر مین پڑھے پھر نماز فرض مسجد مین جماعت سے پڑھے اور ان مین سورہ لقمان اور والذاریات
یا الم سجدہ یا یٰس یا والمرسلات یا اذا السماء انشقت یا عم یتساءلون یا والنازعات یا سبح اسم
ربک الاعلی اور ہل اتاک یا والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق یا والشمس وضحٰها اور واللیل
اذا یغشی پھر بعد فرض کے سنت دو رکعت پڑھے سنت قل یا ایها الکافرون اور قل هو الله کی پڑھے
انکو بھی اپنے گھر مین پھر چار رکعت نفل پڑھے چار روا[illegible] کے ساتھ پھر دو رکعتین [illegible] پڑھے
اون رکعتین اونکے بعد فاتحہ کے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی
سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ [illegible] اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک اور پڑھے دوسری رکعتین بعد فاتحہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا آخر سورہ کہف تک پس جب سلام
پھیرے پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ کَانَ کَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَزَالُ یَکُوْنُ
کَمَا کَانَ وَکَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا بِصِفَاتِهٖ وَلَا فِیْ
اَسْمَائِهٖ بِحُدُوْثِ الْاَکْوَانِ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ
سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَهُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ الْمُبْدِئِ سُبْحَانَ الْبَاقِی الْمُفْنِیْ سُبْحَانَ مَنْ
تَسَمّٰی قَبْلَ اَنْ یُّسَمّٰی سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی سُبْحَانَهٗ
سُبْحَانَهٗ سُبْحَانَهٗ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
ورد پانچواں بعد نماز ظہر سے وقت عصر تک یہ ورد ڈیڑھ گھنٹہ کا ہے اندازا پس اگر عالم ہو
تو نہ چھوڑے تصنیف کرنا اور مطالعہ کو چاشت کے وقت سے عصر تک بجز کھانے کے وقت کے
اگر روزہ دار نہو اور طہارت اور نماز کے اور قیلولہ خفیفہ کے کہ بقدر ایک گھنٹہ کے یا اس سے بھی کم
قبل زوال کے اگر دن دراز ہو اگر طالب العلم ہو تو نہ چھوڑے اسی طرح تعلیق درس ورنہ مستحب ہے

پہلا ورد غروب آفتاب سے غروب شفق سرخ تک جب آفتاب غروب ہو تو اگر روزہ دار ہو تو افطار کرے کھجور یا چھوارا یا اور کوئی بے پکی ہوئی چیز سے یا تین گھونٹ پانی سے اور مکروہ ہے افطار کرنا دودھ کے ساتھ اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا مُتَقَبَّلًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ اور جب موذن اذان کہے تو کہنا چاہیے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَہَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ اور پڑھے فرض مغرب کو مسجد مین جماعت سے پھر سنت مغرب کی پڑھے اپنے گھر مین ساتھ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے پھر جب فارغ ہو کہے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ پھر نماز اوابین چھ رکعت ایک سلام سے پڑھے پہلی رکعت مین القارعہ دوسری مین الہکم التکاثر تیسری مین قل ایہا الکافرون چوتھی مین قل ہو اللہ پڑھے اور دونون باقیون مین قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھے اور جب سلام پھیرے کہے فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا تین بار پھر دو رکعت حفظ الایمان کی پڑھے ہر رکعت مین قل ہو اللہ چھ بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے اور جب سلام پھیرے سجدہ کرے اور کہے سجدہ مین یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ سات بار پھر سر اٹھائے اور ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوْدَعْتُکَ اِیْمَانِیْ فَاحْفَظْہُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس دعا کو نو بار پڑھے پھر درود شریف کی کثرت کرے

ورد دوسرا وقت عشا سے لیکر لوگون کے سونے کے وقت تک پڑھے سنت عشا قبل فرض کے چار رکعت ایک سلام سے چارون قل کے ساتھ پھر پڑھے فرض

مسجد مین جماعت کے ساتھ اور قرأت اوسمین اذا السماء انشقت اور اقرأ یا والسماء
ذات البروج اور والسماء والطارق یا والشمس سورۂ واللیل یا والضحی یا والتین تھیر دو رکعت فرض
کی دو رکعت پڑھیا اور قل ہو اللہ کے ساتھ یا ہر رکعت مین قل ہو اللہ دس بار پڑھے پھر چار
رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھے اول مین آیۃ الکرسی اور آخر دو مین تینون قل پڑھے یا
پڑھے اوسمین سورۂ سجدہ اور سورۂ دخان اور یٰس اور سورۂ ملک پھر وتر تین رکعت پڑھے
اول رکعت مین پڑھے سبح اسم ربک الخ پڑھے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری
مین قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یا پہلی مین قل ہو اللہ اور دوسری
مین قل اعوذ برب الفلق اور تیسری مین قل اعوذ برب الناس یا قل ہو اللہ [illegible]
اخیر رکعت مین ساتھ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے یا پہلی مین الہٰکم التکاثر
اور انا انزلناہ اور اذا زلزلت اور دوسری مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور تبت یدا ابی لہب اور قل ہو اللہ اور تشہد مین اللّٰہم انی اعوذ
برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ بک منک لا احصی
ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک سب سلام پھیرے کہے سبحان الملک
القدوس تین بار اور بلند آواز کے ساتھ تیسری مین پھر کہے رب الملائکۃ والروح
پھر سجدہ کرے اور کہے اوسمین پانچ بار سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح
پھر سر اٹھائے اور بیٹھے اور آیۃ الکرسی پڑھے ایکبار پھر سجدہ کرے اور اوسمین کہے پانچ بار
سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پھر بیٹھے اور کہے تین بار اللّٰہم
انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ بک
منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کہا گیا ہے کہ وہ
سجدہ اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے دونون سجدون مین موضوع ہے اور کہا گیا ہے
کہ اگر آیت سجدہ واسجد واقترب کو پڑھے پھر سجدہ کرے تو دور ہو جائیگا کراہت سی

پھر دو رکعت ساتھ اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون کے پڑھے اور پڑھے ورد جو ہر نماز کے
بعد پڑھا جاتا ہے اور قنوت ذریعہ پڑھے اللّٰھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن
عافیت وتولنا فیمن تولیت وبارک لنا فیما اعطیت وقنا شر ما قضیت انک
تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت
ربنا وتعالیت وصلی اللہ علی النبی اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک
ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من
یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو
رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق اللھم عذب الکفرۃ و
الق فی قلوبھم الرعب وخالف بین کلمتھم وانزل علیھم رجزک وعذابک
اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب والمشرکین الذین یجحدون ایاتک ویکذبون
رسلک ویصدون عن سبیلک ویتعدون حدودک ویدعون معک الھا
اخر لا الہ الا انت تبارکت ربنا وتعالیت عما یقول الظلمون علوا کبیرا اللھم
اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات واصلحھم واصلح
ذات بینھم والف بین قلوبھم واجعل فی قلوبھم الایمان والحکمۃ و
ثبتھم علی ملۃ رسولک واوزعھم ان یشکروا نعمتک التی انعمت علیھم
وان یوفوا بعھدک الذی عاھدتھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم الہ
الحق پس جب سونا چاہے آیۃ الکرسی پڑھے اور سورۂ بقر کی اخیر آیتیں پڑھے بلکہ پوری سورۂ بقر
پڑھے اگر ممکن ہو اور سورۂ بنی اسرائیل اور اقترب اور سجدہ اور یس اور زمر اور دخان اور واقعہ اور
جن سورتوں کے اول میں سبح یا یسبح یا سبح ہے اور منافقون اور سورۂ ملک اور بعد ان
اور [illegible] اللھم رب الحل والحرام والبلد الحرام والرکن والمقام والمشعر
الحرام بلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاما چار بار اور الھکم التکاثر اور قل ھو اللہ

سو بار پڑھے اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر پھونکے دونون ہاتھون
مین اور پھیرے تمام بدن پر جہان تک ممکن ہو اور اسکو تین بار کرے اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور
آخر سورۂ کہف اور شہد اللہ سے الاسلام تک اور ختم مین پڑھے سورۂ کافرون پھر سبحان اللہ
۳۳ بار اور الحمد للہ کہو اتنے ہی مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہے اور جب اپنے بچھونے پر سونے آئے تو
جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنے دامن کے کونے سے تین بار پھر کہے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ
وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ
بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ اَحَدٌ صَمَدٌ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لا اله تین بار اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ
وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا
مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ
وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ
وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ
وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ استغفر اللہ تین بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَاْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ
رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ
وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى عَدُوِّيْ وَاَرِنِيْ مِنْهُ ثَارِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلَوْجًا وَمِنْ اَنْ اَرُوْعَ مُسْلِمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا
فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَلَكَ فَقَدَرَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ وَعْدُ اللّٰهِ حَقٌّ وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ هٰذَا اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا
يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَنْتَ اللّٰهُ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَللّٰهُمَّ لَا اَسْتَطِيْعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ وَ
لٰكِنْ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ
لِرَبِّيْ اَسْتَغْفِرُ لِذَنْبِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ
بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ
مَا يَنْزِلُ فِي الْاَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَطَوَارِقِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلُّ شَيْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَشَعَ لِمُلْكِهٖ كُلُّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى
وَاسْمِكَ الْاَكْبَرِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تَنْظُرَ
اِلَيْنَا نَظْرَةً بِرَحْمَةٍ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا فَقْرًا اِلَّا جَبَرْتَهٗ
وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَهْلَكْتَهٗ وَلَا عُرْيًا اِلَّا كَسَوْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا اَمْرًا
لَنَا فِيْهِ خَيْرٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَيْتَنَاهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ

اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَکْرَکَ وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَکَ وَلَا تَھْتِکْ عَنَّا سِتْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْنَا فِیْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیْکَ حَتّٰی نَذْکُرَکَ فَتَذْکُرَنَا وَنَسْئَلُکَ فَتُعْطِیْنَا وَنَدْعُوْکَ فَتَسْتَجِیْبَ لَنَا وَنَسْتَغْفِرُکَ فَتَغْفِرَ لَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَمْدٍ لِکُلِّ اَسْمَائِکَ رَبَّنَا لَکَ حَمْدُ وَکُلُّ شَیْءٍ رَبَّنَا اَنْتَ عَبْدٌ فِیْ کُلِّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ اور یہ آخر کلام ہونا چاہیے

ورد تیسرا سونا ہے اور چاہیے کہ رکھ لے سر کے پاس مسواک اور وضو کا پانی اور نیت کرے عبادت کی بیچ اٹھنے کے کہا امام غزالی نے لیکن رات کو واسطے عالم اور طالب العلم کے بہتر تقسیم امام شافعی کی ہے وہ تقسیم کرتے تھے رات کو تین حصوں پر تہائی حصہ مطالعہ اور ترتیب علم کے لیے اور یہ اول حصہ ہے اور تہائی واسطے نماز کے یہ بیچ کا حصہ ہے اور تہائی سونے کے لیے یہ اخیر حصہ ہے زبیدی نے کہا ہر تہائی حصہ قریب قریب چار گھنٹہ کا ہے اور یہ جاڑے کی رات میں آسان ہوگا مگر گرمیوں کی راتیں بسا اوقات برداشت نہ کر سکیں گی بجز اوس وقت کے جبکہ اکثر سونا دن کو ہو تو حصہ تیسری تہائی کا اگلی دو تہائیوں میں آجاویگا اور اگر دوسرا حصہ سونے کے لیے اور تیسرا واسطے نماز کے ہو تو یہ اگلی تقسیم کے قریب ہے اور حضرت غوث اعظم عبد القادر جیلانی قدس سرہ اول شب تھوڑی نماز پڑھتے بعدہ ذکر میں مشغول ہوتے یہاں تک کہ اول تہائی گذرتی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ دوسری تہائی گذر جاتی پھر متوجہ ہو کر مراقبہ میں بیٹھ جاتے یہاں تک کہ نماز صبح کے لیے برآمد ہوتے اور نماز صبح کو عشا کے وضو سے پڑھتے تھے جیسا کہ بہجۃ الاسرار میں ہے

ورد چوتھا آدھی رات سے سحر تک اور سحر آخری چھٹا حصہ رات کا ہے پس جاگے رات کو

پھر سونے کا ارادہ ہو تو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ پھر دعا کرے پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً [illegible] اَنْتَ الْوَهَّابُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْ[illegible] الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ بِسْمِ
دس بار سبحان اللہ دس بار [illegible] دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو بار [illegible] اور ارادہ سونے کا نہ ہو تو
کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ سَالِمًا سَوِيًّا اَشْهَدُ
اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِيْ
وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا
وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ
الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَنَامَنِيْ فِيْ عَافِيَةٍ وَاَيْقَظَنِيْ فِيْ عَافِيَةٍ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ کہ آخر آیتیں سورۂ آل عمران
کی آخر سورۃ تک پڑھے اَللّٰهُمَّ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
لَا يُوَارِيْ مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَّلَا سَمَاءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَّلَا اَرْضٌ ذَاتُ اَمْهَادٍ وَّلَا

بحر لجي ولا ظلمات بعضها فوق بعض تدلج على يدي من يدلج من خلقك
تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور اللهم اغفر لي واهدني وارزقني
اللهم اغفرلی سے دس بار اور اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور لآ الہ الا اللہ دس بار اور
استغفر اللہ دس بار سبحان اللہ وبحمدہ دس بار سبحان الملک القدوس دس بار اللھم
اني اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة دس بار اللهم لك
الحمد انت قيوم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت ملك
السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض
ومن فيهن ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق والجنة حق والنار حق
ومحمد حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك
توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما
قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت
المؤخر لا اله الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم سمع الله
لمن حمده الحمد لله رب العالمين سبحان الله رب العالمين
سبحان الله وبحمده الهي قلبي محجوب ونفسي معيوبة وعقلي
مغلوب وهواي غالب وطاعتي قليلة ومعاصي كثيرة ولساني مقر
بذنوبي فكيف حالي يا عالم الغيوب اغفر ذنوبي كلها يا غفار يا غفار
يا غفار يا ستار يا ستار يا ستار جب وضو کرچکے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے
اور قرأت اوسمیں جو سورت چاہے کرے پھر دو رکعت شکر القیام پڑھے اول میں آیۃ الکرسی
دوسری میں للہ ما فی السموات آخر سورۂ بقر ختم سورت تک پھر بعد بارہ رکعت پڑھے اور
سنت ہے دراز کرنا قیام کا اور رکوع اور سجود بقدر پچاس آیتوں کے پس جب ارادہ نماز
کرے دس بار سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر دس بار استغفر اللہ

اور صحابہ سے [illegible] بار سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى
جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْاَ السَّمَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا
طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
اللہ اکبر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تین بار
وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا
وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ [illegible]
لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ [illegible]
وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ [illegible] اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ
اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ [illegible]
عَنِّیْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِیْ [illegible]
تہجد اس طرح شروع کرے کہ بعد تحریمہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ
اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ
بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ
بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پھر کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
خَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اور جب دونوں سجدوں کے درمیان
بیٹھے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ
ارْفَعْنِيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اور جب فارغ ہو تشہد سے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ
مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِاَنَّكَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ
حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِيْ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يَا رَءُوْفُ
ارْاَفْ بِيْ يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَارْزُقْنِيْ

حُسنَ عِبادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيرِ كُلِّهِ يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ بِالْخَيْرِ وَاخْتِمْ لِيْ بِالْخَيْرِ وَاٰتِنِيْ شَوْقًا
اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَقِنِي السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ
السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ فِيْ جِنَانِكَ
جَنَّاتِ الْخُلْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَعَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَالصَّبْرَ عَلٰى بَلَائِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ
وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا كَرْبًا اِلَّا نَفَّسْتَهُ
وَلَا ضُرًّا اِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَهْلَكْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ
وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ
وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مَا سَاَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَنَسْتَعِيْذُ بِكَ مِمَّا
اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر ... اور اگر
ارادہ تخفیف کا ہو تو پڑھے اون راتوں میں جنمیں چاند بڑھتا ہے پہلی ...
قل ہو اللہ اور دوسری میں دو بار اور تیسری میں تین بار اور ...
کہ آخر رکعت میں بارہ بار ہو اور اون راتوں میں جنمیں چاند گھٹتا ہے اول ... میں بارہ

قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری میں گیارہ بار اور اسی طرح گھٹاتا جاوے یہاں تک کہ آخر میں
ایکبار ہو اور اذکار نماز کے جو پسند کرے پڑھے اور تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھے اور بیٹھے
بعد ہر دو رکعت کے اور کہے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبِیْ اِلَیْکَ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ
صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَطَاعَتِکَ تین بار اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَظْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّفِیْ
شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ جَسَدِیْ نُوْرًا وَّفِیْ مَنِیِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّ
اجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّمِنْ
شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّ
اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ایکبار اور جب تمام رکعت تہجد سے فارغ ہووے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِکَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ
وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِهَا
عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ کُلِّ
سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَهٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَةً
اَنَالُ بِهَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْفَوْزَ
فِی الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ
فَاَسْئَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ
اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ
اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَمَسْئَلَتِیْ
مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ

فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ يَا
ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ
دَارَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ
إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ
غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ عَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ
مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْإِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَ
نُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي
وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا
فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي
دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي
نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ
وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ
وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
بِهِرِ إِلٰهِي قَلْبِي مَحْجُوبٌ وَنَفْسِي مَعْيُوبَةٌ وَهَوَايَ غَالِبٌ وَعَقْلِي مَغْلُوبٌ
وَطَاعَتِي قَلِيلَةٌ وَمَعَاصِيَّ كَثِيرَةٌ وَلِسَانِي مُقِرٌّ بِذُنُوبِي فَكَيْفَ حَالِي
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ وَيَا غَافِرَ الذُّنُوبِ وَيَا سَاتِرَ الْعُيُوبِ اِغْفِرْ
لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا سَتَّارُ يَا سَتَّارُ يَا سَتَّارُ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تین بار اور درود بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تین بار پس اگر اوسے خواہش ہو اشغال صوفیہ صافیہ کرنے کی تو بعد اسکے جو مذکور ہوا
مشغول ہو اوس میں جو اوسکے پیر نے تعلیم کی اوسکی شرطوں اور آدابوں کی رعایت کرکے

وردِ پانچوان سحر سے لیکر طلوع صبح صادق تک اور سحر چھٹا آخر حصہ رات کا ہے اور وہ وقت استغفار کا ہے سزاوار ہے کہ استغفار کرے ستر بار پس یہ اوراد رات اور دن کے تھے جو رات دن کے مکرر آنے سے مکرر ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب

مکاشفہ

اب دوسرا حصہ قوتِ نظری کے استکمال کا رہ گیا اسکو مکاشفہ کہتے ہین خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ تقوی کرنے والے باغون اور نہرون مین سچائی کی جگہ پر قدرت والے بادشاہ کے پاس ہین۔ اس آیت مین تقوی کے مراتب کے لحاظ سے درجات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اصل کامیابی تقوی ہی اور تقوی کے تین درجہ ہین پہلا درجہ تقوی کا یہ ہے کہ شرک سے پرہیز کرے اور کفر کو ترک کرے اور ایمان لائے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ دخول جنت ہوگا باغون اور نہرون مین رہنے کو ملیگا۔ دوسرا درجہ تقوی کا یہ ہے کہ معاصی سے اجتناب کرے اور اوامر کی بجاآوری پر مستعد رہے۔ ثمرہ اسکا مقعد صدق ہی جو اعلی درجہ جنت کا ہی اسمین دخول نصیب ہوگا۔ تیسرا درجہ تقوی کا یہ ہی کہ ماسوا اور غیر سے بالکل قلب کو صاف کرلے یہ درجہ وصالِ حقیقی تک پہونچاتا ہی اسی کو مکاشفہ کہتے ہین۔ کمال قوتِ نظری کا یہ ہی کہ حق ظاہر ہوجائے اور سیر آفاقی اور نفسی دونون میسر ہون سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ عنقریب ہم انکو اپنی نشانیان دکھائینگے آفاق مین اور [illegible] مین یہان تک کہ ظاہر ہوجائے کہ یہ حق ہے۔ اس مرتبہ کو حاصل کرنے کی [illegible] صورت تو تقلیدی ہے جسکا کچھ تذکرہ اوپر گذر چکا ہے اسکے لیے ضروری ہے کہ [illegible] کیا جائے کہ تدریجا ترقی کرتا جاوے اور تصانیف [illegible] شیخ اکبر کے مطالعہ کی قوت پیدا ہو [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] حضرت محب اللہ الہ آبادی کے

کے مراتب وجود اور عقائد الخواص کو دیکھے پھر شرح فصوص خصوصاً حضرت
محب اللہ الہ ابادی کی یا جو میسر آئے اگر قیصری اور اسکا مقدمہ دستیاب ہو تو
اسکا مطالعہ کرے - پھر فتوحات مکیہ کا مطالعہ کرے مگر یہ اس کے لیے آسان
ہے جو عربی مین ماہر ہے جو اُس سے نابلد ہے یا اُسکو موقع ان کتب کے
مطالعہ کا نہین ملتا ہے تو اُسکو چاہیے احوال اکابر طریقت حضرات صوفیہ کو مطالعہ
مین رکھے میرا تجربہ یہ ہے کہ اُسمین خاص برکت ہے مثل اخیار الاخیار
اقتباس الانوار وغیرہ کی اور ہر حال مین مثنوی مولانا روم قدس سرہٗ بہترین مدرس
ہے اگر شرح بحر العلوم بھی ساتھ ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے - میرے مشائخ کی سند سے
یہ مروی ہے کہ جو شخص مطالعہ مثنوی کا دوام کرتا ہے وہ مرتبہ مشاہدہ و مکاشفہ پر
فائز ہوتا ہے -

حقیقی مرتبہ اذکار و اشغال مین میسر آتا ہے جس کے لیے مرشد کی تعلیم ضروری
ہے اور ہر شخص کا حصہ اوسکے ہی پیر سے پہونچتا ہے وہ بارگاہ حضرت
قدس مین داخل ہونے کا دروازہ ہے اور بقاعدہ اُتوا البیوت من ابوابہا
ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے پیر و مرشد سے طریقہ اکتساب حاصل کرے اسوقت
سلاسل رائجہ مین سے سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ اور چشتیہ ہین قادریہ و چشتیہ
کا طریقہ سلوک اذکار و اشغال مین متفاوت نہین ہے مگر حرکت مین فرق ہے
حضرات چشتیہ پہلے محبت پیدا کرتے ہین پھر عبادات و اذکار مین مشغول ہوتے
ہین اور قادریہ پہلے تزکیۂ نفس کرتے ہین - قلب کی درستی کرتے ہین نقشبندیہ
کا طریقہ اس امر مین موافق قادریہ کے ہے کہ وہ پہلے اعمال کی طرف متوجہ
ہوتے ہین مگر اعمال ظاہری کو اور اتباع شریعت ظاہریہ کو مقدم کرتے ہین پھر
اذکار و اشغال و عشق و محبت مین مشغول ہوتے ہین مگر طریقہ اعمال و اذکار نقشبندیہ

کا قادریہ سے جداگانہ ہے اسواسطے ہم اس جگہ پر طریقہ اذکار مقصد [illegible]
خاندان میں مذکور ہے اور دوسرا طریقہ قادریہ جو منجملہ ہمارے معمولات کے
ایک طریقہ مکمل ہے لکھتے ہیں اور آخر میں [illegible] کرتے
ہیں تاکہ سالک کو آسانی ہو۔

طریقہ سلوک حضرات قادریہ

اولاً خلوت میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرے۔ طریقہ اسکا [illegible] لا الٰہ کو
باواز مد کے ساتھ کہے۔ پھر الا اللہ کو [illegible] کم سے کم
گیارہ سو مرتبہ ہے اگر زائد ہو جاوے تو بہت اچھا ہے۔ جب ایک [illegible]
گذر جائے اور حالت جذب اور بیخودی کی پیدا ہو جاوے تو پھر ذکر
اللہ کو بحضور مسمی بارہ ہزار بار کرے اور کم سے کم گیارہ سو گیارہ مرتبہ اسکو
کرنا چاہیے اور ہر روز یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ اور [illegible]
کے بعد فی اللہ بھی زیادہ کرے اسمیں ناغہ نہ کرے جب ذکر اسم ذات کا اثر
اچھی طرح ہو جائے تو پھر ذکر اسمہ "یا حی و قیوم" کی دل پر ضرب لگائے جہر سے
اگر یہ ذکر کرے تو بہتر ہے جب اثر بیخودی پیدا ہو جاوے تو بعد اس کے
ذکر نفی و اثبات کلمہ طیبہ کا باتحقاد کرے۔ اس طریقہ یہ کہ سانس کو ناف کے
نیچے حبس کرے اور لفظ لا کو مقدم دماغ تک لیجاوے اور خیال میں ماسوا اللہ
کو لحاظ رکھے اور لفظ اللہ کو سیدھے جانب کے پستان پر اوتار لائے اور
لفظ الا اللہ کی دل پر ضرب لگائے اول حبس میں تین بار کہے اور جب
سانس کا حبس توڑے تو محمد رسول اللہ کا خیال کرے جب تین مرتبہ

یہ حبس دم قائم ہوجاوے تو پانچ مرتبہ کرے اور جہانتک ہوسکے زیادہ کرتا جائے یہانتک کہ اکیس مرتبہ تک کہنے لگے پھر لا معبود الا اللہ کا تصور کرے پھر لا مقصود الا اللہ کو خیال میں رکھے - جب یہ ذکر پختہ ہوجائے گا تو تاثیر پیدا ہوگی اور لا موجود الا اللہ کو تصور کرے اور نفی وجود ما سوی اللہ کا کرتا رہے یہانتک کہ وجود غیر بصیرت مین اوسکی بالکل محو ہوجائے اور اسکو ہمیشہ جاری و قائم رکھے - پھر اسم ذات بالخفا اسطرح کرے کہ زبان کو تالو مین چسپان کرے اور دل مین جسقدر ہوسکے اللہ اللہ کہتا رہے اور رات دن اسی خیال مین رہنا چاہیے جب اسمین پختگی آجاے تو پاس انفاس کرے اس طور پر کہ اسم ذات اللہ کو ناف سے تصور کرے اور ھو کو خیال مین کھینچتا چلا جاے اور فلک تک تصور کرے جائے اسی طرح برابر بغیر فاصلہ کے کھینچتا ہوا تصور کرتا رہے اور ہوسکتا ہے کہ پاس انفاس لا الہ الا ھو کا کرے اوسکا طریقہ یہ ہے کہ لفظ لا الہ کو ناف سے کھینچے اور الا ھو کو خیال مین تا بلامکان کھینچ لیجائے اور اسکو بھی پے در پے کھینچتا چلا جائے یہان تک کہ محویت اس ذکر مین پیدا ہوجائے اور جو انوار کہ اس ذکر کے کرنے کے وقت ملاحظہ کرے انکو غیر اللہ تصور کرے اور لا کی تحت مین نفی کردے اور طالب ذات بے کیف رہے انھین اوقات مین تصور لفظ اللہ کا بھی کرتا رہے - اس طریقہ مین کہ کاغذ کے ٹکڑے پر دل کی صورت بشکل صنوبر سرخ یا سیاہ بنائے اور اللہ کے لفظ کو روپہلی یا سفید روشنائی سے لکھے اور اس کاغذ کو شغل کرنے والا اپنے ہاتھ مین لے اور لفظ کا تصور کرے یہانتک کہ یہ لفظ دل مین منقش ہوجائے - اسکی خوب مشق کرنا چاہیے اور اسمین ملکہ پیدا کرنا چاہیے پھر اسی زمانہ مین فنا اسم ذات مین حاصل کرے اسطرح کہ پانچون انگلیون کو ہاتھون اور پیرون کی اور

پیرون کی اور سینہ کی ہڈیون کو اور پیشانی کو اور زیر ناف جسقدر ہڈیان ہین اُنکو اور ران کو اور تمام ہڈیون کو بصورت لفظ اللہ کے تصور کرے اور یہ تصور اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ ہر شخص مین اس تصور کو کرے پھر اسمین ترقی کرتے کرتے ہر شجر وحجر وبرگ و بار جماد ونبات سب مین یہی خیال رکھے اسوقت اسم ذات کی فنا حاصل ہوجاے گی۔ شناخت فنا اسم ذات یہ ہے کہ جو شے نظر آئے اسم ذات ہی کے صورت مین ہو۔ اس ذکر مین جب سالک کامل ہوجاتا ہے تو پھر جس پر اسکی توجہ ہوجاتی ہے اسکی بھی حالت ہوجاتی ہے اسمین پوری کوشش کرنا چاہیے اور محنت درکار ہے۔ پھر فنائے شغل عنصری کرے اس طرح پر کہ خاک و آب و باد و آتش چارون عناصر کو چونکہ ہرایک ان مین سے ایک ایک اسم کا مظہر ہے اس اسم کو تصور کرکے اوسکے مظہر کو اسمین محو کردے مثلاً خاک مظہر اسم باقی ہے اور آب مظہر اسم محیی ہے اور باد مظہر اسم باسط ہے اور آتش مظہر اسم ممیت ہے چاہیے کہ اسمائے اربعہ کو نظر مین رکھے اور عناصر کو بالکل نظر سے محو کردے اور جو جسم کہ مرکب ان عناصر سے نظر مین آئے اُسکو مظہر اسمائے اربعہ خیال کرے اور یہ خیال خود اپنے ذات مین اور دوسرون مین سب مین رکھے اور سوائے ظہور اسمائے اربعہ اور کسی امر کو نہ دیکھے جب تصور حد کو پہونچ جاوے گا تو فنائے عنصری حاصل ہوجاے گی بعد اسکے اشغال متفرقہ جو اکابر سے حاصل ہون وہ کرے منجملہ اونکے بعض مولانا خیر الدین سورتی کے بیان پر ذکر کیے جاتے ہین۔ شغل اول یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیون سے تمام منافذ کو بند کرے اس طور پر کہ دونون چھنگلیون اور اونکے پاس والی انگلیون سے ہونٹھ دبائے اور بیچ کی انگلیون کو دونون نتھنون مین رکھے اور کلمہ کی انگلیون سے

آنکھون کو بند کرے اور انگوٹھون سے دونون کانون کے سوراخ بند کرے اور پھر حبس دم کرے اور لفظ اللہ کو سر سے پا تک ملاحظہ کرکے دل پر ضرب لگائے یہ شغل سو مرتبہ تک بڑھانا چاہیے اس شغل کے کرنے مین انوار دکھائی دین تو اُنکو انوار ذات تصور کرے مگر اونکی طرف متوجہ نہو اور ذات کا طالب رہے فائدہ اس شغل کا یہ ہے کہ اگر یہ شغل کامل ہوگیا تو تھوڑی ہی مدت مین توحید وجودی منکشف ہوجاتی ہے۔ شغل دوم۔ اسکو برزخ اکبر کہتے ہین اسکے چند طریقہ ہین۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ حبس دم کرکے نظر دونون ابروؤن کے درمیان مین رکھے۔ دوسرا یہ کہ نظر درمیان باد و ہوا کے رکھے تیسرا یہ ہے کہ سیدھی آنکھ کھلی رکھے اور چشم چپ بند رکھے اور اُس کھلی آنکھ سے نتھنے پر ناک کے نظر کرے اور وجود مطلق کو ملاحظہ مین رکھے اس طور پر کہ وہ مبرا ہے ہر قید سے۔ اس شغل کے کرنے سے وجود مطلق صاف طور پر ظاہر ہوگا اور فنائے حقیقی حاصل ہوجائے گی اور ان تینون طریقون مین پلک نہ مارے اور حقیقت کلمہ لا مین تمام ماسوا کو منفی کرے تاکہ خطرات نہ پیش آئین اور دوران شغل مین جسقدر انوار یا جو چیز دیکھے یا پائے سب کو اپنا مطلوب و مقصود ہی یقین کرے انشاءاللہ تعالیٰ مقصود تک پہونچ جائے گا۔ ان تمام افکار و اشغال سے جب فارغ ہوجائے تو سالک کو چاہیے کہ مراقبات مین مشغول ہو اور ہمت کرے۔ مراقبۂ افعال کا طریقہ یہ ہے کہ تمام اشیا مین لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کو ملحوظ رکھے کہ حرکت دینے والا اور ساکن کرنے والا تمام اشیا کا یہی ہے۔ یہ امر جب حاصل ہوجائیگا تو سالک شرک خفی سے انشاءاللہ تعالیٰ پاک و صاف ہوجائیگا۔ مراقبۂ اشغال تمام اعمال کو اور رجا اغراض کہ اون اعمال کے

ساتھ رکھتا ہے اون سب کو فانی کرے اور پھر تمام اعمال صالح بحول اللہ وقوتہ کے ملاحظہ مین قائم کرے اور پھر فناے صفاتی حاصل کرے اس طور پر کہ صفات سبعہ کو جو امہات صفات ہین یعنے حیوۃ و علم و کلام و سمع و بصر و ارادہ و قدرت حق کو ظاہر اور تمام اپنے اور دوسرون کے صفات کو مظہران صفات کا تصور کرے بلکہ سمیع و بصیر و مرید و متکلم و حی و قدیر و علیم اوسی کو سمجھے اور اپنے صفات کو اسکی صفات مین فنا کر دے اسی کو قرب نوافل بھی کہتے ہین پھر تمام اوقات دل کو حضرت حق سے متعلق رکھے یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے اور مرتبہ فنافی الشیخ اور مرتبہ فنافی الرسول اور مرتبہ فنا فی اللہ اور فنا و بقا و مشاہدہ کو مختصراً افضل الشمائل مین بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ حال العرفاء اللھم اجعلنی منھم

طریقہ اذکار نقشبندیہ

اول لطیفہ قلبی حاصل کرنا چاہیے طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زبان کو تالو مین چسپان کرکے اسم ذات کو دل مین تصور کرے خواہ بے حرکت دل یا ضرب لگا کے دل پر توجہ کرکے دل کو ذاکر کر لے۔ جب اس لطیفہ سے فارغ ہو اور یہ شغل جاری ہو جاے اور اس لطیفہ مین فنا ہو جاے تو لطیفہ روح کے طرف مشغول ہو اسکا محل پستان راست کے نیچے ہے جیسا کہ محل قلب زیر پستان چپ ہے ایک مدت تک اس شغل مین مشغول رہے پھر نفی و اثبات صغیر کرے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ نفس کو زیر ناف حبس کرکے لا کو گلے تک کھینچے اور الہ کو لطیفہ روح پر لاے اور ضرب الا اللہ کی دل پر لگاے پہلے تین بار کرے پھر سو تک بڑھا لیجاے جبکہ معدہ خالی ہو اور وقت ٹھنڈا ہو

اسوقت اشغال ذکر رکھے اور باقی اوقات مین اپنے معمولات مین مشغول رہے
بعد اوسکے لطیفہ سر کی طرف توجہ کرے اور محل اوسکا درمیان روح و
قلب کے ہے بعد اوسکے لطیفہ خفی کی طرف کہ محل اسکا مقدم دماغ ہے متوجہ
ہو بعد اوسکے اخفی کی طرف کہ فوق الدماغ ایک بالشت ہے مشغول ہو بعد
ان لطائف سے فراغت کے جمع اللطائف کو جاری کرے کہ تمام لطائف کا
جاری کرنا اس سے مقصود ہے بطور جمع الجمع اور تلاوت وجود کا ذکر کرے طریقہ
اسکا یہ ہے کہ سر سے پا تک ہر بن مو کو چاہیے کہ ذاکر اسم ذات تصور کرے
اسمین توجہ مرشد کی حاجت ہے اور اوسکی تحصیل مین یہ ذکر جاری ہوجائیگا۔
پھر شغل تنزیہہ کرے لا الٰہ الا ھو کو بغیر حبس دم کے کہ کے ھو خیال مین
افلاک سے بھی بالا کھینچ لے جائے اور خود کو بھی خیال کرے کہ مین بھی اس کے ساتھ
افلاک پر جا رہا ہون ایسا ہی تمام اوقات مین خیال قائم رکھے۔ یہانتک
کہ ملکہ ہوجاوے پھر نفی و اثبات کبیر کا ذکر کرے اسکا طریقہ یہ ہے کہ حبس دم کرکے
لا کو لطیفہ خفی تک کھینچ لیجاوے اور الٰہ کو لطیفہ روحی تک اوتار لاوے اور
ضرب الا اللہ کو دل پر لگا دے ابتداءً اسکو تین بار کرے اور زبان کو تالو مین
چسپان کر لیا کرے اور لا مین ماسوی کے نفی کا تصور کرے اور الا اللہ مین
اثبات ذات کا بہر کیف اس ذکر کو ایکیس بار تک زیادہ کرے پھر عدد کے
زیادہ کرنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ جسقدر ہوسکے لا کے مد کو زیادہ بڑھاتا
جائے پھر لا معبود الا اللہ کو خیال کرے پھر لا مقصود الا اللہ
کو تصور کرے بعد مدت کے لا موجود الا اللہ کے تصور مین مشغول
ہو اور اسقدر مشق ہوجاوے کہ وجود ممکنات کو نظر سے بالکل مرتفع کردے
اکثر سالکین حقیقت اس زمانہ مین ان مراتب تک سیر کرتے ہین بلکہ اب

ان مراتب کے سیر کرنے والے بھی نادر الوجود ہیں اور انکے بعد کے مراتب کی سیر بہت ہمت سے موقوف ہی خدا جسکو توفیق دیتا ہے خال خال آگے بڑھتے ہیں اسلیے تادب مرشدین کے لحاظ سے آگے کے مراتب ذکر نہین کیے گئے اور مطولات پر انکو محول رکھا جسکی ہمت زاید ہو اُسکو چاہیے کہ کتب اہل سلوک ملاحظہ کرے خاص کرکے ہمارے خاندان کے کتب سے اشغال مراقبہ مطلع الانوار رسالہ شطاریہ ۔ رسالہ حقیقة الاعیان ملاحظہ مین رکھے ؎

دررہ او می تراش و می خراش · تا دم آخر دمے غافل مباش

تنبیہ:۔ بہتر ہوگا کہ اوراد و اشغال کو اس طریقہ پر جو افضل الشمائل مین ذکر کیا گیا ہے پہلے کرے پھر اور کتب کی طرف مشغول ہو۔ اس کتاب مین مبتدی کے لیے کفایت اور منتہی کے لیے اعانت کے بقدر امور مذکور ہین اور انکے عمل کا حکم بھی ہمارے پیران عظام نے دیا ہے

طریقہ حضریہ

نماز تہجد مع تحیة الوضو و شکر القیام سے فراغت کرکے دو ۲ رکعت نفل پہلی رکعت مین محمد الرسول اللہ سورة تک دوسرے مین لایستوی سورة تک پڑھے بعدہٗ اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمدًا اَوْ خطاءً سِرًّا اَوْ علانیۃً و اتوب الیہ من الذنب الذی اعلم و من الذنب الذی لا اعلم و انت علام الغیوب لاحول و لاقوة الا باللہ العلی العظیم بعدہ تین بار یہ درود شریف اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة بعد اسکے یا سیدنا و شیخنا و مولنا عبدالقادر الجیلانی امددنی و اغثنی فی ایقاظ قلبی و انجاح حاجاتی ؎ وزور ہزن را یک دم ساختی ابدال حق · اے آنکہ دنیا و دین حال عالمی کردن اور یا محبوب آفاق سیدنا عبدالرزاق یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زابنائے جنس تین تین ۳ بار پڑھے اور بشرط حیات پیر دعائے سلامتی و رفع درجات ورنہ فاتحہ پیر کی روح کو

بخشے پھر بطریق جلسہ معہودہ حسب ذیل ذکر کرے

تعداد ۰ مدت

ذکر

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ ۱۰ بار ۲۵ دقیقہ

ضرب لگائے حسبی کی قلب پر کہ وہ بائین جانب ہے اور ربی کی
اُس جگہ پر جو مقابل قلب کے ہے داہنی جانب اور ضرب لگائے۔
کلمہ جل اللہ کے سامنے یعنے سر سینہ پر اور ضرب لگائے مافی کے
داہنی جانب اور قلبی کے قلب پر اور غیر اللہ کے سامنے اپنے اور
ضرب لگائے لا الہ الا اللہ اوسی طریقہ پر جو آگے بیان ہوگا۔

ھو الاول ھو الاخر ھو الظاھر ھو الباطن ۱۰۰ بار ۱۰ دقیقہ

ضرب لگائے کلمہ ہو الاول کو داہنی طرف اور کلمہ ہو الآخر کو بائین
طرف اور کلمہ ہو الظاہر کو سامنے اپنے اور کلمہ ہو الباطن سر سینہ پر

لا الہ الا اللہ بطرز معہودہ۔ ۳۰۰ بار ۸ دقیقہ

ابتدا کرے لا کو بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے جو بائین زانو پر رکھی ہے،
یا سر سینہ سے شروع کرے درصورت تنگی وقت اور فرصت کے
اور نزدیک بعضون کے ناف سے شروع کرے اور مد لا کا کھینچ کے
پہونچا دے داہنے کاندھے تک اور رکھے اُس جگہ لفظ الہ اور
ضرب لگائے الا اللہ اُس جگہ سے (یعنے کاندھے سے) قلب پر

ضرب لگائے الا اللہ کی قلب پر۔ ۴۰۰ بار ۷ دقیقہ

ضرب لگائے اسم اللہ کی داہنے کاندھے سے قلب پر ۶۰۰ بار ۸ دقیقہ

ضرب لگائے اسم محمدؐ کی داہنے کاندھے سے قلب پر کھڑے کھڑے ۱۰۰ بار ۲½ دقیقہ

ضرب لگائے اسم محمدؐ کی کاندھے سے قلب پر بیٹھے بیٹھے ۱۰۰ بار ۲½ دقیقہ

ضرب لگائے داہنی جانب اسم ابوبکرؓ کی پھر بائین جانب اسم عمرؓ کی پھر روبرو اسم عثمانؓ کی پھر سر سینہ پر اسم علیؓ کی ۱۱ بار ۲۰ ثانیہ

ضرب لگائے اسم حضرت امام حسنؓ کی داہنے جانب مقابل قلب کے اور اسم حسینؓ کی بائین جانب یعنے قلب پر اور اسم امیرالمومنین حضرت علیؓ کی سامنے اپنے اور اسم حضرت فاطمہؓ کی سر سینہ پر اور اسم حضرت پیغمبر خدا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دماغ پر۔ ۱۱ بار ۲۰ ثانیہ

بشرط فرصت مراقبہ بطرز معہودہ و سلطان الاذکار مین مشغول رہنا چاہیے۔ ابتدا اً پاس انفاس لا الہ الا اللہ پھر اللہ ہو پھر اللہ اللہ مع تصور معانی ملحوظ رکھنا چاہیے اور فنا فی الشیخ پھر فنا فی الرسول پھر فنا فی اللہ حاصل کرنا چاہیے۔

اقسام برزخ

جاننا چاہیے کہ پہلے ہر شغل کے معنی مرشد عالم کامل سے دریافت کرے اور تصور برزخ بھی معلوم کرے تاکہ تصور برزخ کے ساتھ ذکر کرے۔ برزخ کی تین قسمین ہین۔ برزخ صغرے تصور معشوق مجازی کو کہتے ہین۔ برزخ کبری تصور مرشد کو کہتے ہین۔ اگر مرشد نہو تو والد کا تصور بھی کیا جاسکتا ہے۔ برزخ اکبر تصور اسم ذات کو کہتے ہین۔ سونے یا چاندی کے رنگ سے لکھکے دل پر آویزان کرے اور اسکو دل پر منقش تصور کرے یا دل ہی پر اسکا نقش کرے نقش کے لام کشادہ رکھے تاکہ نور اسمین حاصل ہو۔

اقسام نور

جو نور کشف جب سے ظاہر ہو جس رنگ کا ہو وہ نور ابلیس و نور دنیا ہے اگر کوئی

مرد سپید پوش کُرتہ پہنے عصا و تسبیح ہاتھ مین لے کے دکھائی دیتا ہو تو وہ عزازیل ہے ۔ جو نور کتف راست سے پیدا ہو وہ نور ملک اور نور دین ہے اور سبز پوش سرخرو اگر جانب راست سے دکھائی دے تو وہ ملک ہی حفاظت کی غرض سے آیا ہے ۔ جس شے کے ظاہر ہونے مین دہشت ہو وہ نور شیطانی ہے اور جس کے ظاہر ہونے مین فرحت و شوق پیدا ہو وہ نور رحمانی ہے ۔ جو نور برابر چشم چپ کے پیدا ہو نور مرشد ہے ۔ اور جو نور برابر چشم راست کے پیدا ہو وہ نور محمدی ہے جو نور سامنے سے پیدا ہو نور روح ہے ۔ جو نور سینہ کی طرف سے پیدا ہو وہ نور ذات ہی اوسی کیطرف مصروف رہنا چاہیے اور غیر نور ذات کی جانب التفات نہ رکھنا چاہیے ۔

اقسام خطرات

خطرۂ رحمانی جسمین محبت و شوق اشتیاق طلب حق مین پیدا ہو ۔ خطرۂ ملکی ۔ جس سے تحریص عبادت و حسنات کی ہو ۔ خطرۂ شیطانی جس سے قصد معاصی مناہی و خلاف رضائے حق ذہن مین برانگیختہ ہو ۔ خطرۂ نفسانی شہوت و لذات اور حظوظ طبعی اور حرص وغیرہ صفات بشریہ پر مائل کراتا ہے ۔

آداب ذکر

جہان تک ہو سکے محل خالی ذکر کے لیے ہو آواز کسی کی نہ سنائی دے ظاہر و باطن طہارت کامل ادا کرنا چاہیے غسل خواہ وضو کر کے پاک کپڑے اور پاک جگہہ پر ذکر کرنا چاہیے ۔ خوشبو لگانا سلگانا ذکر کے وقت مناسب ہے چار زانو یا دو زانو بیٹھ کے روبقبلہ ہو کے دونون ہاتھ دونون زانوون پر رکھے ۔ بہتر ہے

کہ انگشت سبابہ کو حالت نفی مین پھیرا ئے اور حالت اثبات مین جھکا ئے
خالص نیت سے ذکر کرے مطلوب کو دل مین رکھے باہیبت عظمت وحرمت
ذکر کرے توجہ اسم الٰہی کی طرف کرے غیر اللہ کو دل سے نکالدے ۔

دل کی شکل

شکل دلکی صنوبری ہی کہ جو جانب چپ ہی اور مستقر روح حیوانی ہی منھ اُسکا بند ہے دو
سوراخ باریک اُسمین ہین ایک سوراخ اُسکا جانب علو ہے ذکر سے وہ سوراخ
کشادہ ہوتا ہے اندر اوسکے سات پہلو ہین اور ہر پہلو مین ایک گوہر ہے ۔
اوّل گوہر ذکر دوم گوہر عشق سوم گوہر محبت چہارم گوہر سر پنجم گوہر روح ششم گوہر
معرفت ہفتم گوہر فقر ۔ ان گوہرون کی وجہ سے دل کو گنج مخفی کہتے ہین ۔
خناس ایک شیطان ہے جو ان گوہرون پر موکل ہے مانند اژدہا کے
گرد دل کے گوہرون کو لپٹا ہوا ہے اور ایک سونڈھ خاردار پر زہر رکھتا ہے
جب حرام و نادرد طریقہ سے کھانا کھایا جاتا ہی تو اُسکو تقویت ہوتی ہی اور وہ اپنی سونڈ کو ہلاتا ہے
جس سے زہر دل مین سرایت کرتا ہے اور خطرات محبت فانی کے اور جملہ
افعال ذمیمہ کے دل مین عارض ہوتے ہین مگر جب سالک پاس انفاس
کرتا ہے خواہ ذکر جلی سے ہو یا خفی ہو تو قوت خناس ضعیف ہو جاتی ہے اور
تمام گوہر دل صاف و مصفی ہو کے اپنے صفات ظاہر کرتے ہین اور کید شیطانی
سے دل محفوظ ہو جاتا ہے ۔ پہلے گوہر ذکر ظاہر ہوتا ہے کہ تمام موجودات کا وجود
ایک ہو جاتا ہے انا معک اذا دعوتنی حاصل ہوتا ہے ؎

باش اے ذاکر مدام از تفرقہ دور	تا نشوی بذکر ظاہر مغرور
نفس و دل و روح تا نگردند یکے	واحد نشود ذاکر و ذکر و مذکور

بعدازان گوہر عشق ظاہر ہوتا ہے اُس سے شوق واشتیاق اور ورد نہانی خواہش والا پیدا ہوتی ہے بعد اس کے گوہر محبت ظاہر ہوتا ہے کہ رضا بالقضاء کا مؤید ہوتا ہے ہر حال مین مرضی مولا از ہمہ اولیٰ پیش نظر ہوجاتا ہے اوسکے بعد گوہر سر پیدا ہوتا ہے جس سے معرفت وارادات مواہب حاصل ہوتی ہے بعد اسکے گوہر روح ظاہر ہوتا ہے جس سے کوئی لحہ وساعت طاعت سے غفلت نہین ہوتی ہے - پھر گوہر معرفت ظاہر ہوتا ہے جو دکھائی دیتا ہے حضرت حق کی وجہ سے جو سنائی دیتا ہے حق کی آواز ہوتی ہے جو کہتا ہے حق کہتا ہے اُسکے بعد گوہر فقر ظاہر ہوتا ہے استغنا کامل حاصل ہوجاتا ہے اور فنا تمام ہوجاتی ہے اور قرب کلی حاصل ہوتا ہے شائبہ غیریت دور ہوجاتا ہے -

ذکر خاصہ عالیہ قادریہ

دوزانو قبلہ رو ہوکے بیٹھے لا الہ الا اللہ کو زانو راست پر درمیان زانو کے ضرب کرے اور ایک ضرب درمیان زانو کے اور ایک ضرب زانو چپ پر درمیان مین ضرب کرے اور ایک ضرب گٹے پر دست راست کے اور ایک ضرب ناف پر اور ایک ضرب گٹے پر جانب دست چپ کے اور ایک ضرب پستان راست پر اور ایک ضرب درمیان دونون پستان کے اور ایک ضرب زیر پستان چپ کرے اور ایک ضرب پہلو راست پر اور ایک ضرب پہلو چپ پر کرے بعدازان ایک ضرب پستان راست مین چھ انگشت کی بلندی پر کرے بعد اُسکے کتف راست پر ضرب کرے اور ایک ضرب مقام محمدی پر کرے اور ایک ضرب کتف چپ پر کرے ایک ضرب سامنے اور ایک ضرب پیچھے اور ایک ضرب اوپر اور ایک ضرب نیچے کرے اور صرف اثبات کی ضرب کرے

یعنے الا اللہ اور ہر مقام پر اللہ ہو کی بھی ضرب کرے اور صرف ہُو کی ضرب بھی کرے

شغل حیدری

اسکو نصاب کبوتری بھی کہتے ہین۔ صوفیہ کے نزدیک یہ ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے باشارہ روحانیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کیا ہے چونکہ لا الہ الا اللہ کے پورے تصور سے تاخیر ہوتی ہے اسواسطے اختصار کے طور پر لا الہ کی جگہہ لفظ ہاکو اور الا اللہ کی جگہہ ہو اور محمد رسول اللہ کی جگہہ ہی کو اختیار کیا ہے ہاکو ناف سے حبس کرے دل پر لاوے اور ام الدماغ تک پہونچائے اوس جگہہ تصور ہو کو کرکے پھر دل پر لاوے لفظ ہی کو تصور کرکے پھر شروع سے ناف مین ہاکو تصور کرے اور ام الدماغ پر ہو اور دل مین ہی کو تصور کرے بے حرکت لب اسی طرح عروج و نزول کرتا رہے برابر اسکا ورد جاری رکھے۔ آواز حضرت حق کا تصور کرے یہانتک کہ عالم کثرت سے عالم وحدت مین پہونچ جاوے گا اور بے مطرب آواز سُنے گا اور وسیلہ سے آواز وحدت کی مشاہدہ حق سے سرفراز ہوجاویگا اور بکمال شوق وجد مین زبان حال اوسکی گویا ہوگی سے

امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر ست
درحیرتم کہ وعدہ فردا برائے چیست

شغل غوثیہ

یہ شغل خاصہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ہے روبقبلہ پشت پائے راست کو شکم پائے چپ پر رکھے اور دونون ہاتھون کو دونون زانوؤن پر رکھے اور اُنگلیان کھلی رکھے تاکہ صورت لفظ اللہ کی پیدا ہوجاوے پھر سر کو زانو چپ کے

متصل کرکے انگشت وسطی دست چپ سے لاکو مد کے ساتھ کھینچے اور انگشت وسطی دست راست تک پہونچائے اوس جگہ لفظ الہ کو کتف راست تک پہونچا اور اُس جگہ لفظ الا اللہ کہتا ہوا دل پر ضرب لگائے اسکو تین بار یا گیارہ بار یا اکیس بار یا اکتالیس بار کہے اور الا اللہ کی ضرب جتنی زیادہ کرے اچھّا ہی اُسکو مربع بھی بیٹھ کے کرنا سراً وجہراً سب طرح روا ہے ۔

ذکر ارہ

یہ ذکر بھی خاص حضرت غوث صمدانی کا ہے دو زانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ زانو پر رکھے ہا کو کہتا ہوا سر ناف پر ضرب لگائے ہی کہتا ہوا ناف سے لیجا دے دل پر سے اس طرح کھینچے کہ سر و کمر و ناف و پشت سب برابر ہو جائین ۔ اور جس طرح لکڑی پر ارہ کھینچا جاتا ہے اس طرح دل پر یہ ضرب معلوم ہو بعض ہا ہی کے بجائے یا اللہ کے ضرب اسی طرح لگاتے ہین اس ضرب کا اثر بہت ہی

شغل حبس دم

چوزانو اس طرح کہ رگ کیماس پائے چپ کو انگشت پائے راست سے مضبوط و محکم پکڑے اور پشت سیدھی رکھے اور ہاتھ دونون دونون زانوؤن پر رکھے اور اس طرح بیٹھے کہ بال تک نہ ہلے ۔ بعد اس کے نفس کو روک کے زیر ناف سے جانب دل کے لائے اور ام الدماغ تک پہونچائے پانچ مرتبہ کلمۂ لا الہ الا اللہ فکر کے ساتھ تصور کرے بے حرکت زبان کے کہے بعد اسکے آہستگی کے ساتھ روزن راست بینی سے سانس چھوڑے اور سانس لیتے وقت ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہے ۔

دوسرا طریقہ

طریقۂ مذکورہ کو اختیار کرے اور قبض نفس کرتے وقت آنکھوں کو بند کرے اور لا محبوب الا اللہ دل مین لائے سانس سے اور آنکھ کھولے اور تصور لا موجود الا اللہ کرے اور سانس کو اس طرح نرمی و آہستگی سے قبض و بسط کرے کہ اگر روئی ہو تو نہ ہلے اس طرز کو کم سے کم پانچسو مرتبہ رفتہ رفتہ کرکے کہنے کی قوت پیدا ہو جاوے۔ اُسوقت روزن دل کشادہ ہو جاوے گا اور نور مشاہدہ ظاہر ہوگا۔

شغل حبس دم حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ

اس شغل کو قادریہ و چشتیہ دونون خاندان مین کرتے ہین اور اُسکو حضرت غوث پاکؒ نے عالم روحانی مین حضرت محبوب الٰہی کو ارشاد کیا ہے۔

جلسہ معہودہ فکر کے ساتھ نگاہ رکھے اور دم کو حبس کرے بےحرکت لب شغل مین مشغول ہو۔ پہلے اللہ حاضری کہے اور اینما تولوا فثم وجہ اللہ کا تصور کرے پھر اللہ ناظری کہے اور الم یعلم بان اللہ یری تصور کرے پھر اللہ شاہدی کہے اور وھو علی کل شیء شہید تصور کرے پھر اللہ معی کہے اور وھو معکم اینما کنتم تصور کرے پھر اللہ معی اور اللہ شاہدی اللہ ناظری اللہ حاضری کہتا ہوا عروج و نزول کرے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی سے ایسا ہی مذکور ہے۔

شغل سہ پایہ

اسکو خواجگان چشتیہ و قادریہ اور جمیع اہل اللہ کرتے ہین چاہیے کہ جلسہ معہودہ کو

نگاہ رکھے فکر کے ساتھ اور تصور سلطان محمودا اور سلطان نصیرا کرکے حبس دم کرے زیر ناف سے ام الدماغ تک پہونچائے اللہ سمیع کہتا ہوا ای بسمع کا تصور کرے اور پھر دل پر اللہ بصیر کہتا ہوا بی یبصر تصور کرے پھر ام الدماغ مین اللہ علیم کہتا ہوا بی ینطق تصور کرے پھر ام الدماغ مین اللہ علیم کہتا ہوا اور دل پر اللہ بصیر اور ناف پر اللہ سمیع کہتا ہوا اسیطرح عروج و نزول مین مشغول ہو۔ اُسکو اسقدر مشق کرے کہ پانچ سو مرتبہ کر سکتا ہو۔ اس جگہ سالک جب پہونچتا ہے تو کبھی جملہ خود ہوتا ہے اور کبھی جملہ او ہوجاتا ہے۔

ذکر حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہٗ

شغل مذکورہ ذیل کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سید صاحب کو تعلیم کیا ہے اور اجازت دی ہے اور تصور کرنے کو فرمایا ہے۔ یا حی کو ناف پر تصور کرے یا قیوم کو قلب پر تصور کرے یا خالص زیر پستان پر مقام روح تصور کرے یا مخلص کو مقام محمدی پر تصور کرے یا بدوح کو دماغ پر تصور کرے ایک سو گیارہ مرتبہ اسکو کرے۔

تعریف سلطان محمودا۔ نظر کو کھول کے ابرو و درمیان ابرو کے دیکھے خواہ صرف خواہ معہ تصور آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔

تعریف سلطان نصیرا۔ نظر کو ناک کے نتھنے پر جما کے خواہ صرف خواہ دل مین تصور اسم ذات کرے۔

حضرت شیخ المشائخ مولانا بہاء الدین دولت آبادی ارشاد فرماتے ہین کہ اسماء ذکر کی تین ۳ قسمین ہین۔ اسم جلالی۔ اسم جمالی اسم مشترک۔ پہلی اگر صفت رعونت و درستی و خودبینی اثر کرے تو اسم جلالی مین مشغول ہوتا آنکہ نفس مطیع و منقاد

ہوجاوے جیسا کہ یا قہار یا جبار یا متکبر بعد اُسکے اسم جمالی مین مشغول ہو جیسا کہ یا قدوس یا علیم بعد اُسکے اسم مشترک جیسا کہ یا سلام یا مؤمن یا مہیمن - اور اگر صفت انکسار و تواضع و خاکساری ہو تو اوّل اسم جمالی مین مشغول ہو بعد اُسکے اسم مشترک مین بعد اوسکے اسم جلالی مین یہانتک کہ دل مُصفا ہو جاوے اور دل مین ذکر قرار پکڑے - تمام اسما و صفات کے ذکر تک مقامات تلوین کے ہین اور وہ نود و نہ نام ہین اس کے بعد مقام تمکین ہے اور وہ ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے -

طالب حق اگر کوشش زائد کرے تو اُسکو چاہیے علاوہ مذکورۂ بالا کے اسماء حسنیٰ الٰہیہ کی سیر کرے اور اُسکی سیر کا مقصد یہ ہے کہ اُسکے ساتھ تخلق اور اُسکے ظہور کو ملاحظہ کرے اُسکے ذکرون مین مشغول ہو اُسکے واسطے ضروری ہے کہ اسماء حسنیٰ اور اُسکے معانی اور مختصر طریقہ ذکر اور اُسکے ساتھ تخلق کا بیان کیا جاوے بہت کم سالک ہین جو سیر اسماء کرتے ہین اللہ جسکو توفیق دے وہ اختیار کرے اور رہ درماندگان کو نہ بھولے -

ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو - وہ اللہ وہ ہے کہ معبود و محتاج الیہ نہین ہے مگر وہ موجود ہے علمائے حقائق و اہل معرفت کے نزدیک ھو اسم ہے اور مراد اُس سے ذات بحت ہے جو قید و بے قیدی دونون سے بالاتر ہے اور کسی عبارت سے ادا نہین ہو سکتا ہے - علمائے حقیقت کے نزدیک اسم ذاتی و اسم جمالی ہے حصول فنا کے لیے حرف ندا یا زیادہ کرکے یا ہو کا ذکر کیا جاوے اور اکڑون بیٹھ کے سرین زمین پر رکھ کے دونون ہاتھون سے زانوؤن کو حلقہ مین کرے اور یا ہو کو قلب کی آواز کے ساتھ نکالے اور شانہ تک لیجاوے اس جگہ سے اس لفظ ہو کی ضرب قلب پر لگاوے ایک ہزار بار روزانہ کرنا چاہیے بہتر وقت شب کا ہے -

عبد ھو وہ ہے جسمین صفات الٰہیہ جلوہ فرما ہون اور صفات بشریہ زائل ہو جاین اکتساب سے ایسا ہو سکتا ہے ۔ اللہ اسم اعظم ہے معبود حق کا علم ہے علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے قلب کی صفائی کی غرض سے سانس کے ساتھ اسکی ضرب لگائی جاتی ہے خواہ آواز کے ساتھ بالجہر ہو یا بالخفا سب صورتون سے اسکی ضرب قلب پر لگائی جاتی ہے ۔

عبد اللہ وہ ہے جسمین صفات کمالیہ ازل سے ظاہر ہون یہ اکتسابی نہین ہے درحقیقت عبد اللہ ایک ہی ذات ہے وہ ہمارے آقائے نامدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُنکے مظہر اتم حضرت عیسٰی ہین اور عبد اللہ سوائے اُنکے جتنے ہین سب اتباعاً عبد اللہ ہین ۔

لا الہ الا ہو کوئی معبود نہین ہے مگر وہ موجود ہے علمائے حقیقت کے نزدیک یہ بھی جمالی ہے محو غیریت کے لیے تین سو مرتبہ قلب پر ضرب لگائی جاوے ۔

عبد لا الہ الا ھو وہ شخص ہے جسمین شائبہ غیریت باقی نہ رہا ہو اور وحدت محض سے متصف ہو گیا ہو مخلوق سے متنفر فانی سے مانوس ہو ؎

کہ بچشمان دل مبین جز دوست ؏ ہر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست

؎ ز دریا موج گوناگون بر آمد ؏ ز بیچونی برنگ چون بر آمد

گہے در کسوت لیلیٰ فرو شد ؏ گہے در صورت مجنون بر آمد

؎ معنی لا الہ الا اللہ ؏ آن بود پیش عارف آگاہ

کانچہ خوانند مشرکانش خدا ؏ گرچہ باشد ز فرط جہل و عما

نیست در حقیقت الا حق ؏ کہ بود عین ہستی مطلق

جملہ معشوق ست عاشق پردہ ؏ زندہ معشوق ست عاشق مردہ

الرحمٰن الرحیم نعمت عطا کرنے والا رحمت کرنے والا یہ دونون

اسم جمالی ہین یائے ندا سے قلب پر اسکی ضرب لگائی جاتی ہے۔ غصہ و غضب دُور ہو جاتا ہے۔

عبدالرحمن وہ شخص ہے کہ جو تمام عالم کے لیے رحمت ہو یہ بھی مختص بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے البتہ اتباعًا عبدالرحمن ہونا ممکن ہے۔

عبدالرحیم جسکی رحمت و انعام متقین و پرہیزگارون کے ساتھ مخصوص ہو۔ جس شخص سے خدا کی رضامندی کے آثار ظاہر ہوتے ہون اُسپر اسکی عطا و بخشش ہو اور جس سے آثار انتقام و خشم الٰہی ہویدا ہون اُنسے اُسکو بھی بے تعلقی ہو۔

الملک صاحب جاہ و ملک بادشاہ حضرات علماے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے سنو بار نفس کو زیر کرنے کے لیے اسکی ضرب لگائی جاتی ہے۔

عبدالملک وہ ہے جسکی تحت تصرف ملک دُنیا کر دیا گیا ہو خدا کی قدرت کاملہ اُس سے ظاہر ہوتی ہو۔

القدوس پاکیزہ تر تمام نقائص سے بَری علماے حقیقت کے نزدیک جلالی ہی ہر نماز کے وقت ۱۳۱ بار ضرب لگانے سے محرمات شرعیہ سے اجتناب کی توفیق ہوجاتی ہی۔

عبدالقدوس وہ ہے جسکا قلب غیر سے منزہ ہو غیر کو رسائی نہو۔

السلام سلامتی کا سرچشمہ خود سلامتی اُس سے سلامتی ہے۔ جمالی ہے ۱۳۱ بار ضرب لگانے سے وساوس شیطانی سے نجات ملتی ہے۔

عبدالسلام وہ ہے جو تمام آفات ظاہر و باطن سے محفوظ رہے اور دوسرون کو محفوظ رکھے۔

المومن امن و امان عطا کرنے والا جمالی ہے جسقدر ہو سکے اصلاح نفس کے لیے اسکی ضرب لگائے۔

عبدالمومن جو عقاب و بلا سے محفوظ ہو اور شر شیطان سے مامون ہو۔

المھیمن ہر چیز کی نگاہداشت کرنے والا جمالی ہے ہر روز ایک ہزار بار پڑھے اور اگر چالیس۴۰ دن پہلے غسل کرکے پھر روبقبلہ ہوکے تین۳ بار درود اوّل و آخر پڑھکے ایک سو بار اس اسم کو پڑھے تو اسرار غیب منکشف ہونے لگین۔

عبد المھیمن جو مرتبہ مشاہدہ تک پہونچ گیا ہو اور ہر شے مین حفاظت الٰہیہ کا جلوہ دیکھے اپنی اور دوسرون کی ذات کا محافظ بن جاوے حقوق کا القا کرے

العزیز ہر شے پر غالب ہونے والا جمالی ہے اگر کم سے کم اکتالیس۴۱ بار ہر روز اسکی ضرب لگاسے تو نفس پر قابو حاصل ہو جاوے جسقدر زیادہ کرے فائدہ جلد پاوے۔

عبد العزیز وہ ہے جو مظہر عزت الٰہی ہو حوادث و کائنات پر اُسکو قبضہ ہو جاوے

الجبار شکستہ کو درست کرنے والا استوار کرنے والا حضرات علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے جمع خاطر کے لیے ۴۱ بار ضرب لگائے۔

عبد الجبار ہر شے کو درست کرے اور کمال کو پہونچائے۔

المتکبر بزرگی کا سزاوار اسکے صفات اُسکی ذات کے ساتھ ہمیشہ قائم و دائم اُس سے کبھی جدا نہین ہوسکتی ہین جلالی ہے قلب کی درستی کے لیے اسکا ضرب لگانا جسقدر ہو مفید ہے۔

عبد المتکبر جسمین خودنمائی نہ رہی ہو خدا کے روبرو متذلل و متخشع ہوگیا ہو۔

الخالق پیدا کرنے والا العدم سے وجود مین لانے والا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے بعد نماز ظہر ہر روز ہزار مرتبہ ضرب لگاسے تو عجائب امور حاصل ہوں اور علوم معرفت ملین اگر شب کو ذکر کرے تو قلب منور ہو جاوے۔

عبد الخالق وہ ہے جسکو بوجہ تجلی وصف خلق اندازہ صحیح تمام امور کا حاصل ہو اُسکا اندازہ تقدیر الٰہی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

البادی پیدا کرنے والا جسمین کوئی تفاوت نہو جمالی ہے سو بار اگر اسکی ضرب
قلب پر لگائی جاوے تو رنج و فساد طمع قلب سے دور ہو جاوے اگر طبیب
اسکو مدام پڑھے تو اُسکو دست شفا حاصل ہو جاوے ۔ مجرب ہے ۔
عبد البادی وہ ہے جسکا علم تفاوت و اختلاف سے پاک ہو اور اُس کے کام
نہایت عدل و انصاف کے ساتھ بلا تنافر ہوں ۔
المصور ہر شئے کو اُسکے مناسب صورت بخشنے والا علمائے حقیقت کے
نزدیک جلالی ہے صحت تصور اور حصول فن کے لیے لا الہ الا ھو المصور
کا ذکر کیا جاوے چوزانو بیٹھ کے پاؤن کے انگوٹھون سے رگ کیماس کہ جو گھٹنے
کے نیچے سے پکڑے اور دونون ہاتھ زانو پر رکھ کے کہ بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے
داہنے ہاتھ کی چھنگلیا تک لائے وہان سے شانہ تک اُسکو بجاوے وہان سے
ہو المصور کی ضرب قلب پر لائے اور پھر مصور کی ضرب کی ۔ وہان سے
تکرار کرے برابر مصور مصور کی ضرب قلب پر لگاتا رہے ۔
عبد المصور جو تصور کرے وہ صحیح ہو جو اُسکا تصور ہو وہی ظاہر ہو
الغفار بڑا بخشنے والا جمالی ہے بعد نماز جمعہ سو بار پڑھے بہ نیت حصول مغفرت
اسی طرح بعد نصف لیل آسمان کی طرف رُخ کر کے سو مرتبہ پڑھے ۔
دونون صورتون مین حرف ندا زیادہ کرے یا غفار یا غفار پڑھنا چاہیے
عبد الغفار وہ ہے جو قصور وارون کی خطائین معاف کرے اور عیب پوشی کرے
القہار تمام خلائق پر غالب ہے جمالی ہے علمائے حقیقت کے نزدیک
ایک سو چالیس بار ضرب لگانے سے نفس مقہور ہوتا ہے اور مقام ایثار حاصل ہوتا ہے
عبد القہار وہ شخص ہے کہ موید من اللہ ہونے کے باعث اپنے نفس پر قابو رکھے
اسکو اپنے دشمنون پر غلبہ حاصل ہو اوسکی تاثیر دوسرون پر ہو اور اُسپر کوئی تاثیر نہ کر سکے

الوھاب بڑا بخشش کرنے والا جمالی ہے ستر بار شرح صدر کے لیے ضرب لگائی جاوے
عبدالوھاب جو پائے شے بغیر اس کے کہ اس کے عوض کا خواہان ہو۔
الرزاق روزی دینے والا منافع بخشنے والا جمالی ہے بلندی ہمت اور حصول نور اور وسعت اندرون کے لیے ایک سو گیارہ بار پڑھنا چاہیے بطریق ضرب
عبدالرزاق جس پر در ہائے رزق کشادہ ہون اور وہ بیدریغ دوسرونکو دیتا ہو ہر قسم کے برکات دلمین اُس سے مخلوق کو پہونچین۔
الفتاح کھولنے والا ابواب بندگان کا جمالی ہے عشق حقیقی قلب مین حاصل ہونے کی غرض سے ستر بار ضرب لگانا چاہیے۔
عبدالفتاح جسپر اسرار فتوحات اللہ نے کھولدیے ہون اور وہ دوسرون پر کھولے۔
العلیم اچھی طرح جاننے والا ہر شے کا نزدیک علمائے حقیقت کے جمالی ہے کشف قبور و کشود باطنی کے لیے بصیر و سمیع کے ساتھ اسکی ضرب لگائی جاتی ہے۔
عبدالعلیم اللہ نے اسکو علم کشفی عطا کیا ہو بلا کسب کے اور اُسکو نور قدسی ملا ہو۔
القابض پکڑنے والا جلالی ہے اکیس ۲۱ روز ایک سو اسی ۱۸۰ مرتبہ برائے دفع مکائد اعدا پڑھا جاوے اور انضباط عادات و معمولات کے لیے وقت معین کرکے ہر روز تیجالیس ۴۰ چالیس ۴۰ بار ضرب لگائے۔
عبدالقابض جسکو اللہ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو اور وہ اپنے نفس پر قابض ہو اور دوسرون کو قبضہ مین رکھے ظلم و ستم نہ کرنے دے بلکہ ہر مضر سے باز رکھے۔
الباسط کشادگی والا اور فراخی دینے والا جمالی ہے فراخی پانے کے لیے بعد ہر نماز کے گیارہ بار پڑھے اور اگر ہر صبح ہاتھ اٹھا کے بطریق دعا کے حرف یا کو اضافہ کرکے دس بار پڑھے اور دونون ہاتھون کو منھ پر ملے تو غیر اللہ کے روبرو حاجت لے جانے سے محفوظ رہے۔

عبدالباسط جسکی وجہ سے مخلوق خدا کے عقدۂ لاینحل کشادہ ہوں اور کاربراری ہو
الخافض جھکانے والا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے ہر روز چالیس بار
ضرب لگائی جاوے تو تکبر نفس دفع ہو جاوے -
عبدالخافض وہ ہے کہ غایت فروتنی اسمین ہو -
الرافع بلند کرنے والا اجمالی ہے جو حصول مقامات عالیہ کی غرض سے
آدھی رات کو ضرب لگاوے -
عبدالرافع بلند حوصلہ ہو کہ اوسکی نظر میں کوئی شے بلند نہو مقصود اوسکا
وصال ذاتی ہو جس مرتبہ پر پہونچے اس سے اعلی مرتبہ کا خواہان ہو -
المعز عزت دینے والا اجمالی ہے ہر امر مرتبہ ہر حاجت کے لیے پڑھا جاتا ہے -
عبدالمعز جسمین تجلی عزت حق کی ظاہر ہو اور اولیاء اللہ مین محترم ہو -
المذل خوار و ذلیل کرنے والا اجمالی ہے سو بار ہر شب نفس کو شکستہ کرنے
کے لیے پڑھے -
عبدالمذل جو مظہر اذلال ہو اور دشمنون کو ذلیل و خوار کرتا ہے -
السمیع خوب سننے والا اشتراک ہے اسم البصیر کے ساتھ اسکی ضرب کرنا چاہیے
اس طور پر کہ بدون حرکت زبان کے تصور خیالی مین یا سمیع کو ناف کے
اندر سے ضرب کرے اور اسی طرح کلمۂ یا بصیر قلب کے اندر اور یا علیم
دماغ کے اندر پھر یا علیم دماغ کے اندر اور یا بصیر درون قلب مین اور یا سمیع
درون ناف مین اس نزول و صعود کے ساتھ ایک سو گیارہ مرتبہ یا گیارہ مرتبہ
ذکر کرے کشف قلوب و قبور حاصل ہو اور امور اسرار غیبی منکشف ہون اور
مستجاب الدعوات ہونے کے لیے بعد نماز صبح کے پڑھے اور شروع
کرے پنجشنبہ کے دن سے -

عبدالسمیع وہ ہے جسپر اس اسم سے شان متجلی ہو اور سمع و بصر حق سے وہ اشیار کو دیکھے اور سنے۔

البصیر خوب دیکھنے والا مشترک ہے درمیان سنت فجر و فرض کے سو مرتبہ پڑھنے سے بندگان خاص مین خداوند عالم کے شمار ہوتا ہے۔

عبدالبصیر مثل عبدالسمیع کے ہے دونون صفات کی تجلی ساتھ ہی ہوتی ہے۔

الحکم فرمان فرمائے ہر چیز صاحب قدرت و اختیار علمائے حقیقت کے نزدیک اسم جلالی ہے معارف و حقائق کی اصلاح کے لیے جہان تک اسکی ضرب کی جاوے بہتر ہے۔

عبدالحکم جس کے زیر فرمان تمام اشیار ہون بقدرت حضرت حق جو چاہے کرے

اولیا را ہست قدرت از الٰہ

ترجمہ باز گردانند ز راہ

العدل انصاف کرنے والا اور خوب برابر کرنے والا ہر شے کا جلالی ہے الغرض معارف عادات کے لیے اسکی ضرب جہانتک کی جاوے بہتر ہے۔

عبدالعدل جسکی سرشت مین عدل و انصاف ہو اور کسی پر تعدی نہ کرے اور عدل کی نگہداشت کرے مستحق کو حق پہونچائے۔

اللطیف مہربانی کرنے والا پاکیزہ جلالی ہے علمائے حقیقت کے نزدیک نرمی دل اور صفائی کے لیے ستر بار ہر شب مین قلب پر ضرب لگائے۔

عبداللطیف کہ جو لطف و مہربانی بندگان خدا کے لیے کرے اور موانہ لطف الٰہی سے آگاہ ہو اور مشیت اللہ کی اسکے موافق کاربند رہے۔

الخبیر اچھی طرح آگاہ علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے کشف اسرار کی غرض سے ایک سو ستر بار و ثلث آخر شب مین ضرب لگائے۔

عبدالخبیر وہ ہے جسکو حق تعالیٰ نے اپنے علم خاص سے علم حقائق اشیاء دیا ہو۔
الحلیم بردبار تحمل کرنے والا۔ جلد غصہ نہ کرنے والا اکو الف معرفت کے استقرار
کرنے کی غرض سے اکثر بار ضرب لگائے علمائے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے۔
عبدالحلیم قصورداروں کو سزا دینے مین عجلت نہ کرے اذیت پر متحمل و بردبار رہے۔
العظیم بڑا عظمت والا مشترک ہے برائے حصول عظمت و مناصب و مقامات
بعد ظہر سو بار ضرب لگائے۔
عبدالعظیم جسپر عظمت اللہ متجلی ہو متوقر ہو۔
الغفور معاف کرنے والا گناہون کا اور خطاؤن کا بخشنے والا جمالی ہے
دل مین نرمی و رحمت پیدا کرنے کی غرض سے اکثر بار ضرب لگانا چاہیے۔
عبدالغفور وہ ہے جو بہت خطاؤن کو بخشنے والا اور زجر کرکے درست کرنیوالا ہو
الشکور دینے والا حمد و ثنا پر جمالی ہے برائے قبول اشغال اور تعجیل تاثیر
بر قلب ہر روز اور ہر شب سو بار قلب پر ضرب لگانا چاہیے۔
عبدالشکور ہر نعمت کا شکر بجالائے اور ہمیشہ شکر گذاری کرے اور ہر حالت
کو نعمت سمجھے ؎

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے
نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

العلی برتر اور بلند جلالی ہے اکتالیس بار بجہرت ندا ضرب لگائے مقامات بلند پاوے
عبدالعلی جسکی قدر و منزلت بلند ہو اور روز بروز بلندی و برتری ہوتی جاتی
الکبیر از خود بلند و بزرگ جلالی ہے۔
عبدالکبیر جسکو فضل خدا سے بزرگی و برتری عطا ہوئی ہو۔
الحفیظ نگاہداشت کرنے والا جمالی ہے برائے تقویت حافظہ نگاہداشت

قلب خصوصاً خطرات کفریہ سے حفاظت قلب کے لیے ستّو بار ہر روز [illegible]
ساٹھ بار اوّل و آخر درود شریف بعد نماز پنجگانہ کے پڑھے۔

عبدالحفیظ وہ ہے جسکو اللہ نے اپنی حفظ و امان میں لے لیا ہو اُس کے افعال و اقوال احوال خواطر ظواہر بواطن سے بدی و نقصان کو نکال ڈالا ہو سنے پاسے۔

المقیت ہر شخص کو قوت دینے والا اسے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے استغناء از غیر کے لیے بعد اذکار کے سو بار اس کی ضرب لگانا چاہئے۔

عبدالمقیت جو حاجت خلق سے واقف ہو اور ان کی انجاح حاجات کا ذریعہ کر دیا ہو۔

الحسیب شمار کرنے والا نگاہ رکھنے والا اسکو پڑھا ہے برائے جمع خاطر صحیح اور ازالہ خطرات فاسدہ اکتالیس بار ہر روز پڑھتے۔

عبدالحسیب وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا ہے اور ایک دم بھی رائیگان نہ جانے دے۔

الجلیل جلالت و بزرگی والا صاحب ہیبت اور قوی الحجۃ جلالی ہے حصول وقار کے لیے اکثر بار ضرب لگائے۔

عبدالجلیل سے ہر شے ترساں رہے بوجہ تجلی اسم جلیل کے۔

الکریم کرم و کرامت والا علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے برائے شرح صدر وحصول وصف صفا ہر روز و شب ایک سو گیارہ بار ضرب لگائے۔

عبدالکریم جسکو اللہ نے جود و سخا کے ساتھ متصف کیا ہو حقیقت عبودیت اُس سے ظاہر ہوتی ہو۔

الرقیب۔ نگاہداشت رکھنے والا معنے اس کے بہت ہیں علمائے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے بوقت نیم شب ستّو بار ضرب کرنے سے دعوت حق کی

اجابت داطاعت کی توفیق ہوجاتی ہے۔
عبدالرقیب جسپین تجلی اسم رقیب کی ہوموافق معانی مختلفہ۔
المجیب دعا وسوال کو قبول کرنے والا علمائے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے شر نفس وشیطان کی حفاظت کے لیے ایک سو ایک بار بعد نصف شب کے ضرب لگانا ہے۔
عبدالمجیب جو مطیع ومنقاد اوامر الٰہیہ اور دعوات حقہ کا ہو۔
الواسع وسعت دینے والا وسیع صفات وافعال کا جسپین رحمت بھی ہے علمائے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے بعد ظہر ہر روز اکاسی بار برائے کشادگی دل ضرب لگا
عبدالواسع جو سب سے وسیع مراتب کا ہو اور مستحق کو دیکھ کے فضل وکرم سے باز نہ رہے
الحکیم حکمت والا ازلی اور نگاہداری کا سرچشمہ جمالی ہے کفایت مہات اور نفس پر قابو پانے کی غرض سے بہت ضرب لگانا چاہیے۔
عبدالحکیم جو حقائق اشیا کو باعلام حضرت حق جانتا ہو اور درستی عمل کی توفیق اسکو دی گئی ہو فساد اسکے عمل مین نہو۔
الودود بہت دوست رکھنے والا محبت کرنے والا جمالی ہے عشق پیدا کرنے کی غرض سے ہر رات ہزار بار ضرب لگانا چاہیے۔
عبدالودود۔ جسکو خدا کی محبت کامل طور پر ہو اور اسکے دوستون کی محبت اسکے دل مین جاگزین ہو اور اسکی محبت ہر دل مین ہو۔
المجید بزرگی اور بزرگی عطا کرنے والا مشترک ہے ہر روز چالیس مرتبہ حصول بزرگی کے لیے پڑھا جاتا ہے۔
عبدالمجید جسکو اللہ نے بہت سے مراتب کے ساتھ متصف کردیا ہو۔
الباعث۔ اٹھانے والا آمادہ کرنے والا علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے

برائے تقویت روح واستعداد ذکر ہر روز سو بار ضرب لگانا چاہیے۔

عبدالباعث جسکا دل زندہ ہو اور بعد مرنے کے حیات حقیقۃً حاصل ہو۔

الشہید حاضر و ناظر و ظاہر ہونے والا اشتراک ہی ایکسو بار ہر شب بغرض حصول شہود ضرب کریں

عبدالشہید جو مشاہدہ حق کرے اور اسکو شاہد ہر شے کا سمجھے۔

الحق ثابت ہونے والا اسم ذاتی ہے علماے حقیقت کے نزدیک ہر شب
ایک ہزار بار دل سے غیر کے خیال کو دور کرنے کی غرض سے ہر شب ضرب کرنا چاہیے

عبدالحق جسپر اس اسم سے اللہ نے تجلی کی اور ہر شے کو کما حقہ مطابق واقعہ کے
اسپر منکشف کر دیا باطل کا شائبہ بھی اسکے دل سے دور ہو گیا۔

الوکیل تمام امور مخلوقات کے اسپر محول ہیں جلالی ہے غرور نفس سے حفاظت
کے لیے ہر روز ہر شب ایک ہزار مرتبہ ضرب کرنا چاہیے۔

عبدالوکیل وہ ہے جسکو مشاہدہ حضرت حق ہو بصورت اسباب اور
تمام اسباب اسکی نظر سے منقطع ہوں۔

القوی تمام امور کر سکتا ہے جلالی ہے عبادت پر قوت حاصل کرنے اور
منصب عظیم پانے کی غرض سے ہر روز سو مرتبہ ضرب کرنا چاہیے۔

عبدالقوی جسکا حضرت حق سے قوت قہر نفس پر حاصل ہو اور عبد وہ اس پر رہے

المتین محکم اور استوار ہونے والا جلالی ہے۔ ہر شب اذکار و افکار کی درستی
کی غرض سے ستر بار ضرب کرے۔

عبدالمتین جو بیداری میں درست ہو اور اوقات اسکے فریب شیطانیہ
سے پاک ہیں۔

الولی مددگار دوست ہونے والا مالک و مختار ہونے والا دوست رکھنے والا جمالی
ہے ایکسو چالیس بار ہر روز حصول قوت زہر نفس پر ضرب لگائے۔

عبد الولی [illegible] کا ان خاص سے کیا ہو اور اسنے خدا کو اپنی نظر پیدا کر لیا ہو اس سے غیر خدا محو ہو گیا ہے اور وہ وسیلہ درمیان خالق و مخلوق کے ہو گیا ہو۔

الحمید وہ ستودہ ہے افعال و صفات و ذات سب مین جمالی ہے برائے تحسین اخلاق ہر شب سو بار ضرب کرنا چاہیے۔

عبدالحمید جسپر صفات حمیدہ الٰہیہ تجلی ہون۔

المحصی تمام سب کو احاطہ کیے ہوئے بے شریک ہے انضباط اوقات کے لیے ہر روز ننانوے بار ضرب لگائے۔

عبدالمحصی جسپر اسم محصی متجلی ہو تمام امور کو انکشاف کرتا ہو۔

المبدی عدم سے وجود مین لانے والا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے براے نزول معرفت ہزار بار ضرب کرے۔

عبدالمبدی جسپر اظہار واقعات ازلی کا ہو اور قدرت الٰہیہ کی وساطت سے جو چاہے کرے باوجود اسکے اخفا حال کا پورے طور پر اسکی قدرت مین ہو۔

المعید پھر سے لانیوالا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے محاسن اخلاق کے استکمال کی غرض سے ہر روز ہزار بار ضرب لگائے۔

عبدالمعید جسکو اگرچہ قدرت زائل شدہ امور کی حاصل ہو مگر کسی شے کو پھر لوٹانا اور مرے ہوئے کو فوراً زندہ کر لینا یہ صاحب قدرت کے لیے زیبا نہین ہے

المحیی زندہ کرنے والا حیات بخشنے والا جمالی ہے براے تقویت روح و دفع غلبۂ نفس طہارت کاملہ کے ساتھ ہر روز ہزار بار ضرب لگائے۔

عبدالمحیی جسکا دل زندہ اور قدرت رکھنے والا ہو اور مردون کو زندہ کرے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

المميت نابید کرنے والا اور محو کرنے والا علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے نفس امارہ مارنے کے لیے ہر روز ہزار بار ضرب لگائے نفس مطمئنہ ہو جاویگا۔

عبدالمميت جس نے اپنے نفس کو مار دیا ہو اور اسکا نفس غضب و شہوات سے پاک ہو گیا ہو۔

الحی زندہ جمالی ہے حصول زندگی کے لیے [illegible] ہر روز ضرب لگانا چاہیئے

عبدالحی وہ ہے جسپر اس اسم کی تجلی [illegible] اسکو میسر ہو جائے۔

القیوم ہر شے کو باقی رکھنے والا ہر شے کو [illegible] سب [illegible] رکھنے والا برائے حصول قوت التصرف ہر شے [illegible] پڑھے۔

عبدالقیوم جسکو خلق اللہ کے کاموں کو سر انجام دینے کی قوت حاصل ہو۔

الواجد ہر شے کو پا لینے والا ہر شے سے بے نیاز اور توانا جمالی ہے علمائے حقیقت کے نزدیک غیر اللہ سے بے پرواہی کے لیے نصف شب کے بعد پانسو مرتبہ پڑھے۔

عبدالواجد جو ہر موجود میں وجود حقیقی کو حاصل کر کے سب سے مستغنی ہو جائے۔

الماجد بزرگ ہونے والا بزرگی دینے والا علمائے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے برائے ترقی مراتب عرفان ستر بار ہر روز ضرب لگانا چاہیے۔

عبدالماجد جو ظہور اوصاف الٰہیہ پر مشرف ہو مظہر ان اوصاف کا ہو جاوے۔

الواحد یکتا و بے مثل مشترک ہے برائے حصول تجرد ضرب لگانا چاہیے برائے دفع خوف غیر اللہ ہر روز ہزار بار ضرب لگائی جاوے تو یہ اسم جمالی ہوگا اور اگر حصول ملاقات ملائکہ کے لیے خلوت میں چالیس دن ہزار ہزار بار پڑھے تو اس طرح یہ جلالی ہے۔

عبدالواحد حضرت احدیت تک [illegible]

الاحد یکتا ہے جمالی ہے اور [illegible] کر دس بار [illegible]

سمجھیں کبھی غیر کا محتاج نہ ہوگا -
عبد الاحد [illegible] وقت صاحب مان قطبیت کبریٰ پر فائز ہو -
الصمد - بے نیاز و بیباک سردار علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے سو بار
برائے حصول استغنا از غیر ہر روز ضرب لگانا چاہیے -
عبد الصمد محل نظر خدا ہے یہ بھی خصائص نبوت سے ہے -
القادر - قدرت رکھنے والا جمالی ہے برائے حصول قوت طاعت ہر روز
سو بار ضرب لگاوے -
عبد القادر - تمام مقدورات مین قدرت حق مشاہدہ کرے اور اوس
قدرت حق کا مشاہدہ ہو -
المقتدر - پیدا کرنیوالا توانائی رکھنے والا جمالی ہی برائے دفع شر نفس
ہر شب ایک ہزار بار ضرب لگاوے -
عبد المقتدر - مثل عبد القادر کے ہے -
المقدم - ہر شے کے آگے ہر چیز کو آگے لانیوالا علماے حقیقت کے نزدیک
جمالی ہے برائے حصول قدرت بجا آوری طاعت ہر روز سو بار ضرب لگاوے -
عبد المقدم - جسکو خدا نے تقدم مخلوقات مین عطا کیا ہو اور اوس سے
اس صفت کا ظہور ہو -
المؤخر - دیر کرنیوالا و پیچھے لانیوالا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے دفع
مضرات نفس کے لیے [illegible] بار بوقت زوال پڑھنا چاہیے -
عبد المؤخر جو اپنی خودی سے پاک ہوگیا ہو اور وجود حضرت حق سے باقی
ہو [illegible] ذات خدا کو [illegible] سے نہ کرتا ہو دوسروں کو تعدی سے باز رکھے -
الاول - آگے آنیوالا جمالی ہے جو کہ باتون پر مستعد ہونیکی غرض سے ہر [illegible]

بعد حرف ندا کے ساتھ بیس مرتبہ پڑھے۔

عبدالاول - جو فضیلت و اولیت حضرت حق کو نگاہ رکھے اور طاعات وخیرات میں ہمسروں سے سابق رہے۔

الاخر - بعد ہونیوالا یہ اسم شل موخر کے ... ہو۔

عبدالاخر - جو آخریت حضرت حق ملحوظ رکھے اور خود اپنے تعین کو فنا کردے اور وفات معنوی حاصل ہو جاوے صرف وفات صوری باقی رہے جو زندگی سے بہتر ہوگی۔

الظاہر - نمودار ہونیوالا مشترک برائے مشاہد قلبی سو بار روز ضرب کرنا چاہیے

عبدالظاہر - جسپر احوال ظاہر غالب ہوں کشف سے اسم ظاہر اوسکو بخوبی ہو

الباطن - پوشیدہ رکھنے والا مشترک ہے برائے حصول اسرار بعد نماز فجر ہر روز ایک سو ستر مرتبہ ضرب لگانا چاہیے۔

عبدالباطن - احوال اوسکے پوشیدہ ہوں دعوت اوسکی باطنی ہو اور کمالات پر ظاہر دلالت نہ کرتا ہو۔

الوالی - دوست رکھنے والا یا تصرف کرنے والا مشترک ہے برائے تسخیر نفس ہر روز ایک سو دس بار ضرب کرنا چاہیے۔

عبدالوالی - مظہر اسم والی ہو۔ ... سے نصرت پر فائز ہو اور عدالت حق قائم وجاری رکھے۔

المتعالی - برتر علمائے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے برائے علو کے مراتب عشق و تنزیہ انہم تلوثیات دنیا ہر روز یک سو ایک بار ضرب لگانا چاہیے۔

عبدالمتعالی - جسکو ایک مرتبہ پر قرار نہو بلکہ ترقی درجات کرتا ہو اور ہمت بلند ہو۔

البر۔ جو نیکی کرے اور جزا اسکی خیر بہت جانے ہے ہر روز بلا تعین وقت برائے
درستی احوال سو بار ضرب کرے۔

عبد البر۔ سیرت و صورت میں تمام اقسام بر و احسان کے ساتھ متصف ہو

التواب۔ توبہ بندگان قبول کرنیوالا یا عذر قبول کرنیوالا اجمالی ہے ایک
سو بار ضرب لگانا اچھے حصول دنیا کے لیے مفید ہے۔

عبد التواب۔ وہ بندہ جو حضرت حق کی جانب رجوع کرے اور نفس و خلق کے
جانب سے ترک کرے اور عذر خواہی ہو توبہ کرنے والی کی قبول کرے۔

المنتقم۔ سزا دینے والا انتقام لینے والا اجمالی ہے برائے دفع شر نفس ہر روز ہزار
بار ضرب لگائے۔

عبد المنتقم۔ وہ ہے جو اقامت حدود و قصاص بندوں میں کرے
موافق حکم شرع کے۔

العفو۔ گستاخوں کو معاف کرنے والا درگذر کرنیوالا اجمالی ہے غیظ و غضب کی آگ
کو بجھانے کے لیے درمیان مغرب و عشا کے ہر روز سو بار ضرب لگائے۔

عبد العفو۔ جو بندگان خدا سے عزم انتقام نہ رکھے اور خیر خواہی کرے۔

الرؤف۔ عفو کرنے والا اجمالی ہے گناہوں سے نجات پانے کے لیے ہر روز چالیس
بار ضرب لگانا چاہیے۔

عبد الرؤف۔ جو مظہر رافت و رحمت ہو خیر خواہی بندگان خدا کرے بجز
حدود شرعی کے کسی کے قصور کا مواخذہ نہ کرے بلکہ اپنے اوپر ظلم کرنیوالے کی بھی اصلاح
کرے۔

مالک الملک۔ بادشاہ و سردار بعض روایات میں ملک الملک بھی آیا ہے
مقصد یہ ہے کہ ہر کون و مکان والا مکان اوسکے تحت تصرف و ملک میں ہیں جانی

ہے علماے حقیقت کے نزدیک ہر روز بطریق دائرہ سو بار ضرب لگائی جاوے نفس وہوا وہوس اور عقل پر غلبہ حاصل ہوجاویگا۔

عبد مالک الملک۔ جو مشاہد مالکیت حضرت حق کرے اور بواسطہ اوسکے خود ملک وقدرت حاصل ہو سب کو اوسکے عبودیت کی دعوت دے۔

ذوالجلال والاکرام۔ صاحب عظمت وکبریائی علمای حقیقت کے نزدیک جمالی ہے براے کشود علم غیب وکشف قلوب وقبور ہزار بار ہر شب کسی وقت پڑھے

عبد ذی الجلال والاکرام۔ صاحب جلالت وعظمت سب سے بے نیاز اوسپر صفت مذکورہ حضرت حق متجلی ہو کہ دوسرونکی نظرین بھی غلبۂ عظمت وجلال اوسکا ہویدا ہو۔

الرب۔ پالنے والا مالک سردار جمالی ہے براے حفظ اوقات وفتوح اسرار سو بار ضرب لگائی جاوے۔

عبد الرب جسمین صفت ربوبیت متجلی ہو تمام مخلوقات زیر تربیت اوسکے ہو

المقسط۔ اداے حق کرنیوالا عادل ومنصف جلالی ہے براے دفع وساوس ہر روز سو بار پڑھے اور براے تسکین قلب سو بار پڑھے۔

عبد المقسط۔ ہر ذی حق کو حق پہونچاے۔

الجامع۔ فراہم کرنیوالا علماے حقیقت کے نزدیک جلالی ہے براے دفع انتشار خاطر وحصول جمعیت خاطر ہر روز سو بار ضرب لگانا چاہیے۔

عبد الجامع جسمین صفات واسمار کی جمعیت حاصل ہوا ور مظہر جمیع صفات ہو

الغنی۔ بے نیاز اسم مشترک ہے براے حصول بے نیازی ہر روز سو بار ضرب لگاے۔

عبد الغنی۔ جو خلائق سے بے نیاز ہوگیا ہو اور خلائق اوسکی طرف متوجہ ہ

المغنی - بے نیاز کرنے والا جمالی ہے ہر روز اگر اسم غنی کے ساتھ ضرب لگائے اثر جلد ہو -
عبد المغنی - جو کسی جانب التفات نہ کرے بجز حضرت حق اور تصرف بے نیازی اوس سے ظاہر ہو -
المعطی - دینے والا جمالی ہے ہر روز ہزار بار برائے حصول سخاوت و افاضہ ضرب لگانا چاہیے -
عبد المعطی - جو خلق خدا کو نفع پہونچاوے اور خیر اوس سے حاصل ہو -
المانع - باز رکھنے والا جلالی ہے انضباط اوقات کے لیے ضرب لگائی جاتی ہے
عبد المانع - وہ ہے جسکو ضرر مالی و جانی نہ پہونچے خود بخود دفع ہو -
الضار - ضرر پہونچانیوالا جلالی ہے بغیر اسم نافع کے اسکی ضرب نہ لگانا چاہیے فتوح علوم و معارف اور نفس کشی کے لیے ہر روز اکتالیس بار ضرب لگادے
عبد الضار - جس سے بجز ضرر کے دوسری شئی ظاہر نہو مثل عبد المضل کے
النافع - نفع و خیر پہونچانیوالا جمالی ہے اشغال و اذکار کے مفید ہونیکی غرض سے ضرب لگائی جاوے -
عبد النافع - خلق کو بجز نفع کے نقصان اوس سے نہو اگرچہ صورت مین نقصان ہو جیسے خضر علیہ السلام نے قتل نفس ذکی کیا -
النور - روشنی روشن روشنی کرنیوالا جمالی ہے ہر روز سو بار قلب منور ہونیکی غرض سے ضرب لگاوے -
عبد النور - جو مظہر اسم نور ہو اوسپر علب اشیاء منکشف ہون علم صحیح حاصل ہو اور راہ سکا افاضہ کرے -
الھادی - ہدایت کرنیوالا راہ دکھانیوالا راہ پر پہونچانیوالا مقصود دلانیوالا

جمالی ہے ہر روز نہ ہزار بار ضرب لگائی جاتی ہے وصف ہدایت پیدا ہو جاتا ہے۔

عبدالہادی - جو مظہر ہدایت ہو جو اوس سے سرزد ہو وہ محض ہدایت خلق کے لیے ہو۔

البدیع - ایجاد کرنے والا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے بعد نماز کشف قلب و تصرف قلبی کے لیے ستر بار ضرب لگائی جاتی ہے۔

عبدالبدیع - وہ ہے اوسپر وصف بدیع متجلی ہو اور ایجادات اشیا پر قدرت ہو

الباقی - جسکو فنا نہین ہے جمالی ہے فتوح غیب و حصول ترقی کے لیے ہر روز سو بار پڑھنا چاہیے۔

عبدالباقی - جو فانی فی اللہ باقی باللہ مرتبہ مشاہدہ پر فائز ہو۔

الوارث - ورثہ لینے والا سب کی ملک کا حقدار جمالی ہے شل اسم ہادی کے ضرب اسکی ہے۔

الرشید - درستی کرنیوالا علماے حقیقت کے نزدیک جمالی ہے براے حصول استواری پایۂ عشق ہر روز نہ ہزار بار ضرب لگاے۔

عبدالرشید مصلحت سے اضافہ و استفاضہ کرے۔

الصبور - بہت برداشت کرنیوالا جمالی ہے براے دفع غفلت ہر روز ہزار بار ضرب کرے۔

عبدالصبور مظہر اسم صبور ہو عجلت نہ کرے استقلال سے تمام امور انجام دے۔ فالحمد للہ الذی لیس کمثلہ شئی وہو السمیع العلیم۔

تنبیہ - جابجا لکھا گیا ہے کہ علماے حقیقت کے نزدیک یہ اسم ایسا ہے اسکی توضیح یہ ہے کہ جو لوگ حرکات نجوم وغیرہ کے مطابق تاثیرات اسمار سے بحث کرتے ہین اونکو علماے تکسیر کہتے ہین جو کواکف انسانی کو ملحوظ رکھکے تاثیر

سے بحث کرتے ہین وہ علماے معارف کہلاتے ہین جو بلحاظ ظہور اسم و مظہریت
خاص کی بحث کرتے ہین اونکو علماے حقیقت کہتے ہین - ہمنے جہان کہین مطلقاً
جلالی یا جمالی لکہا ہے مقصد یہ ہے کہ یہ حکم سب کے نزدیک ہے اور جس حکم مین
بلحاظ مقصد کے ان حضرات مین اختلاف ہے تو صرف علماے حقیقت کا
قول لکھدیا ہے اسلیے مقصد ہمارا علماے حقیقت کے مقصد کے مطابق ہر
تخلق اور مراعات مظہریت مراد ہے اسی وجہ سے عمل بھی ہم نے صرف علماے
حقیقت کے مطابق لکہا ہے اور سب اعمال چھوڑ دیے ہین حالانکہ ہر قسم کے
دینی و دنیوی حوائج و مقاصد و اعمال ان ہی اسمائے الٰہیہ سے حاصل کرتے ہین اور اونکا ذکر
بھی کیا ہے لیکن سالک راہ حقیقت کو زیبا نہین ہے کہ خدا کے نام سے وہ دنیاوی مقاصد
حاصل کرے مثلاً تسخیر خلائق دست غیب حصول جاہ غلبہ بر اعدا وغیرہ یہ سب امور
ایسے ہین جنکی طرف متوجہ نہونا چاہیے - جس اسم کا اطلاق غیر حق پر مطابق نہین ہے
اوسکو علماے حقیقت ذاتی اور جمالی کہتے ہین اور جسکا اطلاق خالق و مخلوق دونون پر
ہوتا ہے تو اوسکو زائد اور جلالی کہتے ہین اور جو ایک اعتبار سے غیر پر نہ اطلاق
کیا جاوے اور دوسرے اعتبار سے کیا جاوے تو اوسکو ذو الطرفین اور مشترک
کہتے ہین - اور علماے تکسیر اوس اسم کو جسکی تاثیر مین تغیر و انقلاب نہین ہوتا
ہے اوسکو جمالی کہتے ہین اور جو بلحاظ شروط متعلقہ بنجوم تاثیر اوس سے خوب ظاہر
ہو اور اگر کسے شرط مین اوسکی خلل پڑجاوے تو بالکل انقلاب اوسکی تاثیر مین ہوجاوے
اوسکو جلالی کہتے ہین اور جسمین دونون حالتون کا ظہور ہوتا ہے وہ مشترک ہے -

خاتمہ

آخر مین چند تمثیلین جنکا تعلق مجلس سے ہے عبرت و تذکرہ کیلئے مع تفسیر درج کیجاتی ہین

زندان یوسف الصدیق علیہ السلام

زلیخا نے اپنے صحبت والیون کے ساتھ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو سخت پکڑا ہر طرح کا لالچ دیا خوف زدہ کیا روپیہ پیسہ مال متاع دینے کو کہا مارنے پیٹنے قید کرانے کے وعید سنائی اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے بکمال الحاح و خشوع و خضوع حضرت رب العزت سے اپنے حالت راز عرض کی قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ فرمایا کہ اے رب قیدخانہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس امر سے جسکے جانب یہ لوگ مجھے بلاتے ہین۔

زلیخا اور اونکے ساتھہ کی عورتون نے حضرت یوسف سے ناامید ہوگے صاف کہدیا کہ یا تو ہمارے خواہش پوری کرو زنا کے مرتکب ہو یا طرح طرح کے عذاب و مصائب کے ساتھہ تمکو قید کردیا جائیگا عصمت یوسفی نے اسکو قبول نہ کیا کہ وہ اپنے دامن کو بدکاری کے آلائش سے گندہ کرین بلکہ قید ہونے کو پسند کیا۔

امام رازی نے شبہہ کیا ہے کہ قید بھی ظلم و معصیت تھی اور زنا بھی دونون معصیت ہونیکے صورت مین کیون انہون نے ایک معصیت کو پسند کیا پھر اوسکا جواب دیا ہے کہ جب انسان دو معصیتون مین پھنس جادے تو جو آسان اور ہلکی ہو اوسکو اختیار کرے ظاہر ہے کہ بدکاری بدنامی دنیا اور روسیاہی عقبی کا باعث ہے عقبے کا ہر عذاب مدت مدید تک ہوگا برخلاف دنیاوی مصائب کے کہ وہ فانی اور تھوڑے دن کی بات ہے۔

یہان غور کے قابل بات یہ ہے کہ ظلم گناہ ہے جو حضرت یوسف سے سرزد نہوتا بلکہ حضرت یوسف مظلوم ہوتے برخلاف بدکاری کے کہ اوسکے مرتکب حضرت یوسف ہوتے اسواسطے آپنے گناہ کے ارتکاب کو پسند نہین کیا۔

حضرت یوسفؑ کو یقین تھا کہ دو امرون مین سے ایک بات ضروری ہوگی یا بدکاری کرنا ہوگی یا قید کی تکلیف برداشت کرنا ہوگی اسواسطے حضرت یوسفؑ

نے فرمایا کہ مجھے قید ہونا پسند ہے ۔

اسکی اگر دعا سمجھین تو ایک شبہہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی دعا اگر نکلی کیا وجہ تھی اللہ سے تو عافیت مانگنا چاہیے ممکن ہے کہ حضرت یوسفؑ کو نفس میں کا علم ہو کہ وہ اگر دعا کرینگے تو یہ کار رہی ۔ سے اونکی حفاظت ہوجاویگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ انکی شریعت میں ابتلا کی دعا افضل ہو اس قول سے حضرت یوسفؑ کے اس امر کا پتہ نہین چلتا ہے کہ قید کو اونھون نے اختیار کیا آزادی کے مقابل کیونکہ آزاد تو تھے ہی نہین غلام تھے اور پھر اندیشہ اونکو تھا کہ اگر قید نہونگے تو گناہ مین مبتلا ہونگے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر معصیت پر کوئی مجبور کیا جاوے اور اوسکو چارہ کار بجز قید ہونے کے کچھ نہو تو اوس وقت اوسکو قید اختیار کر لینا چاہیے یہ قید اگرچہ معصیت ہے مگر اس مظلوم کے حق مین نہین ہے اور معصیت سے محفوظ رہنے کی غرض سے اوسکو اختیار کرلینا اہون ہے اسیوجہ سے ہمنے کہا کہ قید مین جانا اوسی صورت مین مباح ہے کہ جب قتل ہونیکا اندیشہ ہو یا کوئی دوسری معصیت مین مبتلا ہونیکا اندیشہ ہو مگر قید ہونے سے توقع ہو کہ اوس سے محفوظ رہیگا ۔

ابھی وہ صورت جسمین اندیشہ معصیت مین مبتلا ہونیکا نہین ہے یا قید سے اوس معصیت سے تحفظ نہوگا تو اوس صورت مین قید مین جانا بلا نیت نکایت و بدسگالی اعداء دین مباح نہین ہوسکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت مین جاہے اس قسم کی دعا افضل ہو مگر شریعت محمدیہ مین افضل یہ ہے کہ اس قسم کی دعا جو مشتمل سوال ابتلاء مصیبت کے ہو نہ مانگے بلکہ عافیت کی دعا کرے چنانچہ اس دعاء یوسفی پر بھی آثار مین مروی ہوا ہے کہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عافیت

کی دعا کرنا چاہیے تھا ایک شخص صبر مانگتا تھا کہ اے اللہ توفیق صبر عطا فرما" ارشاد ہوا کہ یہ مت مانگ اسواسطے کہ اسمین مصیبت سے بھی ضمناً سوال ہے بلکہ جب طلب کرو تو عافیت کو طلب کرو۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی دعا کو ممدوح ٹھرایا ہے مگر لقاے عدو سے پناہ مانگی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتلا کی دعا نہ کرنا چاہئے بلکہ خواہش بھی اوسکی نکرنا چاہیے ارشاد محمدی سنت یوسفی سے اشرف ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو جب مال جب جاہ خوبصورت عورت کا وصال یہ سب کچھ مرغبات موجود تھے اور قیدخانہ کا خوف مصائب سے کو برداشت کرنیکی مشقت سامنے تھی باوجود عصمت نبوت کے تقاضاے بشری سے خائف ہوکے دعا فرمائی۔ والا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن واکن من الجاہلین۔ اگر مکر عورت کا اے اللہ تو پھیر نہ دیگا تو مین اوسکی طرف مائل ہوجاؤنگا اور جاہلونکے ایسے حرکات کرکے جہالت مین پھنس جاؤنگا۔ اس دعا کرنے سے معلوم ہوا کہ گناہ سے حفاظت محض خدا کے فضل سے ہوتی ہے ورنہ بندہ عاجز ہے۔

حضرات کبار اولیا بہت سے ایسے گذرے ہین جو اس امتحان مین کامیاب ہوے قیامت مین جب وہ لوگ آئینگے جنھون نے اس قسم کے معاصی کئے ہین تو اللہ جل شانہ حضرت یوسف کے واقعہ کو پیش کریگا اور فرمائیگا کہ تمہارا حال کیا تھا اور یوسف علیہ السلام کی ابتلا کیسی تھی تمنے میرے حکم کو پس پشت ڈالدیا۔ اوس مرتکب کا یہ عذر کہ بشریت سے مغلوب ہوگیا یوسف علیہ السلام کے فعل کو نظیر مین پیش کرکے رد کردیا جاویگا اور قبول نہوگا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی برات لڑکے شیرخوار کی شہادت سے ثابت ہوچکی تھی زلیخا نے اپنے خاوند سے کہا کہ اوس عبرانی غلام کی وجہ سے مین فضیحت ہوئی ہون اگر یہ آزاد چھوڑدیا گیا تو مجکو فضیحت کریگا

یہ قصہ ہمیشہ لوگون کو یاد رہیگا بہتر ہے کہ تم اوسکو قید خانہ بھیجدو تاکہ یہ قصہ لوگون کو بھول جاوے اور یوسف قید خانہ مین پڑا رہے اور کسی سے کچھ کہہ نہ سکے۔ بادشاہ مصر اپنے عورت کا غلام تھا اوسکے حکم کے تعمیل ضروری سمجھتا تھا اوسنے اوسکے کہنے کو مان لیا۔

زلیخا کا مقصد اس سے یہ تھا کہ یہ غلام عبرانی میری خوشامد اور لالچ سے راضی نہین ہوا ہے شاید اسپر سختی کی جاوے تو یہ راضی ہو جاوے مگر درحقیقت اللہ کی مشیت ہو چکی تھی حضرت یوسف کی دعا قبول کر لی گئی تھی فاستجاب لہ ربہ فصرف عنہ کیدھن انہ ہو السمیع العلیم۔ پس حضرت یوسف کی دعا کو اوسکے رب نے قبول کرلیا اور ان عورتون کے کید کو اوس سے دور کر دیا وہ سنتا جانتا ہے" دعا کے قبول ہونے کا اثر یہ ہوا کہ باوجودیکہ عزیز مصر حضرت یوسف علیہ السلام کی بے قصوری کا قایل تھا زلیخا کو الزام دیچکا تھا علامت صدق حضرت یوسف دیکھہ چکا تھا مگر رائے اوسکی بدل گئی اور اوسنے زلیخا کے مشورہ کو قبول کیا ثم بدا لہم من بعد ما راوا الایات لیسجننہ حتی حین پھر اونکو جو بادشاہ مصر اور اوسکے مشورہ دینے والے تھے ظاہر ہوا کہ اوسکو مدت دراز تک قید رکھین بعد اوسکے کہ نشانیان تصدیق یوسف علیہ السلام دیکھہ چکے تھے۔

جب زلیخا کو معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام قید کیے جاوینگے تو اوسنے قید خانہ کے مہتمم سے کہلا بھیجا کہ ایک علیحدہ کمرہ قید خانہ مین اونکے لیے صاف کرایا جاوے ہر قسم کی راحت کا سامان اوسمین مہیا کیا جاوے حضرت یوسف علیہ السلام اوسمین رکھے جاوین۔

مصر مین تین قسم کے قید خانے تھے ایک تو مانند کوئین کے تھا کہ سر کے بل لوگ اوس مین گرا دیے جاتے تھے اوسکی زمین تک پہونچکر ہلاک ہو جاتے تھے دوسرا وہ

تھا جسمین ہر قسم کے زہریلے جانور اور طرح طرح کی تکالیف تھے تیسرا محل شاہی کے سامنے تھا اوسمین جو قید کیا جاتا تھا وہ کچھ مدت کے بعد رہائی پاتا تھا وہ قید خانہ حبس العافیۃ کہلاتا تھا حضرت یوسف کے لیے وہ قیدخانہ تجویز ہوا جسمین زلیخا بھی حضرت یوسف سے بہ آسانی ملاقات کرسکتی تھی حضرت یوسفؑ کے ساتھہ جو کچھ مراعات کی گئی اوسکو حضرت یوسف نے قبول کیا غالباً اس وجہ سے کہ اونکی شریعت مین ظالم کے مال سے جو ظلم سے حاصل کیا گیا ہے نفع اوٹھانا جائز ہو مگر ہماری شریعت مین جائز نہین ہے یا اسوجہ سے کہ جو راحت کا سامان جمع کیا گیا تھا وہ ظلم سے حاصل نہ کیا گیا ہو بلکہ عزیز مصر کی ملک اور اسکی اجازت سے ہو بظاہر یہی احتمال صحیح معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ ملک مصر عزیز مصر کا تھا اور اوسکے ملک مین ہر قسم کا سامان راحت تھا۔

برخلاف ہندوستان کے قیدخانون کے کہ یہان حکومت کی ملک بہت ہی کم ہی غصب اور ظلم کے طور پر ملک پر قبضہ ہے نزول مین جو جائداد ہے اوسکے مالکو نسے بلا حق شرعی جبراً حاصل کی گئی ہے اسواسطے اوس سے منفعت حاصل کرنا ویسا نہین ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے قیدخانہ کی حالت ہے مگر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر راحت بطریق اکتساب حلال حاصل ہوسکے تو اوسکو اختیار کرنا قباحت نہین رکھتا ہے بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت ہی زلیخا نے باوجودیکہ قید کرایا معصیت کا ارادہ کیا مگر اوسکے مدارات و مراعات یوسف علیہ السلام نے رد نہین کی حضرت جناب صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ کے لوگون نے قید کیا اور قتل کرنیکا ارادہ کیا اونکو استرے کی ضرورت تھی ایک مکی عورت سے اونہون نے استرہ مانگا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کی اشیا حاصل کرنا ممنوع نہین ہے بھی

وہ استرہ لیکے بیٹھے تھے کہ اوس عورت کا لڑکا کھیلتا ہوا اونکے پاس آیا وہ
عورت سہم گئی کہ کہین لپنے خون کا عوض نہ لین حضرت خباب سمجھ گئے اور
اوس سے آشتی کے ساتھ کہا کہ گھبراؤ نہین مین اس معصوم کو ہرگز نہ ستاؤنگا نہین
پہونچاؤنگا اس سے معلوم ہوا کہ ناحق تکلیف دینا کسی حالت مین بھی مسلمان
کا کام نہین ہے چاہے وہ تکلیف مین مبتلا ہو۔

حضرت خباب کی حالت بھی عورت بیان کرتی ہے کہ بغیر فصل کے آپکے
ہاتھہ مین خوشہ انگور دکھائی دیا جسکو وہ نوش فرما رہے تھے اوسکو وہ عورت
سمجھی کہ اللہ نے جنت سے اونکے لئے بھیجا تھا اس سے یہ بھی ثابت ہو اکہ اکل
حلال سے متنعم ہونا حالت قید مین ممنوع نہین ہے بلکہ مطلوب ہے۔

غرض کہ حضرت یوسفؑ کے قید مین جانیکا بہت کچھ انتظام خود زلیخا نے کیا
پھر اونکو پابزنجیر ذلت کی حالت مین شہر کے اندر سے نکالا گیا اور منادی کہتا
جاتا تھا کہ لوگو دیکھو یہ سزا اوس شخص کی ہے جو اپنے مالک کی خیانت کرے اوسکے
ناموس کی حرمت پر نظر نہ رکھے حضرت یوسف ساکت وصابر تھے یہ اسوۂ حسنۂ یوسفی
ہے کہ ایذاء مخلوق پر صبر کیا اور یہ ابتلا بھی اپنے عشاق سے ہے کہ جسنے پابزنجیر نور چشم
یعقوب ولخت جگر اسحق ونور دیدۂ ابراہیم خلیل اللہ کو بر سر بازار ذلیل وخوار کیا یہ
عزت کی بات ہے اسلئے کہ اللہ اپنے دوستون کو ذلیل نہین کرتا ہے جب تک اس
قسم کی آزمائش نہین ہوتی ہے مرتبہ نہین ملتا ہے۔ حضرت یوسف کو جو کوئی دیکھتا
تھا کہتا تھا کہ یہ بدکار کا چہرہ نہین ہے یہ تو نورانی فرشتہ ہے جس سے برائی وناروائی
کا وقوع ہو ہی نہین سکتا ہے ملک مصر کے مکاری کارگر نہوئی بلکہ اس کے اسی قسم
کے ظالمانہ حرکات سے شہر کے لوگ بیزار تھے اونھون نے سازش کی تھی کہ
وہ قتل کر دیا جاوے جس شخص کے سپرد کھلانے کی خدمت تھی اوسنے اور جب

شخص کے سپرد پانی پلانے کی خدمت تھی اوسنے شہر والون سے رشوت لے لی
تھی اور ارادہ ہلاک کرنیکا کیا مگر باہم ناچاقی ہو گئی جسکے باعث ایک نے دوسری
کا پردہ فاش کر دیا خباز نے اپنے کھانے مین زہر ملایا تھا ساقی نے کہا کہ اے
بادشاہ اسکو تناول نہ فرما اسمین زہر ہے خباز نے کہا پانی کو نوش نکر اسمین زہر
ہے بادشاہ نے پانی کو ساقی سے کہا کہ تو نوش کر اوسنے حکم کی تعمیل کی کھانے کو خباز
سے کہا گیا تو اوسنے عذر کیا کھانے کا تجربہ کسی جانور پر کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا -
بادشاہ نے غصہ مین آکے دونون کو قیدخانہ بھیجا اتفاق سے یہ دونون اوسی وقت
قیدخانہ مین داخل ہوئے جب یوسف علیہ السلام کو قیدخانہ مین لے گئے - ودخل
معہ السجن فتیان قال احدہما انی ارانی اعصر خمرا وقال الآخر انی ارانی
احمل فوق راسی خبزا تاکل الطیر منہ نبئنا بتاویلہ انا نراک من المحسنین -
اور داخل ہوئے اوسکے ساتھہ قیدخانہ مین دو نوجوان ایک نے کہا کہ مین نے
دیکھا انگور کے خوشہ سے مین شراب نچوڑ رہا ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
دیکھا اپنے کو میرے سر پر روٹی کا خوان ہے جس سے چڑیان کھا رہی ہین انکی
تعبیر تم بیان کرو ہم تمکو احسان کرنے والون مین سے پاتے ہین -
حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن سلوک دیکھکے ان دونون رفیق زندان نے
کہا کہ آپ ہر شخص سے جیل مین حسن سلوک سے پیش آتے ہین اگر آپکے اختیار مین
ہو کہ ہماری فکر سے ہمکو نجات دلوائیے تو اوس سے آپ دریغ نہ فرمائمین وہ فکر یہ
ہے کہ ہمنے خواب مین مذکورہ بالا حالت دیکھی ہے آپکو اگر اسکی تعبیر معلوم ہو تو اوس
سے دریغ نہ فرمایئے ہمارے رنج وغم کو دور کیجیئے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
یوسف علیہ السلام کا برتاو جیل والون سے حسن سلوک کا تھا خواہ وہ رفقائے
جیل ہون یا ملازمین جیل ہون کیونکہ انا نراک من المحسنین سے عام احسان کا ذکر

کیا گیا ہے ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی حالت قید خانہ مین یہ تھی کہ جو لوگ قید تھے اور اپنی رہائی سے مایوس ہو گئے تھے اونکو تلقین صبر کرتے تھے اونکو اونکی رہائی کی خوشخبری سناتے اور اونکی دلجوئی کرتے تھے ۔ یہ حال اون قیدیون نے دیکھ کے کہا کہ اے جوان تم کون ہو تمہارا ایسا خوبصورت خوش اخلاق ہمنے کوئی بشر نہین دیکھا اپنا پتہ اپنا نام بتاؤ تمہارے ہمراہی اور ہمسائیگی سے ہمکو برکت حاصل ہوتی ہے تم مبارک ہو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا مین یوسف بیٹا یعقوب صفی اللہ بن اسحق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کا ہون ۔

داروغہ جیل نے حضرت یوسف سے عرض کی کہ یا حضرت میرے اختیار مین یہ نہین ہے کہ آپکو رہا کردون مگر میرے اختیار مین جو راحت ہے اوس سے دریغ نہ کرونگا آپ جس جگہ چاہیے قیام فرمایئے جس بات کو جی چاہے کیجیے ہمکو حکم فرمایئے ہم آپکے حوائج ضرور یہ کا سرانجام کردینگے ۔

لطیفہ ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھہ خباز و ساقی جب داخل سجن ہوی تو اونھون نے حضرت یوسف سے عرض کی کہ یا حضرت ہم آپکو محبوب رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ اللہ اس سے آپ مجھے باز رکھیے اسواسطے کہ جب کسی نے مجھے چاہا اور مجھسے محبت کی تو اوسکے باداش مین مجھے کوئی نہ کوئی مصیبت پہونچی ۔ پہلے میری خالہ نے مجھے محبت سے پالا مجھے مصیبت مین گرفتار ہونا پڑا پھر میرے باپ نے میرے ساتھہ محبت کی اوسکا خمیازہ مجھے اٹھانا پڑا پھر میرے آقا کی زوجہ نے مجھسے محبت کی اوسکی سزا مجھے بھگتنی پڑی اب آپ دونون صاحب کرم کیجیے اپنی محبت سے باز رکھیے اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے کہین آپکے محبت کے باعث مجھے کوئی اور ابتلا نہو ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے فرائض سے دعوت توحید کی اور امر بالمعروف و
نہی عن المنکر تھے چنانچہ اپنی فریضہ سے غافل نہین رہے جیسے ہی سلسلۂ تخاطب
شروع ہوا اپنے کام مین مشغول ہو گئے سوچا کہ اگر اسی حالت قید مین معجزہ دکھایا جاوے
تو غالبًا حکم اوقع فی النفس ہو گا لوگ اوسکو قبول کرینگے ورنہ کہین بے حقیقت نہ سمجھین
اسواسطے پہلے اثبات دعوۓ نبوت کی غرض سے اظہار معجزہ کیا پھر دعوت توحید
کی پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر اوسکے بعد تعبیر خواب ارشاد فرمائی۔ قال لا
یاتیکما طعام ترزقانہ الا نبأتکما بتاویلہ قبل ان یاتیکما ذلکما مما علمنی ربی
انی ترکت ملۃ قوم لا یؤمنون باللہ وہم بالآخرۃ ہم کافرون واتبعت ملۃ
آبائی ابراہیم واسحٰق ویعقوب ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیئ ذلک
من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ حضرت
یوسف نے ارشاد فرمایا کہ تمکو کھانے ہر روز عادت کے موافق جو آیا کرتے ہین
اوسکے آنیکے قبل اوسکی تفصیل تمسے کہدونگا یہ علم غیب ہے کہ مجکو میرے رب نے
سکھایا ہے یہ فضل اوسکا مجپر اسوجہ سے ہوا ہے کہ مین نے باوجودیکہ قوم عزیز کی غلامی
مین آگیا ہون مگر اس قوم کا دین اختیار نہین کیا ہے بلکہ اسکو ترک کردیا ہے
یہ قوم نہ تو اللہ پر یقین رکھتی ہے نہ اسکو آخرت کے دن کا یقین ہے مین نے تو
پوری پابندی اپنے بزرگون کے دین کی کی ہے. جو ابراہیم واسحٰق ویعقوب ہین
ہمارے گھروالون کا کام نہین ہے کہ ہم اللہ کے ساتھہ کیکو شریک کرین یہ اللہ
کا فضل ہی ہمپر اور سب لوگون پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہین کرتے ہین۔
حضرت یوسف علیہ السلام نے نعمت ایمان پر شکر ادا کیا ظاہر ہے کہ اس نعمت
سے بڑھکر اور کون نعمت ہوگی یہ طریقہ تعلیم کا انبیاء کرام کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد
فرماتے ہین اور خطاب لطف سے کرتے ہین یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون

خیرام اللہ الواحد القہار ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و آباءکم ما انزل اللہ بھا من سلطٰن ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذٰلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ اے قید خانہ کے رفیقون بھلا کئے معبود جدا جدا اچھے ہین جنکو تم اعتقاد کرتے ہو یا اللہ اکیلا اور زبردست جو واقع ہین ہے اور ہم لوگون کا اعتقاد ہے تم جنکی پرستش کرتے ہو اللہ کے سوائے وہ کچھ نہین ہین مگر نام ہین کہ رکھہ لئے ہین تمنے اور تمہارے باپون نے اونکی سند اللہ نے نہین اوتاری ہے بے سند بات قابل قبول نہین ہے حکومت تو سوائے اللہ کے کسیکو سزاوار نہین ہے اوسنے فرمایا ہے کہ بجز اوسکے کسیکی عبادت نہ کرو یہی راہ سیدہی ہے مگر بہت سے لوگ اسکو یقین نہین کرتے ہین یہان تک اپنا فرض تبلیغ ادا فرمایا اس سے حسن سلوک تعلیم صحاب تبلیغ توحید امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مذکور ہے جسکی پیروی قیدی کو کرنا چاہیئے ۔ اب وہ حق جو ہمسایہ ہونیکے باعث لازم تھا ادا فرماتے ہین اور اون دونون کے خواب کی تعبیر دیتے ہین ۔ خواب اونہون نے درصل دیکھا تھا یا نہین محض امتحاناً ایسا دریافت کیا تھا یونہی کیون نہو حضرت یوسف نے ارشاد فرمایا ۔ یا صاحبی السجن اما احدکما فیسقی ربہ خمرا واما الاٰخر فیصلب فتاکل الطیر من راسہ قضی الامر الذی فیہ تستفتیٰن ۔ اے میرے رفیقون قید خانہ کے ایک تم مین کا اپنے مالک کو شراب پلائیگا اور دوسرا سولی چڑھایا جائیگا اوسکے سر کو جانور نوچ نوچ کے کہائینگے جو بات دریافت کرنا تم چاہتے تھے اوسکا تصفیہ ہو گیا ہے ۔ پہلے تو حضرت یوسف سے اونہون نے خواب کی تعبیر دریافت کی جب حضرت نے صاف صاف ظاہر کر دیا تو خباز کہنے لگا کہ مین نے کوئی خواب دیکھا ہی نہین اوسکی رعایت سے ساقی نے بھی خواب دیکھنے سے انکار کیا حضرت یوسف نے فرمایا چاہے تمنے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو گا وہی جو ہم کہہ چکے

اور ایسا ہی ہوا بادشاہ کو تحقیق سے معلوم ہوا کہ خباز کی شرارت تھی اور ساقی بے قصور
تھا ساقی کو رہائی کا حکم دیا اور خباز کو کوڑون سے پٹوایا اور سولی چڑھایا تاکہ
لوگون کو عبرت ہو۔ بعض علمانے لکھا ہے کہ یہ پہلی سولی تھی جب وہ ہلاک ہو گیا
تو سیاہ جانورون نے آکے اوسکے سر کو نوچا اور کھایا اور وہ ساقی جب رہا ہونے
لگا تو حضرت یوسف نے غلبہ بشریت سے اوسکو آمادہ کیا کہ جب وہ بادشاہ کے
پاس جا دے تو حضرت یوسف کی سفارش کرے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔
وقال للذی ظن انہ ناج منہما اذکرنی عند ربک فانساہ الشیطان
ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین۔ فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام نے
اوس شخص سے جسکے متعلق اونکو گمان تھا کہ ان دونون سے نجات پائیگا یعنے
ساقی کہ مجھے اپنے مالک کے رو برو یاد کرنا بھول نہ جانا۔ غلبۂ بشریت سے یہ
حرکت حضرت یوسفؑ سے ہوئی اسکا خمیازہ اوٹھانا پڑا فرماتا ہے اللہ کہ حضرت
یوسفؑ کو شیطان نے اوسکے رب کی یاد کو بھلایا کمال توکل وصبر جو شان
انبیا ہے اوس سے یہ امر کم درجہ کا تھا جو حضرت یوسفؑ سے سرزد ہوا اوسکی
جزا یہ ملی کہ قید مین چند سال اور پڑا رہنا پڑا پوری مدت قید کی بارہ سال تھی
سات برس کے گذرنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا تھا مگر اس لغزش کے باعث
پانچ برس اور اضافہ ہو گئے ؏ نزدیکان را بیش بود حیرانی ؛
اس واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خدا پر بھروسہ کئے ہوئے قید مین یا جس مصیبت
مین ہو پڑا رہے اور کوئی فکر نجات کی نہ کرے تو بہت بڑی بات ہے مگر فکر نجات
بھی معصیت نہین ہے اسواسطے کہ فعل انبیا معصیت نہین ہو سکتا ہے۔ اسکے
بعد کا واقعہ قرآن شریف مین مفصل ہے کہ ایک دن بادشاہ نے کہا کہ مین نے
خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گایون کو سات دُبلی گائین کھا رہی مین اور

ساتھ ہری بالیون کو دیکھا اور دوسری سوکھی ہین پھر درباریون سے کہا کہ تم مجھی
اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر کہہ سکتے ہو ان لوگون نے کہا یہ اڑتی
ہوے خواب ہین ہم ایسے خوابون کی تعبیر سے واقف نہین ہین۔ جو دونون قیدی
مین سے نجات پاکے آگیا تھا یعنے ساقی بادشاہ کا اوسنے مدت کے بعد حضرت
یوسفؑ کو یاد کیا اور کہا کہ مین تم کو تعبیر اسکی بتا سکتا ہون مجھے جیلخانہ جانے دو۔
اوسنے جاکے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ اے سچے حکم کرنیوالے یوسفؑ اس خواب
مین کہو کہ کیا تعبیر ہے جسمین سات موٹی گائیونکو سات دُبلی گائین کھاتی ہین اور
سات بالی ہری اور باقی سوکھی ہین مجھے اسکی تعبیر بتاؤ شاید کہ اوسکو مین لوگونسی
جاکے کہون اور اونکو تعبیر معلوم ہوجاوے حضرت یوسف نے فرمایا کہ تم کو سات
برس برابر موقع ہے کہ کھیتی کرو تو جو کھیتی ہو اوسمین بقدر کھانے کے تھوڑا
لیلو اور سب بالیون مین رہنے دو کیونکہ پھر اسکے بعد سات برس آوینگی
جو سختی کے ہین اُنمین جو جوڑ رکھا ہے ان سات برس کے لیے اوسکو کھانا
اور تھوڑا اوٹھا رکھنا کہ بیج ڈالنے کے لیے کافی ہو اسواسطے کہ اوسکے بعد پھر
جو سال آئیگا اوسمین پانی برسے گا اور تم کو موقع ہوگا کہ تم اوسمین پھلون کو
نچوڑو گے اور شراب بناؤ گے۔ یہ سب باتین اوس شخص نے جاکے بادشاہ
سے کہین اوسکو حضرت یوسفؑ کا واقعہ یاد آگیا اور اوسنے حضرت یوسف
کو بلایا جب بادشاہ کا پیام پہونچا تو آپ نے پیامبر سے کہا کہ جاؤ اپنے بادشاہ
سے کہو کہ جن عورتون نے اپنے ہاتھہ کاٹ ڈالے اونکا کیا حال ہے میرا رب تو اونکی
مکر سے آگاہ ہے مگر تم آگاہ نہین ہو اسواسطے بہتر ہے کہ تم بھی آگاہ ہو جاؤ مقصد
یہ تھا کہ پہلے سے صفائی جرم کی ہو جاوے اور عورتون کا فریب کھل جاوے
بادشاہ نے اُن عورتون سے دریافت کیا حقیقت واقعہ کیا ہے جب لگتے یوسفؑ کو

اپنے جانب متوجہ کیا ہے تو اونھون نے کہا کہ حاشا للہ ہمنے اوس سے کوئی بُرائی نہین دیکھی کسی
قسم کی لغزش اوس سے نہین ہوئی جب اون عورتون نے حالت صحیح کہدی تو زلیخانے کہ جو
عزیز مصر کی زوجہ تھی کہا کہ اب سچی بات کھل گئی ہین نے اوسکو اپنی جانب پھسلایا تھا مگر
اوسکو لغزش نہین ہوئی وہ سچی لوگون مین سے ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ یہ جو کچھ مین نے کرایا اسواسطے ہے کہ عزیز کو معلوم ہو جاے کہ مین نے اوسکے گہر مین
اوس سے پوشیدہ کوئی خیانت نہین کی ہے یعنے اوسکے عورت کی رغبت کے باوجود
اوسکے ساتھ کوئی بد بات نہین کی ہے اللہ تعالی کبھی خیانت کرنیوالونکے مکر کو چلنے نہین
دیتا ہے کسی نہ کسی وقت راز فاش ہو جاتا ہے - اسکے بعد انکسار سے فرمایا یا حالت بشریت
کے تقاضا کو یون ظاہر کیا کہ مین اپنے نفس کو پاک نہین کہتا ہون نفس بُرائی سکھاتا ہے
مگر جب میرے رب کا رحم شامل حال ہو تو سب کچھ ہے ورنہ نفس سے بچنا مشکل ہے
میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اسکے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو قید سے چھڑا کے میری
پاس لے آؤ جب حضرت یوسف آئے اور اونسے باتین کین اونسے کہا کہ تمکو میرے یہان معتبر
جگہ آج کے دن سے حاصل ہوگئی حضرت یوسف نے فرمایا کہ مجھے خزائن ارض کا حاکم مقرر کر دین
خوب نگہبانی کرون گا خوب واقفکار ہون اس سے معلوم ہوا کہ اپنے جرم کے صفائی کرنا ابرار
اور انبیا کا کام ہے پھر بعد صفائی کے حاکم اگرچہ ظالم کیون نہو اپنے ظلم سے دست بردار ہوگئے جو
کچھ مکافات کرے اوسکو قبول کرنا جائز نہین ہے اور اوس حاکم کی ایسے نوکری کرنا جو شرعا
جائز ہے حرام نہین ہے - ہوسکتا جبکہ یقین ہو کہ اوس خدمت کو جو حاصل ہو یہی شخص اوسے
اچھے طرح دوسرا انجام نہین دے سکتا ہے اگر یقین ہو کہ اس خدمت کی انجام دہی کی پوری
اہلیت اسمین ہے تو اوسکا طلب کرنا بھی خدمت کیلئے جائز نہین ہے لیکن وہ خدمت جو جائز
نہو یا اسکی انجام دہی پر اسکے حقوق کی حفاظت اور اتباع شریعت کے اور کسی ضرورت سے قادر
ایسی خدمت قبول کرنا جائز نہین ہے -

حضرت رب عزت نے اس ابتلاء عظیم کا عوض حضرت یوسف کو عطا فرمایا کہ حاکم مصر کیا بھائیونکو
ملوایا باپ مان آئے سب نے تعظیم و تکریم کی خدا بھی راضی ہوا دنیا مین بھی عزت ملی اور آخرت
کے مراتب کا کیا ذکر ہے انبیاء کے مخصوص جماعت سے ہین حضرت یوسفؑ کے پوری قصہ کے ذکر
کرنے کی ضرورت نہین ہے صرف قید خانہ کی زندگی کا یہان مذکور ہونا مناسب تھا وہ تمام
ہوئی البتہ کچھ حالت زلیخا کی تفسیر روح البیان اور مثنوی جامی سے لکھی جاتی ہے جس سے
علاوہ زلیخا کی حالت کے یوسف علیہ السلام کے مشاغل پر روشنی پڑتی ہے جو قید خانہ مین کیا کرتے تھے
جب زلیخا نے قید کرنیکا ارادہ کیا داروغہ سجن عافیت کو پیام بھجوایا حکم دیا کہ اونکے لیے ایک
جگہ علیحدہ مہیا کی جاوے پھر حضرت یوسفؑ سے کہا کہ تمنے مجھے عاجز کر دیا ہے تمام کوششین
میری رائگان ہوگئین مین اب تمکو قید خانہ مین بھجواتی ہون جیسا کہ تمنے مجھے ستایا ہے ویسا ہی
تم وہان ستائے جاؤگے پہلے تو مین نے تمکو زیور پہنائے تھے اور نرم کپڑے مگر وہان تمکو کمبل
جو تمہاری کھال کو سڑا دیگا پہنایا جاویگا بیڑیان لوہے کی تمہارے پیر مین ڈالی جاوینگی
کہ جو تمہاری پیر کو کھالین گی پھر اونکے جسم نازنین سے ادسنے کپڑے اوتروائے اونکو کمبل
کا کرتا پہنوایا اونکے بیڑیان ڈلوائین ؎ ز آہن بند بر سیمش نہادند بگردن طوق تسلیمش نہادند
بسان عیسی اش بر خر نشانند * بھر کوے ز مصر آن خر براندند * منادی زن منادی بر کشیده
کہ ہر سرکش غلام شوخ دیده * کہ گیرد شیوۂ بے حرمتی پیش * نہد پا در فراش خواجہ خویش * بود لایق
کہ ہمچون ناپسندان * بدین خواری برندش سوے زندان * وے خلقے ز ہر سو در تماشا * ہمی گفتند حاشا
ثم حاشا * کزین روے نکو بدکاری آید * وزین دلدار دل آزاری آید * فرشتہ این بصد پاکی سرشتہ
نیاید کار شیطان از فرشتہ * چنان کز زشت نیکوئی نیاید * ز نیکو نیز بدخوئی نیاید * بدینسان تا بہ
زندانش ببردند * بعیاران زندانش سپردند * جب حضرت یوسف زندان خانہ کے دروازہ پر پہونچے
فرمایا بسم اللہ اور بیٹھ گئے سب طرف سے قیدیون نے آکے گھیر لیا وہ رو رہے تھے حضرت جبرئیل نے
آکے عرض کی یا نبی اللہ آپ کیون روتے ہین آپ نے تو خود ہی قید خانہ کو پسند فرمایا تھا۔ فرمایا کہ

مین اس لئے روتا ہون کہ قیدخانہ مین کوئی طاہر جگہ نہین ہے جہان مین نماز پڑہون حضرت جبرئیل نے کہا کہ آپ جہان چاہین نماز پڑہین اللہ تعالیٰ نے چالیس گز تک آپکے لیے اندر اور باہر قیدخانہ کے باشل طہارت کا حکم عطا کر دیا ہے حضرت یوسفؑ جہان چاہتے نماز پڑہتے اور ہر جمعہ کی شب کو قیدخانہ کے دروازہ پر نماز پڑہتے تھے قیدخانہ مین باہر کے اخبار نہ آنے سے بہت الجھن ہوتی ہے حضرت یوسفؑ نے قیدیون کے لئے دعا کی اللھم اعطف علیھم الاخیار ولا تخف فیھم الاخبار اور باوجود اسکے خودبھی اپنے ساتھیون کو اخبار پہونچاتے رہتے تھے۔

حضرت زلیخا نے داروغہ کو حکم دیا تہا کہ علیحدہ مکان انکے لیے آراستہ کر دیا جاوے اور لباس فاخرہ پہنا دیا جاوے جب وہ خالی مکان ملگیا تو واسطے حضرت یوسفؑ نے کیا کیا ؎ دران خانہ چو منزل ساخت یوسفؑ + بساط بندگی انداخت یوسفؑ رخ آورد آنچنان کش بود عادت + دران منزل بمحراب عبادت + چو مردان در مقام صبر بنشست + بشکر آنکہ از کید زنان رست + نیفتد در جہان کس در بلائے کہ ناید زان بلا بوے عطائے + اسیرے کز بلا باشد ہراسان + کند بوے عطا دشوار آسان + زلیخا کو فراق کی تاب نہ رہی اور ہجر کی مصیبت برداشت کرتے کرتے عاجز ہو گئی آخرش تاب نہ لائی اور دیدار یوسفؑ کے لئے زندانخانہ مین خود چلی آئی بارہا دن کو روزن سے دیدار کرتی رات کو اتر کے خود باتی کبھی لونڈی کے ہاتھ سے کچھ بھیجتی کبھی کسیکو بھیجکر دکھوا منگواتی غرضکہ یہی حالت رہی ؎ چو قدر نعمت دیدار نشناخت + بداغ دوری از دیدار بگداخت + بتنگ آمد دران زندان دل او + بیکے صد شد ز ہجران مشکل او + چو آسایش دران گلزار ماند + کزان گل حسرتے بند دخار ماند + ز دل خونین رقم بر روہمی زد + بحسرت دست بر زانو ہمی زد + کاین کاریکہ من کردم کہ کردست + چنین زہرے کہ من خوردم کہ خوردست + درین محنت سرا یک عشق پیشہ + نزد چون من بپائے خویش تیشہ + حضرت زلیخا کی ایک دایہ تھی اوسنے بہت سمجھایا تسلی دی آخر جب نوبت ہلاکت کی پہونچی تو کہا ؎ زمن بشنو کہ ہستم پیر این کار + شکیبائی بود تدبیر این کار بسے باید صدف باران شود در + بصبر از اصل دگوہر کان شود پر + آخر کار صبر نہو سکا اپنی

دایہ کو لیکے قیدخانہ مین ایک شب کو آئی حضرت یوسفؑ کے جمال جہان آرا کو دور سے دیکھا
اوسوقت حضرت یوسفؑ کی کیا حالت تھی سے بدیدش بر سر سجادہ از دور ÷ چو خورشید
درخشان غرقۂ نور ÷ گہی چون شمع برپا ایستادہ ÷ زرخ زندانیان را نور دادہ ÷ گہے خم کردہ قامت
چون مہ نو ÷ فگندہ بر بساط از چہرہ پرتو ÷ نشستہ چون بنفشہ سرفگندہ ÷ گہے طرح تواضع در
فگندہ ÷ نبودی ہیچگہ خالی از ین کار ÷ گہی دیوار دیدی گاہ دیدار ÷ زنعمتہائے خوش ہر
لحظہ چیزے ÷ نہادے برکف محرم کنیزے ÷ فرستادے بزندان سوے یوسفؑ ÷ کہ تا دیدے
بجالیش روے یوسفؑ ÷ بگشت از حال خود روزے مزاجش ÷ بزخم نشتر افتاد احتیاجش
زخونش بر زمین در دیدہ کس ÷ نیامد غیر یوسفؑ یوسفؑ و بس ÷ بکلک نشتر استاد سبک
دست ÷ بلوح خاک نقش این حرف رابست ÷ چنان از دوست بر بودش رگ و پوست
کہ بیرون نامدش از پوست جز دوست ÷ خوش آنکس کو رہائی یابد از خویش ÷ نسیم آشنا
یابد از خویش ÷ نہ بوئے بایدش از خود نہ رنگے ÷ نہ صلحے باشدش باکس نہ جنگے ÷ نیارد
خویشتن را در شمارے ÷ نگیرد بیش غیر از عشق کارے۔

اللھم اسقنا کاسا من شراب محبتک وارزقنا حلاوتہ من ذوق وصالک

آج بتاریخ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ یوم پنجشنبہ بعد دخول وقت عصر کہ شب جمعۃ الوداع شروع
ہوگئی ہے اس رسالہ کو تمام کرتا ہون جسکو مین نے بروز دوشنبہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ
شروع کیا اور بوجہ اعمال صوم کے چار دن کے مختلف وقفون مین تمام کیا اللہ تعالے
اسکو قبول کرے اور نفع پہونچائے جو اصل مقصد ہے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ
فرنگی محل لکھنؤ